

# فہرست

تفسیر ابن کثیر پارہ نمبر ۱۹ تا ۲۲

29	ازھون کے جنگل سے پی۔ ا۔ شہابی	1	انہصار بارہ
30	ازھون، ازھون و جہانک آباد	1	کھار کا ایک عجیب مطالبہ
32	اعزازت و اعزازات و اعزازت و اعزازت	3	قرآن کو چھوڑنے والے لاش قیامت کے دن
33	ابو اللہ	3	اللہ کی ہدایت میں آقا کی ہدایت قرآن پھر نہ
34	ازھون، جہانک آباد	4	وہابی کی طرف
35	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	6	قرآن و کلاموں کا ایک اہم ضلع
36	نہی کی جہات و حدیث و حدیث	6	انجیلی میں کتب میں تادور و تادور
37	قرآن و حدیث و حدیث	7	بہ وقتہ نہ پیش کا کلامت مذاق
38	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	9	مکتبہ احمدیہ و مکتبہ کی دینی
39	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	9	بہابی و شیعہ کا پیش خیر
40	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	9	ایک اور قدرتی کی نکالی
41	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	10	نہی کی جہات و حدیث و حدیث
42	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	12	آقا کی تہذیب و سن و سن و سن
43	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	14	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
44	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	14	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
45	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	17	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
46	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	20	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
47	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	21	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
48	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	22	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
49	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	23	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
50	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	24	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
51	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	26	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
52	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	27	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن
53	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن	28	تشیخ فائزہ اور فی کا مرن

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
94	مکمل کاروبار لاش ہو گیا	54	تفصیل سورۃ نمل
95	مذہب کا جو شخص سفر	56	سوی علیہ علیہ پر محمد نبوت
97	شیخ اکبر اور کائنات سوی علیہ السلام		حضرت داؤد اور حضرت سیدنا "پہلے" کے
100	سوی علیہ السلام کی بیعت اہل مصری طریقہ	58	احکامات
102	سوی علیہ السلام کی نبوت و اہل	59	سیدنا کے واقعات
103	اللہ کی وحدانیت پر قوم کا تہجد	61	چند کلمہ سہا کے متعلق اطلاع کرنا
104	فرعون کی حد سے زبردستی	62	سیدنا کا علم سہا کے نام
105	سہا کی کتاب و قرأت کی نصیحتات	63	سیدنا کی طبیعت پر تہجد
	سوی علیہ السلام کے واقعات نے وقت ہی و کرم	65	سیدنا کا تہجد تو اس کرنے سے انکار
106	تہجد کی صورت تھی	66	انیس کا سیدنا کی خدمت حاضر ہو کر ایمان لانا
108	سہا کے تہجد سوال کا جواب	69	سہا کا قصہ
109	اہل کتاب کو تہجد اسلام پر اور "ہجرت"		انیس کا بار بار تمام ہوا
	حاجت دینا ہی کے تہجد میں جس جگہ نہ تہجد اختیار		
111	میں ہے	73	بعض امور پر بار
112	مرکبوں کی بیعتوں میں اہل ہجرت میں تہجد	73	اللہ کی تہجدیت کا کوئی انکار کرے
113	دنیا فانی آخرت باقی رہنے والی ہے	77	یہ دشمن ہمارے یہ بار بار
115	مشرک اور ان کے پیروں کے ساتھ	78	ایسا دیکھ رہے ہیں ایک خوبصورت مثال
116	اللہ کی تہجد کی ذات ہے	78	میں غیب اللہ کا خاص ہے
117	یہ اللہ کی تہجد میں	80	قیامت کے مشرکوں کا کھانا ہم سے ادا چاہوئے
117	قیامت کے دن اللہ کے شریعت نظر نہ آئے	80	جلدی یوں جاتے ہو قیامت قریب ہے
118	قورون لوہا اور کیا تھا	81	حق باطل کا فیصلہ قرآن ہے
119	یہ غور و فکر کا نتیجہ ہے	82	قیامت کی نشانیاں
120	سوی علیہ السلام اور قورون	84	یہ مشرک کا میدان ہے
121	تہجد کی تہجد میں	85	قیامت کی کچھ نشانیاں
123	یہ ہجرت کا انجام	86	کعبہ کی عزت و حرمت
124	سیدنا کی تہجد میں سوال ہوگا	88	قورون کے بی و اس کی برحق
125	مومن کا بھی تو سوال ہوگا	90	جس کو نہ جانے اسے کوئی نہیں مار سکتا ہے
126	تہجد کا کام کرنا بھی ہے	91	سوی علیہ السلام کی پرورش فرعون کے گھر میں
127	اللہ کی تہجد کی مشروط وقت و انتہا ہے	93	سوی علیہ السلام کے ہاتھوں قہری کا قتل

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
	تم اپنے حق میں شریک برداشت نہیں کرتے تو اللہ	128	ایمان کا امتحان مشکل میں ہوتا ہے
165	یہیں کرکٹ	128	اعمال اپنے اپنے ہی نام آئیں گے
166	فطرت سے پیار رہے	131	اللہ موصوفین کی دعوت توحید
168	انسان کی عجیب حالت ہے		خود نہیں کرتے کہ جس کے عدم سے وجود بخش دیا
169	قرابت اور اس سے صلہ رحمی اور سبب طلاق کا مہم	132	ہے
170	انسان کے گناہوں کا نتیجہ	133	آتش خروار اور میرا کہ علیہ السلام
171	قیامت اللہ تعالیٰ کے ایک قسم سے آج کے دن	134	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام
171	یہ بھی تو ایسی باتیں ہیں	136	لاویلوں کی مشہور یہ حصلاتی
172	عقلی و عقلی ہوا نہیں اور بارش	137	تو مولیٰ علیہ السلام نبی اور باری
173	کیا سب سے بگڑے ہوئے ہیں	139	عادی اور خود ہی بھی خاک کے ٹھکانے میں
174	انسان کی اس کیا ہے	140	شرک پر ایک عمدہ نشان
174	دنیا میں بھولی شخصیں اور آخرت میں بگڑے	142	میں سوانا پارہ اختتام ہوا
175	آپ ﷺ اور امت میں اللہ کا وعدہ ہے		الحکیم سوار پاؤں
176	قرآن ہدایت و نصرت اور شفاء ہے		نہا ہے جہاں سے ہوئی ہے
176	کائنات کی روحانی سوکھتی کائنات کا شیعہ ہے	142	اس کتاب سے مناظرہ کا طریقہ
177	محسن اور مسلم حق تعالیٰ ہے	143	کیا آپ ﷺ کو دعا دیتے تھے
178	زمین و آسمان کا وہ حق تعالیٰ ہے	144	نیا قرآن کا انجور کالی نہیں ہے؟
178	کیا حضرت لقمان نبی تھے	146	جدی نہ کہ وہ مذہب خرد اور آج
185	حضرت لقمان کی اپنے بچے کو نصیحت	148	سوت قریب سے آخرت کی تباہی کرے
187	اور ہی ایمان اور نصیحت	149	روزی کی قرآنی دیکھی اللہ کے اختیار میں ہے
183	حضرت لقمان کے قول دریدہ	150	مشرکین ہوتے وصیت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں
186	تکبر کی نہت کاپیٹل	151	میری نصرت یاد کرو اور میرے نبی پر ایمان لاؤ
186	فخر و عظمت کی خدمت کا بیان	152	روزی کا عذاب آئیں گے ایک حکم پر چٹکتی
187	اللہ تعالیٰ کا نبی انیس کا انیس	153	اللہ کی نشانوں میں غور کرو
188	جب خالق اللہ تعالیٰ ہے تو معبود کیوں نہیں؟	159	روز قیامت اعمال کے مطابق فیصلے ہوتے
188	اللہ تعالیٰ کی تعریف سے علم و ہر عامیہ جانتا	160	نوحید پر انسانی دلائل
190	یہ دن یہ رات یہ سوئی تھیرات	161	آسمانی کلمہ کی چمک سک
190	عظیم خیر و برکت اور کشتیوں	163	اور ہی سریش کی پھر تھی تو اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے
191	قیامت سے دن قدر نفسی کا عالم	164	

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
229	نبی کریمؐ کی ممان	192	خزائنِ شہادت کی کھجیاں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں
232	مومنوں کی دعا ہے اللہ تعالیٰ	193	قرآن مجید عربی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے
234	نبی کریمؐ کے لئے ہے نبی کریمؐ کا حق	194	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے
236	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ	195	نبی کریمؐ کی ممان
238	اللہ تعالیٰ	196	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
239	آنحضرت ﷺ کی دعا	196	وہی کا کوئی راستہ نہیں ہے
239	آنحضرت ﷺ کی دعا	197	ربا سے انہی کی دعاں
240	آنحضرت ﷺ کی دعا	200	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
240	آنحضرت ﷺ کی دعا	201	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
241	آنحضرت ﷺ کی دعا	202	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
242	آنحضرت ﷺ کی دعا	202	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
243	آنحضرت ﷺ کی دعا	203	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
245	آنحضرت ﷺ کی دعا	204	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
246	آنحضرت ﷺ کی دعا	205	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
252	آنحضرت ﷺ کی دعا	209	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
252	آنحضرت ﷺ کی دعا	214	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
254	آنحضرت ﷺ کی دعا	215	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
255	آنحضرت ﷺ کی دعا	216	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
255	آنحضرت ﷺ کی دعا	217	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
255	آنحضرت ﷺ کی دعا	218	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
256	آنحضرت ﷺ کی دعا	219	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
263	آنحضرت ﷺ کی دعا	220	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
265	آنحضرت ﷺ کی دعا	224	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
265	آنحضرت ﷺ کی دعا	224	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
267	آنحضرت ﷺ کی دعا		
268	آنحضرت ﷺ کی دعا		
269	آنحضرت ﷺ کی دعا	227	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
269	آنحضرت ﷺ کی دعا	227	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ
271	آنحضرت ﷺ کی دعا	227	مومنوں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
316	اہل بیت علیہم السلام	272	سے تو علیؑ اللہ کیلئے ہیں
316	یہی شہر	273	قیامت برپا ہے
318	اللہ نے دو اسموں سے کچھ نہیں بنایا	273	موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا حق ہے
319	پہنوت کو قبول کرنے کی قسمیں کھانا	275	حضرت دُرُود علیہ السلام کی مثالیں
320	تعمیر ہر ہوشیاری	276	حضرت حیدر علیہ السلام پر اللہ کے نعمات
320	سورہ یحییٰ کی فضیلت	278	حضرت حیدر علیہ السلام کی موت
322	اللہ دُور ہر جہاں کا علم ہے	280	قوم سہار کی تعذبات
325	ایک بستی راتوں کا اللہ	284	شیطان پر کاٹ ہے
326	خیریت اور بد فہمی	285	بہان شر سے اللہ کی بات کے چر
327	حضرت حبیب کا ذکر	286	وہی بڑا دُور ہے
327	بائیسواں پارہ اختتام	293	امتنوں سے سوال
		294	کتاب میں
		295	وہی بڑا دُور ہے
329	حکومت عرف اللہ کا حق ہے	296	یہی بڑا دُور ہے
330	سورہ یحییٰ کی فضیلت	297	راز خفا سے ایمان قبول کرنا نفع سے روکے گا
333	وہی بڑا دُور ہے	299	تعمیر ہر ہوشیاری
333	تعمیر ہر ہوشیاری	300	اللہ تعالیٰ کی طرف
336	تعمیر ہر ہوشیاری	300	اللہ دُور ہر جہاں کا علم ہے
337	تعمیر ہر ہوشیاری	301	شیطان کی قوتوں کا کھنکھ ہے
337	تعمیر ہر ہوشیاری	303	اللہ کی قوت
338	تعمیر ہر ہوشیاری	306	اللہ دُور
339	تعمیر ہر ہوشیاری	306	دن و رات
341	تعمیر ہر ہوشیاری	307	اللہ سب کوئی کرنے پر بھی گا دہ ہے
342	تعمیر ہر ہوشیاری	308	زندہ دُور ہر جہاں کا علم ہے
345	تعمیر ہر ہوشیاری	309	تعمیر ہر ہوشیاری
345	تعمیر ہر ہوشیاری	311	موتوں کی صفات
346	تعمیر ہر ہوشیاری	311	قرآن میں اللہ تعالیٰ کا حق ظاہر ہے
347	تعمیر ہر ہوشیاری	311	قرآن کو کھانے کے
		314	علیؑ کی صفات

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
382	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	347	تہذیب کی تشریح و تفسیر
384	وہابیوں کے عقیدے کے تحت	349	تفصیل سے دیکھو بالصفحات
384	نہ کے کوئی بڑے بڑے دانشور	349	قرآن و حدیث کی تعلیم اور تفسیر
385	حضرت لیث بن سعدؓ کا شیوہ خیال	350	اسلام کی تہذیب و تمدن
387	حضرت لیث بن سعدؓ کا شیوہ خیال	350	اسلام کی تہذیب و تمدن
391	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	351	اسلام کی تہذیب و تمدن
393	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	352	اسلام کی تہذیب و تمدن
394	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	353	اسلام کی تہذیب و تمدن
395	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	354	اسلام کی تہذیب و تمدن
396	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	355	اسلام کی تہذیب و تمدن
397	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	356	اسلام کی تہذیب و تمدن
399	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	358	اسلام کی تہذیب و تمدن
400	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	360	اسلام کی تہذیب و تمدن
401	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	361	اسلام کی تہذیب و تمدن
402	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	362	اسلام کی تہذیب و تمدن
403	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	364	اسلام کی تہذیب و تمدن
404	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	369	اسلام کی تہذیب و تمدن
405	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	369	اسلام کی تہذیب و تمدن
405	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	370	اسلام کی تہذیب و تمدن
406	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	371	اسلام کی تہذیب و تمدن
	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	373	اسلام کی تہذیب و تمدن
	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	374	اسلام کی تہذیب و تمدن
407	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	375	اسلام کی تہذیب و تمدن
408	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	376	اسلام کی تہذیب و تمدن
409	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	377	اسلام کی تہذیب و تمدن
410	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	377	اسلام کی تہذیب و تمدن
410	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	378	اسلام کی تہذیب و تمدن
413	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	380	اسلام کی تہذیب و تمدن
413	حضرت ابوہریرہؓ کا شیوہ خیال	381	اسلام کی تہذیب و تمدن

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
451	فرعون کا کفر و ریب	414	مومن کے لئے اللہ ہی کافی ہے
451	گناہ میں سے دوسری نعمت	415	شراب پونے والا باقی نقصان نہ رہا ہے
452	شرک کی اور کثرت توبہ	416	مفسر قصہ سے وہ دینی ہی نہ سے شرک کرتے ہیں
453	زور و قہر کا عذاب	417	قیامت کے دن اختلافات کا فیصلہ ہوگا
455	جہنم میں اور جہنم کو ان کی جھوٹ	419	حق تعالیٰ اور ان کی طرف سے
457	رسولوں کا اللہ کا ارادہ تعالیٰ سے	420	اللہ کی طرف سے توبہ کی دعوت ہم
457	امامت محمد پر چڑی دین میں جھگڑا	422	قرآن کی ہر وجہ شایعات
459	وہاں کو شرف نبوت کون سے ہے	422	ایک اور نامہ کی طرف سے
461	آسمانوں سے لئے اللہ کی بیشمار نعمتیں	424	خبر کرنے والے جہنم میں
463	اللہ کی بیواؤں کا ہر صدمہ	425	اللہ دست کا ایک اللہ ہی ہے
464	انبیاء و پیغمبروں کے اہل و عیال کے اندر	428	شرکین نے اللہ کا مقام نہیں سمجھا
465	میر کریم حق پرستی ہوئی	421	قیامت کی ہولناکیاں
466	عذاب و کج کو زبانوں کے لے لیا گیا	428	روز قیامت سے اور وہ جہنم کا سوال
467	تفسیر روز و فضیلت لیلہ	430	انبیاء کا استقبال
467	کلمہ کا کلمہ سے پہلے کلمہ کی بنا	431	مستحق کے حسن و جمال کا منظر
471	زمین و آسمان کی شہادت پر پیر کے لئے	432	جستہ کے دروازوں کی نشان دہی کا بیان
474	حق سے اُمر دہائی کا نتیجہ راجح و ناجح	432	جنتوں کی نعمات کی بارش
476	قیامت کے دن اللہ کے جنت میں لکھی	435	تفسیر سورہ النور کی ایک
478	قرآن کو جاننا ہی سے نہ ہو سکتا	435	عذاب و عذاب کا ایک بندہ ہے
479	استقامت کا حق و سلوک	437	حق بات میں سہارا دینا قرآن کا بھی ہے
480	استقامت مومن کی نعمت کی کو فتح دینا ہے	438	آخر میں مومنوں کیلئے دو گھر ہے
480	بنت کے بازار اور بازار دینی	440	انہما دونوں کی پہلوئے پاس عاتقہ
481	سب سے اچھی بات کو کر کے ہے	441	دانش و توفیق دینے کی توفیق
483	دن راستہ چاند صوفی نے ہی سے ہے	442	قیامت کے دن اللہ کی بارش ہوگی
484	قرآن میں ہر لفظ کی طرف سے تفسیر	444	آنکھوں کی بینائی اور دینے کے روز
485	قرآن کی زبان عربی نہیں ہے		فرعون کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کے
486	چوبیس سو سال کا یہ اختتام ہوا	446	فرعون پر
		447	ایک کتاب میں کہ جو یہ نہ لکھا
		449	مومن کی کمال کی بیعت ہر حق











تک۔ ایک برعزت شخصیت کے نام پر چھڑنے لگا۔ بچے ہاتھوں کو چبانے لگا اور آواز اسی طرح کے کیے گا کاش کہ میں نے نبی ﷺ کی راہ لی ہوتی کاش کہ میں نے ظلم کی عقیدے سے عدلیہ کی جہتی جس نے مجھے راہ حق سے گم کر دیا۔ اسپین غلط کا دوسرا کسے کہ ہوائی جہتی میں غلط کا بھی کیسی مال ہوا اور ان کے ساتھ ایسے لوگوں کا بھی میں جان ہوا کہیے گا۔ کہ اس نے مجھے ذکر کثیفی قرآن سے بے وفادار دیا حالانکہ وہ مجھے بتاتی تھی کہ قرآن سے تعلیم فرماتا ہے شیخ ان انسان کو رسا کر کے والہ سے وہ اسے حق کی طرف بلانے والا ہے اور حق سے تمنا رہا ہے۔

وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۖ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا وَإِنَّ الْمُجْرِمِينَ لَعِنَدُنَا ۖ وَكَفَى بِرَبِّكَ هَدًى وَأَنبَشِيرًا

رسول ﷺ کہے گا کہ ان میرے چار راہ گارے شک پرانی امت نے اس قرآن کی بھڑک کر کہا تھا۔ اسی طرح ہم نے اسے لے کر جس مجلس شہداء کے پاس جا رہا ہے۔  
 تیسرا یہ ہے کہ اس نے اپنے والد اور دکنے والوں کا پیٹ لیا ہے۔

اللہ کی عداوت میں آقا کی شکایت قرآن مجید نے انہوں کی خلاف قیامت کے دن اللہ کے لیے رسول و خلیفہ علیہ السلام کی شکایت میں کر دی ہے کہ یہ لوگ قرآن کی طرف بھٹکتے تھے نہ جنت سے توبہ کیلئے نہ جہنم کیلئے بلکہ وہ ان کو بھی اس کے سنے سے روکتے تھے جیسے کہ انکار کا مضمون قرآن میں ہے کہ وہ کہتے تھے ﴿لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا لَعَلَّكُمْ تَهْتَكُونَ﴾ قرآن کو نہ سنو اور نہ اس کے پڑھے جانے سے نفرت نہ کرو، بلکہ وہ کہیں اس کا کچھ نہ کہہنا جس پر ایمان لاتے تھے مگر اسے کوشش کرنے کے لیے اس پر عمل کرتے تھے احکام کو نبھاتے تھے اس کے منہ کر دیا کہ اس سے روکتے تھے بلکہ نہ کہہ سوا اور کلاموں میں مشغول و متہمک رہتے تھے جیسے شعر اشعار غزلیات اپنے کام کے راگ و رنگیں اسی طرح اور لوگوں کے کلام سے روک دینی چاہتے تھے ایمان پر مال تھے ہی سے مجبور و باغیاہاری احباب کے کہنے خدائی کریم صانع حریر پر ہیز پر قادر ہے ہمیں تو اس سے کہ ہم اس کی ممانعت کی کما حقہ سے دست بردار ہو جائیں اور اس کے پلندے و کاموں کی طرف متوجہ نہ ہوں اور اس کے کام کی کجی سے روک دینا اس کی پہلی نمونہ کی ممانعت سے اس سے بدوختی ہو اور نہ کہ وہ اپنے سے بھر پور ایمان جس طرح اس کی ہے آپ ﷺ کی قوم میں قرآن کو نظر انداز کر دینے والے لوگ ہیں یہی طریقہ اگلی امتوں میں بھی ایسے لوگ تھے جو کلمہ کو کر کے اسرار کو اپنے کلمہ میں شریک کر دیتے تھے اور اپنی کرامت سے پھر ان کی کلمہ میں لے کر لے جاتے تھے پھر ان سے کہہ دو کہ غفلت لیکن نبی عجلو! یعنی وہی طریقہ ہم نے برہمنی ﷺ کے دھڑکے شامیں و انسان کا دین ہے ہیں مگر نہ پایا جو رسول ﷺ کی تابعداری کرتے کتاب اللہ پر ایمان لاتے اللہ کی وحی پر یقین کرے اس کو ہادی و ناصر قرار دے تو نبی سے مشرکوں کی جو غفلت اور بیجاں دہائی اس سے ان کی غرض تھی کہ لوگوں کو ہدایت نہ دے نہ نبی اور آپ مسلمانوں پر غالب ہیں اس لیے قرآن نے فیصلہ کیا کہ یہ ہر آدمی رہے گا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو خود ہدایت کرے گا اور مسلمانوں کو خود نہ کرے گا یہ مفسد اور ایسوں کا مقابلہ نہ تو تھوڑے میں نہیں تمام کلمے نبیوں کے ساتھ ہی ملے ہوئے ہیں۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ  
فُؤَادَكَ وَرُكْنَهُ ثَرِيًّا وَلَا يَتَّبِعُونَكَ بِمِثْلِ إِيحْيَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا  
الَّذِينَ يُخَشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ أُولَئِكَ شَرٌّ مَكَانًا وَأَضَلُّ سَبِيلًا

عزل نوری

اردیبهشت ۱۹































































































وَمَا تَنْزَلَتْ بِهِ الشَّيْطَانُ ۚ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۚ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ  
لَعَزَّوْنَ ۚ

اس قرآن کو شیطان نہیں لائے نہ وہ اس کے جاہل ہیں نہ انہیں اس کی طاقت ہے بلکہ وہ سننے سے بھی محروم کر دیے گئے ہیں۔

قرآن نور ہدایت ہے۔ یہ کتاب عرب میں جس کے آس پاس بھی باطل چمک نہیں سکتا جو حکیم و عید اللہ کی طرف سے اتاری ہے۔ جسے وہ ان  
الامین بقوت و طاقت والے ہیں پکارتے ہیں اسے شیطان نہیں لائے پھر ان کے نہ لانے پر تعجب و حیرت کیوں کی گئی ایک تو یہ کہ اس کے لائق ہی  
فحش ان کا کام حقوق کو بھگانا ہے نہ کہ گمراہ راست پر لاکھام ہائے عرف اور فنی من اہل کتاب کی شان ہے ان کے سر اور اطراف ہے یہ نور ہے  
یہ ہدایت ہے یہ رہبان ہے اور شیاطین ان بنیوں میں سے ہیں جو وہ جملت کے الداء و دو غلطی کے سبب وہ وہ جہالت کے شیدا ہیں تاکہ اس  
کتاب میں اور ان میں توازن اور اختلاف ہے کہ ان کو کہاں یہ دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ جہاں اس کے اہل نہیں ان میں اس کے اٹھانے اور لانے کی  
طاقت بھی نہیں یہ تو وہ دنیوی عزت اور مہر ہے والا کلام ہے کہ اگر کسی بڑے سے بڑے پہاڑ پر اترے تو اسے پہنچنا چاہیے کہ وہ۔ پھر تیسری وجہ یہ ان  
فرمانی کہ وہ تو اس کے نزول کے وقت بنا دیے گئے تھے جسے تو سننا بھی نہیں مگر تمام آسمان پر رخت پہرہ ہو گئی یہ سننے کے لئے تھے تو ان پر  
آگہ رسائی جاتی تھی اس کا ایک حرف سن لینا بھی ان کی طاقت سے باہر تھا کہ اللہ تعالیٰ کا کلام مطلقاً طریق پر اس کے نبی ﷺ کو پہنچے اور  
آپ کی وساطت سے حقوق اللہ کو پہنچے۔

جیسے سورہ جن میں خود عزت کا نقل بیان ہوا ہے کہ ہم نے آسمان کو ٹوٹا تو اسے سخت پیر و چلی سے ٹھکرایا اور جگہ جگہ سے متعین  
پاسے پہنچے تو ہم پتھر کا کاکا کاکا کرنا لگا دیں تو ان کا گاتے ہی شعلہ لپکتا ہے اور جگہ جگہ گرم کر رہا ہے۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ۚ وَانْزِعْ عَشِيرَتَكَ  
الْأَقْرَبِينَ ۚ وَاحْفَظْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ فَإِنْ عَصَوْكَ  
فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۚ وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۚ الَّذِي يَرْفَعُ حِجِينَ  
تَقُومُهُ ۚ وَتَقَلِّبُكَ فِي السَّحَابِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۚ

پس اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہ پکارو تو بھی سزا کے قابل بن جاؤ اپنے قریبی رشتہ داروں کو زوارہ سے ان کے ساتھ فرمائی سے جس آج بھی ایمان لائے  
وہاں ہو کر بھی یہ ہدایت کی کہ اگر یہ لوگ جی ہی کہیں تو اعلان کر کے کہ میں ان کاموں سے بیزار ہوں جو تم نے سے دیا ہے اور اگر وہ نہ مانے تو ان کے  
اللہ پر رکھ دو گئے دیکھنا رہتا ہے بجز کہ وہ اوج ہے۔ اور کہہ کر کہ انہوں نے ایمان لایا ہے اور وہی سنیے والا اور نوب ہی جانتے والا ہے۔

کو وہ صفائے نبی کا اعلان تو حیدر! خود اپنے نبی سے خطاب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف میری ہی مہادت کریمہ سے ساتھ کسی کو شریک نہ  
کر جو بھی ایمان لائے وہ ضرور مستحق سزا ہے۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کو جو شہادہ کر دے کہ بجز ایمان کے کوئی چیز نجات دہندہ نہیں بلکہ نعم و ناسخ ہے کہ  
موجود صبیح سنت لوگوں سے فروتنی کے ساتھ جتا جتا دیا اور جو بھی میری ہی نہ مانے خود کو کوئی بدعت تو اس سے سے تعلیق نہ دیا اور اپنی جہاد کی کا اظہار کر دے یہ  
خاص طور کی خاص لوگوں کی جس پر عام لوگوں کی حبیہ کے معافی نہیں کیونکہ یہ اس کا جز ہے اور جگہ ارشاد ہے تو اس قوم کو زوارہ سے جن کے بڑے بھی





نہادی طرف نمود اور تمام لوگوں کی طرف بلانے کی دعا فرمایا ہوں اس وقت تیرے غمزدگی پر ہر چہ نہ ہو۔ میرے غمزدگی سے وہاں سے  
 کہ کھٹے سے نہ آئے وہ میرا ہون اور میرا جی نہ دانیوں پہ نہیں لگی گئی ہے کو نہ ہو اور میرے۔ اس میں اس وقت سے ملو گئے اور  
 سے میرا اتفاق آپ ﷺ نے فرمایا تو میں جاؤں میں آپ ﷺ سے ملنے پر ہمارے میں آپ ﷺ سے کوئی طاعت نہ تھی کہ میری آپ  
 ﷺ نے میری بہت سی کامیابیوں سے۔ اور میں اس وقت میں آپ ﷺ سے فرمایا اور میں آپ ﷺ سے  
 میرے میں آپ ﷺ سے کوئی کام نہ تھا کہ میں اس کے بعد کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 جیو کل سے اور زمانے کے حضرت اور آپ ﷺ کے فیصلہ و فیصلہ میں نہ کر آپ کو کوئی نہ کر آپ ﷺ سے۔ اور میں آپ ﷺ سے  
 کو ہوا اور غمزدگی کے ہم ہوا ہے کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ہوا ہے وہی کہ میں سے لکھے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ایک تیری دعا کر کے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 کیا۔ اور کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ہوا اور غمزدگی کے ہم ہوا ہے کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 شرم نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 تھے کہ کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 وہی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ﷺ نے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ہی میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ہر کل کی میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 اور وہ آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 کے پاس اس سے ہر چہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 آپ ﷺ نے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ان کی روکی اور میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ان میں میں سے ہر چہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 اور میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 کی ستارہ کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 جو اللہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 سے نہیں تھا کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 دینے کے انہوں نے مجھ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 خیر یہ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے  
 ہاں کے لکلی کی آپ سے میں ہاں کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے کوئی نہ کر سکوں کہ میں آپ ﷺ سے







[illegible][illegible]

تفسير سورة نمل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَبِشْرَىٰ الْمُؤْمِنِينَ ۝ الَّذِينَ













































گلا ہوا اور دھاپے، پ کی طرف سے نور لئے، نہ ہو اور اس جیسا نہیں رہی کے دس میں اسلام کی طرف سے انکار ہو اور حلت  
دل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذات کی نسبت فرمایا ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا عَلَىٰ غُلِّيٍّ طَبَسٌ ﴿۱﴾ یعنی وہ جو کھڑکی کی پ - م کا  
نکات سے اللہ ہر تمام فیہ کیا باتوں کو پڑھ کر، نکلا اس سے ہے جو باہر میں نہ نہ ہو ﴿۲﴾ بلکہ یہی کیا نکلیں اور کان بنی نہ ہو۔  
میں جیسے نہاد یہ بہت ہیں۔ فرمان ہے: مَا وَحَّيْتُ لَكَ شَيْئًا مِّنْ قَبْلِ هَٰذَا ﴿۱﴾ کہ اللہ تعالیٰ کے شریک تھے۔ یہ ہیں ان سے اللہ تعالیٰ  
کے نام تکھے تلاوت ہیں ان سب باتوں کا بھی مطلب یہی ہے کہ نہ تعالیٰ نے اپنے صفتیں کا نام لگائی ہیں۔ پھر وہ صفتیں کسی میں  
ہونے کی خبر دی ہے۔

أَفَنُجْعَلُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلُ خِلْفَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلُ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلُ بَيْنَ  
الْجَبَرَيْنِ حَاجِزًا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یہودیوں میں سے زمین کو خراب کاٹنا چاہتے ہیں، یہودیوں نے یہودیوں کو یہودیوں کے لئے زمین کی خرید و فروخت کی ہے۔ یہودیوں نے زمین کی خرید و فروخت کی ہے۔ یہودیوں نے زمین کی خرید و فروخت کی ہے۔

[illegible]

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُ لَكُم مَخْرَجًا ۖ وَإِلَهُهُ اللَّهُ فَلْيُلَا قَاتِدْ كُرُؤْنَ ۝

۱۰۰

















سنبھل اور دل لگا کر سمجھیں ساتھ ہی ایمان و حادہ بھی ان میں دو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے سامنے اے جسوں میں وہ پ کے  
تاکید و عامل ہوں۔

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ  
كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝

جب ان کے ہر گزب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان کے سامنے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ جانی  
تو ان پر یقین نہیں کرتے تھے۔

قیامت کی نشانیاں جس جانور کا یہاں ہے۔ یہ وہ لوگوں کے ہاتھ بکڑ جانے اور دین رب کو چھوڑ بیٹھنے سے دفعہ آخری زمانہ  
میں ظاہر ہو گا جب کہ لوگوں نے دین حق کو بدل دیا ہو گا۔ پیش کیجئے ہیں کہ یہ کہ کفر سے نئے کا محض کیجئے ہیں اور کسی حد  
سے جس کی تفصیل اگلا آئے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سے لے گا تاہم کہ یہ جانور کہے گا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آجوں کا یقین  
نہیں کرتے تھے۔ ان پر یہ اسی کو نکال دیا کیجئے ہیں لیکن اس قول میں نظر ہے واللہ اعلم۔ ان جاس کا قول ہے کہ وہ نہیں دیکھیں  
کہ یہ جانور ایک راجہ میں ہے کہ یہ ان پر انوں کہ یہ یہ قول بہت اچھا ہے۔ وہ انوں باتوں میں کوئی شکاف نہیں کہ وہ  
اعلم۔ وہ جانور سے وہ جانور اللہ تعالیٰ سے بات میں مروی ہیں ان میں سے کچھ ہم یہاں بیان کرتے ہیں واللہ اعلم۔ اس کا  
کرم برہمنی اہم ایک مرتبہ بیٹھے ہوئے قیامت آنا کر رہے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ میں اس کو زمین  
مشتعل دیکھ کر فرماتے تھے کہ قیامت نہ قائم ہو کی جب تک کہ قرآن نکالیں نہ دیکھ لو۔ سورج کا مغرب سے نکلا اور اس کا  
دایہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا ہونا کا لکھا یعنی میں ہر مذہب اسلام کا لکھا اور وہاں کا لکھا اور مغرب و شرق اور جزیرہ عرب میں  
تین خط ہونا اور ایک آگ کا دھن سے نکلا جو لوگوں کا مشر کہے کی انہی کے ہاتھ و دست مبارک کی تلواریں کے ساتھ  
رویدہ کا سامنے کی (مسلم وغیرہ) اور اس میں ہے کہ دایہ اللہ تعالیٰ میں مرتبہ تھا۔ اور اس جنگل سے نکلا جو گاوارہ  
کاؤ کرشمہ یعنی کہ تک نہ پہنچے گا پھر ایک بے سامنے کے بعد دایہ و ظاہر ہو گا۔ اور لوگوں کی زبانوں پر اس کا قصہ پڑھ جائے گا  
یہاں تک کہ کہ میں بھی اس کی شہرت پہنچے گی۔ پھر جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ حرمت و محنت والی مسجد حرام  
میں ہوں گے اسی وقت وہ نیک و فساد پر اللہ تعالیٰ نہیں ہیں و کھلی ہو گا۔ ان مقام کے درمیان اپنے سر سے تکی بھارتا رہا ہو گا  
لوگ اسے دیکھ کر حیرت و حیرت ہونے لگیں گے یہ مسلمانوں کی جماعت کے پاس جائے گا اور ان سے نہ کوئی دشمنی نہ رہے گی  
مذہب کے گناہ اس سے بھاگ کر کوئی گناہ نہ لکھتے تھے چھپ کر یہاں تک کہ وہ ایک شخص نماز شروع کرتے اس سے بھاگ جائے گا  
ہو اس کے پیچھے سے آکر کہے گا کہ اب نماز نہ پڑھا اور ہے پھر اس کی پیشانی پر نشان کر دے گا اور بھاگ جائے گا۔ اس کے شکامات  
کے بعد کافر مسلمان کا صاف طرہ پر امتیاز ہو جائے گا یہاں تک کہ مسلمانوں کے کار سے کہے گا کہ اس کا خیر اچھا اور کافر کا  
مسلمانوں کے کہے گا کہ مسلمان ہیں اچھا۔ یہ روایت حدیث میں اسید سے موقوفہ بھی مروی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ  
صحت یعنی کہ زمانہ میں ہو گا جب کہ وہ اپنے اللہ کا طرفہ کر رہے ہوں گے۔ لیکن اس کی انتہا کچھ نہیں ہے۔ کچھ مسلم میں  
ہے کہ سب سے پہلے برصغیر ظاہر ہو گی اور اس کا مغرب سے نکلا اور دایہ اللہ تعالیٰ کا لکھا جائے گا۔ ان دونوں میں سے  
جو پہلے ہو گا اس کے بعد ہی دوسرا ہو گا۔ کچھ مسلم میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا چھ دن کی آمد سے پہلے ہی پہلے ایک اول کرور













طرح انہیں اس نے ذلیل کر رکھا تھا۔ تمام کہنے کام ان سے لیا کرتا تھا اور ان رات یہ بظاہر سے باہر میں گھسٹتے رہتے تھے اس پر بھی اس کا قصہ خفا نہ ہوتا تھا یہ ان کی تربت اوار کو نقل کروا دیا تھا کہ یہ قوت والے نہ ہوا جائیں اور اس لئے بھی کہ یہ ذلیل و خوار ہیں اور اس لئے بھی کہ اسے ڈر تھا کہ ان میں سے ایک بچے کے ہاتھوں میری سلطنت تارو ہونے والی ہے۔ ہات یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر کی حکومت میں سے اپنی اولاد حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کے بارے تھے اور یہاں کے سرکش بادشاہ نے حضرت سارہ کو کوٹھنی باندھنے کے لئے آپ سے چھین لیا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا فر سے محفوظ رکھا اور اسے ان کے دست و رازی کرنے کی قدرت ہی حاصل نہ ہوئی اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ میری اولاد میں سے ایک ان کی اولاد کے ایک لڑکے کے ہاتھوں ملک مصر اس قوم سے ہاتھ رہے گا اور ان کا بادشاہ اس کے سامنے دولت کے ساتھ جلاک ہو گا جو تکہ بنی اسرائیل میں یہ روایت پہلی آری تھی اور ان کے دس میں بھی یہ تھی جسے جہلی بھی سنتے تھے جو فرعون کی قوم کے تھے انہوں نے دربار میں مجری کی جب سے فرعون نے یہ ظالمانہ اور سفاکانہ قانون بنادیا کہ جو اسرائیل کے بچے قتل کر دیکے جائیں اور ان کی چھیاں چھوڑ دی جائیں۔ لیکن رب کو جو منظور ہوتا ہے وہ اپنے وقت پر جو کر رہی رہتا ہے۔ حضرت موسیٰ زخمہ رو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں اس سرکش کو ذلیل و نڈر کیا فاعلمہ۔ چنانچہ فرماں ہے کہ ہم نے ان زمینوں اور مکڑیوں پر ہم کرنا چاہا تھا ہے کہ اللہ کی چاہت کا فراموش نہ بنیں یہ جیسے فرمایا ﴿وَأَوْزِنُوا أَلْقُومَ الَّذِينَ﴾ ہم نے اس گری بنی قوم کو ان کی تمام چیزوں کا نفاک بنادیا۔ فرعون نے اپنی تمام تر طاقت کا مظاہر کیا لیکن اسے رب تعالیٰ کی طاقت کا انداز ہی نہ تھا اسے خدا تعالیٰ کا اور غالب رہا اور جس ایک بچے کی ظاہر ہزاروں بے گناہوں کی کا خون ناحق بہایا تھا اس بچے کو قدرت نے اسی کی گویوں میں پیدا کیا وہ ان چاہا اور اسی کے ہاتھوں اس کا ان کے لشکر کا اور اس کے ملک و مال کا ماحرہ کر لیا تاکہ وہ جان لے اور مان لے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا ایک ذلیل مسکین ہے دست و پا تمام تھا اور رب کی چاہت پر کسی کی چاہت غالب نہیں رہ سکتی۔ حضرت موسیٰ اور ان کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے مصر کی سلطنت دی اور فرعون جس سے ناکھ تھا وہ سامنے آ گیا اور چاروں بادشاہوں کے ساتھ۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ أَرْضِعِيهِ ۖ فَذَا اخْفَتْ عَلَيْهِ ۚ فَأَلْقَيْنَا فِي يَدَيْهِ  
وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي ۚ إِنَّا كَادُّوهُ لَإِنَّكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۖ فَالْتَقِطْهُ  
إِنْ فِرْعَوْنُ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ۖ إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا  
كَانُوا خَاطِبِينَ ۖ وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرْتُ عَيْنِي لِي وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَنْ  
يَنْتَفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ۖ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۖ

ہم نے موسیٰ کی ماں کو ایسی کہ اسے دودھ پانی دیا وہ جب تھے اس کی نسبت کوئی خوف معلوم ہوتا ہے اور انہیں یہاں اوار کوئی اور خوف پانچ غمزدہ کرنا میری سب سے ہی طرف ہونے والے ہیں اور اسے اپنے دل میں دے دے جسے فرعون نے ان کو لے لے کر لیا تھا کہ اسے کوئی اور بھی ہے ان کا دشمن ہوا اور ان کے دل کا عرصہ نہ بدھ لکھیں کہ فرعون اور ان کے لشکر نے ہی اللہ کا فرعون کی بی بی کے بچہ کے یہ قوی ہی اور جی کیا گھوٹ کی فضا کے ہاتھ قتل نہ کر دیتے جس سے کہ یہ ہمیں کوئی فائدہ پہنچا نہ اسے اپنی جان میں ہی نہ کہ کچھ ضروری نہ گئے تھے۔







ہن کی دل جی نہ کر دی جاتی تو وہ بے صبری میں رائے لاقی کر دیتی ہو گوں سے کہ دیتی کہ اس خرم ہر اچے ضائع ہو گیا۔ لیکن  
خدا تعالیٰ نے ان کا دل غم اور اناہد اس اور متکین دے دی اور انہیں یقین کامل کر دیا کہ جو اچے تھے غم اور مل جائے گا۔ اور  
سوئی نے اپنی ہی بی بی سے جو ذرا کھجور اٹھ کر انہیں فرما دی کہ بی بی تم سے متعلق ہر گھر میں ہر کھجور سے کھجور سے جلی چاند کھجور سے  
انجام ہو جائے گا۔ اچھے خبر کرنا۔ تو یہ اسے دور سے دیکھتی ہوئی مجلس میں اس انہاں بن سے کہ کوئی اور نہ کچھ سمجھ سکے کہ یہ ان کا خیال  
دیکھتی ہوئی ساتھ ساتھ جاری ہیں۔ فرعون کے محل تک پہنچتے ہوئے اور وہاں سے اس کی کوئیوں کو کھاتے ہوئے تو آپ کی ہمیشہ  
نے دیکھا ہے وہیں باہر کھڑی رہ گئیں کہ شاید کچھ معلوم ہو سکے کہ اندر کیا ہو رہا ہے۔ وہاں یہ ہوا کہ جب حضرت آسیہ رضی اللہ  
عہا عنہا نے فرعون کو اس کے خونی ارادے سے باز رکھا، اسے کو اپنی پرورش میں لے لیا تو شاہی محل میں جتنی دلیہ تھیں سب کو بچا دیا  
گیا۔ ایک دن بی بی عبت اپار سے انہیں کو دیکھا گیا تھا لیکن حکم اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ نے انہیں سے وہ وہ کا کچھ گھنٹہ بھی نہ  
چلا خرابی لوگوں کے ہاتھ باہر بھیجا کہ باہر کسی ایسے کو کاش کر دیا۔ اس کا وہ وہ یہ ہے اسے آواز دے کہ وہ اب العاہلین کا یہ  
مکتوبہ تھا کہ اس کو اپنی اپنی والدہ سے سو اور کسی کا وہ وہ ہے۔ اور اس میں سب سے بڑی مصلحت یہ تھی کہ اس کے جانے حضرت  
موسیٰ اپنی ماں تک پہنچ جائیں۔ کوئی ماں سب آپ کو لے کر باہر نکلی تو آپ کی بہن معلوم ہونے پہاں لڑکیوں میں ان کو جانے نہ کیا اور نہ  
انہیں خود کوئی پتہ چلا۔ آپ کی والدہ کو پہلے تو بہت پریشان تھیں لیکن ان کے بعد آپ تعالیٰ نے انہیں میرا مکان اسے دیا تھا  
اور وہاں خوش اور مطمئن تھیں۔ انہیں نے انہیں کہا کہ تم اس قدر پریشان کیوں ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بچہ کسی دلی کا وہ وہ تھیں  
جو تمام اس کے لئے کسی اور ایسے کی کاش میں تھا۔ یہ سن کر ہمشیرا عجم ہنسنے فرمایا کہ اگر کچھ تو میں ایک دلی کا بچہ دوں۔ انہیں  
ہے یہ بچہ ان کا وہ وہ ہے اسے وہاں پرورش کر لی اور اس کی فرخ خواہی کر لی۔ یہ سن کر انہیں کچھ شب گزرا کہ پھر اس کی اس  
لڑکے کی اصلیت سے اور اس کے ماں باپ سے واقف ہے اسے گرفتار کر لیا اور اس سے پوچھا کہ تھے کیا ظلم کو وہ عورت اس  
کی کلمات اور خبر خواہی کرے گی؟ اس نے فوراً جواب دیا بھلا خدا کون نہ چاہے گا کہ شاہی دربار میں اس کی عزت ہو انعام  
اکرام کی خاطر کوئی اس بچے سے ہمدردی نہ کرے گا؟ ان کی کچھ مر بھی آگیا کہ ہمارا یہاں مکان نہ تھا یہ تو کھلے کہہ رہی ہے  
اسے چھوڑ دیا اور کہا اچھ کل اس کا مکان دکھا۔ یہ انہیں لے کر اپنے گھر آئیں اپنی والدہ کی طرف اشارہ کر کے کہا انہیں رہتے  
سرکاری آسوں نے انہیں کو تو بچہ ان کا وہ وہ بچے لگا۔ فوراً یہ خبر حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو دی گئی اسے سن کر آپ بہت  
خوش ہوئیں انہیں اپنے گل میں بلوایا اور بہت کچھ انعام و اکرام دیا لیکن یہ بچہ نہ تھا کہ کوئی واقعہ بھی اس بچہ کی والدہ ہیں۔ غلط اس  
بعد سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کا وہ وہ چاہا وہ ان سے بہت خوش ہو گئیں۔ کچھ دنوں تک تو یہ بھی کام چلا جاتا تھا  
ایک روز حضرت آسیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میری خواہش ہے کہ تم ہمیں میں ہی آجائے۔ میں سو سو اور اسے وہ وہ چلائی ہو۔  
اس سوئی نے جواب دیا کہ یہ تو کچھ سے نہیں ہو سکا میں بال بچوں والی ہوں میرے جہاں بھی ہیں میں انہیں اپنے گھر وہ وہ چلاؤں  
تو میں کی جرات کے ہاں کھنچ دیا کروں گی۔ میں نے بول دیا اسی فرعون کی بیوی بھی نہ مند ہو گئیں۔ ام موسیٰ کا خوف اس  
سے فقیہی ایہی ہے کہ جو کہ سوئی سے دولت عزت سے بدل گئی روزانہ انعام و اکرام پاتیں کھانا پینے کی طرح پرہیزگار  
اپنے پیارے بچے کو اپنی گود میں پالتیں۔ ایک ہی رات ایک ہی رات یا ایک دن رات کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس کی نصیحت  
راحت سے بدل دی۔ صدمہ شریف میں ہے کہ کچھ دنوں کا کام اچھا کرتے رہے میں اللہ کا خوف اور میری ستموں کا ڈکا  
کرے اس کی مثال ام موسیٰ کی مثال ہے کہ اپنے ہی بچے کو وہ وہ پالے ہو اور عزت بھی لے۔ اللہ تعالیٰ کی عزت پاک ہے اس کے  
ہاتھ میں تمام کام ہیں۔ اسی کا چاہا ہو اس سے اور جس کام کو وہ نہ چاہے ہر گز نہیں دے گا۔ نتیجہ اور اس شخص کی کہ نہ تبت جو









الرَّاجِلِينَ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

اے میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، میں نے فیصلہ کر دیا کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

یہ آیت قرآن مجید کی ایک اور آیت ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔

اس آیت میں ان لوگوں کو جو پیادے ہیں، ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ان پر کوئی عداوت نہیں ہے۔ اور اللہ میری بات پر وکیل ہے۔



ہم نے تو چاہتے تھا کہ قرآن میں اس سوچ پر اس ۱۹۵۷ء صاف لے دیا جائے۔ اس البتہ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ جھوٹا تشبیہ علیہ السلام ہے۔ لیکن ان حدیثوں کی سند بھی نہیں ہے۔ ہم جن قریب ۱۰۰۰ عربی سے لے کر ۱۰۰۰۰۰ اسلامی دنیا کی تمام زبانوں میں ان کا نام دے دینا چاہا ہے واللہ اعلم۔

حضرت ابی مسعودؓ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ یہ دن حضرت عقیب علیہ السلام کے چھٹے تھے۔ اسی دن سے  
ماری بنے کوئی ٹھنڈی تھی تو یہ فرماتے ہیں کہ یہ بات اس وقت جہت کافی جب کہ اس بارے میں کوئی خاص امر ہوئی ہو۔  
ایسا ہے نہیں۔ ان کی دونوں صاحبزادیوں میں سے ایک نے باپ کو توبہ دینی۔ یہ توبہ لانے والی صاحبزادی تھیں جو آپؐ  
جائے سے گئے تھی تھیں۔ کہا کہ انھیں آج تانہ کی بیوی بن جائے۔ تو کچھ گئے تو خود اسی کام کرنے والا اچھا ہوتا ہے جو توبہ  
اور فائدہ لے کر باپ کے لیے پوجا کرتی تھیں۔ یہ بتایا کہ ان میں سے دونوں وحش بن گئیں۔ یہاں تک کہ وہ کسی قوی کی قیادت میں  
چل کر اس کنوئیں سے نکلتے تھے انھوں نے تجھ سے کہا ہوا اس سے ان کی قوت کا اندازہ لے لیا جاتا تو اسکا بے ان کی امانت داری کا کام  
کچھ اس طرح ہوتا کہ جب میں انھیں لے آتا ہے تو وہ فنی تو اس لئے کہ راستے سے ہوا وقف ہے جس کے آگے بڑھنے انھوں نے  
کہا کہ نہیں گھر سے بھیجے۔ ہوا اور جس راستہ پر وہ اس طرف کھڑے ہیں وہاں تک کہ انھیں اس راستہ پہنچا جاتا ہے۔  
حضرت ابی مسعودؓ فرماتے ہیں میں شخص کی بیوی کی صاحبزادی تھی اور وہی کسی اور میں نہیں پائی تھی حضرت ابی مسعودؓ  
دہلیکے جب کہ انھوں نے اپنے بعد خلافت کے لئے جب عمر کو منتخب کیا تو حضرت علیؓ نے حضرت علیؓ کے فریضے کے اگلے مصری جنہوں  
نے یہ کچھ نظر حضرت علیؓ کے صنف علیہ السلام کو پہچان دیا۔ وہ چار کھڑی ہو کر بیٹھ گئے حضرت علیؓ نے انھیں اچھی طرح دیکھا اور ان سے کہہ دیا  
صاحبزادی جنہوں نے حضرت عمرؓ کی نسبت اپنے باپ سے سفارش کی کہ انھیں اپنے کام پر نہ لکھ لیجئے یہ سفارش ہی کی گئی کہ باپ  
نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ اگر آپؐ پہنچاؤں تو میں اس پر میری اور انھیں میں سے ایک کا نکال آتا ہے کہ ساتھ ساتھ  
کہ آپؐ آٹھ سال تک ہماری برکری پر چلیں۔ ان دونوں کا نام حضور اور ان کی صاحبزادہ حضور کا لیا گیا تھی۔

اسباب الہی خیر نے اسی سے استدلال کیا ہے کہ جب کوئی شخص اس طریقہ کی پیروی کرے کہ اس نے دو عبادتوں میں سے ایک کو ایک سو کے برابر خود سے کر دیا اور دوسرا منظور کر لے تو یہ بیجا عبادت سمجھی جائے گی اور وہ اس پر عمل کرنے والے کو توبہ کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ یہ بات اس کے بعد کہ وہ اعمال و اقارب کو اختیار ہے۔ مگر آپ اپنی خوشی سے دو سال اور بھی یہ کام کر سکتے ہیں تو اچھا ہے ورنہ آپ پر لازماً عیب ہے۔ دیکھیں کہ اس میں بددعا کی کتنی تھیں۔ آپ کو تکلیف دوں گا مگر اوزار الہی سے اس سے استدلال کرنے کے قیام ہے کہ اگر کوئی کہے میں فلاں چیز دھندہ ہے یا اور احادیث میں پچھتوں تو یہ بیجا ہے اور غریب اور اختیار ہے کہ اس پر نقد یا میں پر احوال لے لے اور اس حدیث کو بھی مطلب لے لے جس میں عیب ہے جو شخص ایک ایک بیجا میں کرے اس نے اپنے آپ کو دانی بیجا سے ورنہ خود۔ لیکن یہ جب عہد مطلب ہے جس کی تکمیل کا یہ مقام نہیں۔ مگر وہ

و کتاب الامام احمد نے اسی آیت سے استدلال کر کے کہا ہے کہ تمھارے پیٹے پر تین سو تیس کی تو حرام دہنی اور حرام دہنی ہر گناہ اور مست ہے اسی کی دلیل میں اسی وجہ کی ایک حدیث بھی ہے جو اس بات سے ہے کہ حرام و حرام تو اس بار دہنی ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا تھا کہ اسے کمال میں حدیث لانا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہ سو و پچاس فی حدیث کی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ وہ اپنے پیٹے کے سونے کے اپنے پیٹے کے حجرے اور دہنی خرما کو پہنانے کے لئے خرما سال یا اس سال سے پہلے پہنے تھیں حرام کر لیا۔ اس حدیث کا ایک دہنی مسئلہ بن گیا تھا جسے جو ضعیف ہے۔ حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے لیکن اس سند بھی ٹھکڑے خالی نہیں۔ لیکن رسول اللہ نے فرمایا کہ اس شراب کو قبول کر لیا اور فرمایا جو تم میں سے بے شمار فیصد ہے مجھے اختیار ہے۔

کہ خود اس سال پر سہ برسوں یا گھٹ سال کے بعد چھوڑ دوں گا تمہارے بعد آپ کا کوئی نیا عبادت گاہ بنائی جائے گی۔  
 اسی کو اپنے اسی صاحب پر گواہ کرتے ہیں اسی کی وارسی گاہی ہے۔ رات کو اس سال پر رات کو سہاں ہے لیکن وہ ضلالتی ہے  
 عبادت گاہی نہیں ضروری آگہ ساری ہیں۔ جیسے اسی نے آخری دن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جیسے حدیث میں ہے حضور  
 اکرم ﷺ نے خود اس عبادت گاہی سے فرمایا تھا جو بہت اچھا ہے۔ اور اگلا کرتے تھے کہ اگر تم میں رات کو کھوٹے تمہیں اگلا  
 سے کہ نہ کھوٹے تمہیں اچھا ہے۔ پھر جو آگہ اور یہ میل سے کہ اگلا نہیں ہے۔

چنانچہ اسی کی دلیل بھی آگہی سے کہ حضرت موسیٰ نے اس سال میں ہی پورے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ سعید بن جبیر  
 سے آگہ یہودی نے سوال کیا کہ حضرت موسیٰ نے آگہ سال پر پورے تھے یا اس سال جواب نے فرمایا ہے کہ نہیں۔ پھر وہ بے  
 بہت عام حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پاس گئے اور ان سے میں اس کو جواب نے فرمایا وہاں اس میں جو زیادہ  
 بات تھی وہی آپ نے پوری کی تھی اس سال اللہ تعالیٰ کے پیغمبر جو آگہ ہیں پورے تھے۔ حدیث میں ہے کہ اس سال  
 خیر اللہ تعالیٰ نہیں بخاری میں جو اسی اسی ہے اللہ اعلم۔ جن چیزوں میں ہے کہ اس سال اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل سے سوال کیا  
 کہ حضرت موسیٰ نے کوئی حد پوری کی تھی تو جواب ملا کہ ان دونوں میں سے جو اگلا اور میں حد تھی۔ ایک حد میں حدیث  
 میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے یہ پوچھا آپ ﷺ نے جو اگلا سے پوچھا انہی نے پوچھے تھے یہاں تک کہ  
 فرماتے تھے اللہ تعالیٰ سے حد بخالی نے جواب دیا کہ ان میں سے ایک اور چار حد تھیں اسی سال۔ ایک حد میں حدیث  
 حضرت ابوذر سے سوال پر حضور اکرم ﷺ نے اس سال کی حد کو پورا کر دیا۔ پھر بھی قیام کیا کہ اگر تم سے پوچھا جائے کہ  
 میں نے اس حد سے حضرت موسیٰ نے کان نہ کیا تھا تو جواب دیا کہ ان دونوں میں جو چھوٹی تھیں۔ اور اور حد میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ  
 نے حد اور ان کو پورا کرنا تھا۔

پھر فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت کے آگے آئے تو انہی پوری سے فرمایا کہ اپنے  
 والد سے کچھ کہیں کہ انہوں نے اس کو گواہ ہوا ہے۔ آپ نے اپنے والد سے سوال کیا کہ میں نے انہوں سے وعدہ کیا کہ اس سال  
 جہلی چشمہ کی نہریں ہوں گی سب تہہ رہی ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہیں کے پینے پر اپنی ٹھکانی چھری تو پھر ایک کو اور دوسری میں  
 پینے ہوئے اور سب کے سب چشمہ سے من کی نسل اب تک ساری کرنے سے مل گئی ہے۔ اور ساری روایت میں ہے کہ حضرت  
 شعیب علیہ السلام کی سب کہیں کا لے۔ چھ دن کی غرض سے تھیں۔ جتنے بچے ان کے اس سال ہوئے سب کے سب بچے تھے  
 اور بڑے بچے تھے۔ بڑے تھیں اور بڑے اور بڑے اور بڑے۔

ان تمام روایتوں کا مدد اللہ بن لہید ہے جو حافظ کے اگلے ہیں اور ہے کہ یہ روایتیں ساری تھیں۔ چنانچہ  
 اور حد سے یہ اسی میں آگہ سے موقوفہ رہی ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ سب چیزوں نے بچے اس سال اہل بیت سے سوائے  
 ایک نہری کے جن سب کو اپنے لئے لیا۔

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ  
 لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا تَلْعَلُ أَنْ يَكُنْ مِنْهَا خَبِيرٌ أَوْ جَذْوَةٌ مِنَ النَّارِ  
 لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٤﴾ فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ

الْمُبَرَّكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يَتُوسَّيَ إِلَيَّ أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۖ وَأَنْ أُبَقِيَ  
عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَأَاهُ نُفِثَ كَأَنَّهُ جَائِدٌ لَوْ مَذْبُوحٌ لَكَ يُعْقَبُ ۚ يَتُوسَّيَ أَقْبَلَ  
وَلَا تَخَفْ ۚ إِنَّكَ مِنَ الْآمِنِينَ ۚ أَسْأَلُكَ يَدَكَ فِي جَيْهِكَ تَخْرُجُ بَيْضَاءُ مِنْ  
غَيْرِ سَوَاءٍ ۚ وَاضْمُمُ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ ۚ فَذِيكَ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكَ إِلَى  
فَرَسَوْنَ وَمَلَائِكَةٍ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ۚ

[illegible][illegible]



























کہا ہے اور اس کی تک حرامی کرتے تھے انہیں اللہ تعالیٰ نے اس طرح تباہ و برباد کیا کہ آج کوئی ان کا نام لیا اور پانی وچ انہیں رہا۔ جیسے اور آیت میں ہے ﴿وَضُوبَ اللَّهِ فَلَا ظِلْمَ لَكَ﴾ اے نبی یہاں فرماتا ہے کہ ان کی بڑی ہوئی بستیوں اب تک اجڑی ہوئی پڑی ہیں۔ کچھ بچی سی ہادی گوہر ہو گئی ہو لیکن وہ کھوان کے خطرات سے آج تک وحشت پس دی ہے۔ ہم ہی ہم ان کے مالک رہ گئے ہیں۔ حضرت کعبؓ کا قول ہے کہ اوسے حضرت سلیمانؑ نے دریافت فرمایا کہ تو یقیناً کون کیوں نہیں کھا۱۲ اس نے کہا اس لئے کہ اسی کے باعث حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلے گئے۔ پوچھا پانی کیوں نہیں پیتا؟ کہا اس لئے کہ قوم نوح اسی میں ڈوب دی گئی۔ پوچھا اوسے میں کیوں رہتا ہے؟ کہا اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی میراث ہے۔ پھر حضرت کعبؓ نے ﴿وَعُتِلَ نَحْنُ الْوَارِثِينَ﴾ اے خدا پھر اللہ تعالیٰ اپنے عدل و انصاف کو بیان فرما رہا ہے کہ وہ کسی کو ظلم سے ہلاک نہیں کرتا پہلے ان پر اپنی جنت قسم کرتا ہے اور ان کا نذر دور کرتا ہے رسولوں کو بھیج کر اپنا کلام ان تک پہنچاتا ہے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کی نبوت عام تھی آپ ﷺ ام القریٰ میں مبعوث ہوئے تھے اور تمام عرب و قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے جیسے فرمان ہے ﴿لِنُنْصِرَ نَفِ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا﴾ تاکہ تو مکہ والوں کو اور دوسرے شہر والوں کو ڈراوے۔ اور فرمایا ﴿فَلْيُلْهِمِ النَّاسَ شِئْنًا وَنَسُوا اللَّهَ﴾ کہہ دے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں (ﷺ) اور آیت میں ہے ﴿لَا تَذَرُوهُم مَّا وَفَّيْتُمْ مِنْهُمْ﴾ تاکہ اس قرآن سے میں تمہیں بھی ڈراؤں اور ہر اس شخص کو جس تک یہ قرآن پہنچے۔ اور آیت میں ہے ﴿وَمَنْ يَخْضِرْهُ مِنْ الْآخِزَابِ فَلْيَأْزِرْهُمْ﴾ اس قرآن کے ساتھ دنیا والوں میں سے جو بھی کفر کرے اس کے دھمے کی جگہ جہنم ہے۔ اور جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿إِنْ مِنْ قَوْمٍ لَّيْلَةٍ لَّا تَخْشَوْنَ فِيهَا اللَّهَ﴾ اے نبی تمام بستیوں کو ہم قیامت سے پہلے ہلاک کرنے والے ہیں یا سخت عذاب کرنے والے ہیں اے نبی خبر دی کہ قیامت کے پہلے دوسب بستیوں کو برباد کر دے گا۔ اور آیت میں ہے کہ ہم جب تک رسول نہ بھیجیں یہاں عذاب نہیں کرتے۔ پس حضور ﷺ کی بشارت عام کر دی اور تمام جہان کے لئے کر دی اور کہہ میں جو قوم دنیا کا مگر ہے آپ ﷺ کو مبعوث فرما کر ساری دنیا پر اپنی جنت قسم کر دی۔ بخاری و مسلم میں حضور ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ میں تمام سیاہ و سفید کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ اسی لئے نبوت و رسالت کو آپ ﷺ پر قسم کر دیا آپ ﷺ کے بعد سے قیامت تک نہ کوئی نبی آئے گا نہ رسول۔ کہا گیا ہے کہ مراد ﴿فَاقْمِ الْقُرَىٰ﴾ سے اصل اور بڑا قریہ ہے۔

وَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَّاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ  
وَأَبْقَىٰ أَفْلًا تَعْقِلُونَ ۖ أَفَمِنْ وَعْدِنَا وَعَدًا حَسَنًا فَهُوَ لَا قِيٰوُكُمْ مِّنْ مَّتَعِنَا  
مَتَّاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝

تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ صرف دنیا کی کامیابی اور اسی کی رونق ہے ہاں اللہ تعالیٰ کے پاس جو ہے وہ بہت سی بہتر اور دیر پا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کیا وہ شخص جس سے ہم نے قلم وعدہ و کیا ہے جسے وہ ملے گا وہ ہے جسے اس شخص سے جو کہتا ہے کہ ہم نے زندہ گاؤں دنیا کی کچھ جو بھی سی عظمت! سے وہی بھرا ہوا فرو و بھرا ہوا حاضر کیا ہے گا

دنیا غائی آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی عطا کرتے اس کی رونق کی عطا دالت اس کی ناپائیداری ہے بھائی اور









عَلَيْكُمْ التَّهَارُ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ لَمْ يَغِدِّرِ اللَّهُ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ  
تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَنْ رُشِمَتْهُ جَعَلَ لَكُمْ الْبَيْلَ وَالتَّهَارُ  
لِتَسْكُنُوا فِيهِ ۝ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ ۝ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

کہہ دے کہ: بخیر و سکون اگر اتنے نالی تم پر رات ہی رات قیامت تک برپا کر دے تو سوائے اللہ تعالیٰ کے کون سوا ہے جو تمہارے پاس  
دن کی روشنی لائے؟ کیا تم نے نہیں سوچا جو کہ یہ بھی تارہ کہ اگر اتنے نالی تم پر بھیج دیتا قیامت تک وہ دن ہی دن رکھے تو بھی سوائے اللہ  
تعالیٰ کے کوئی سیوا ہے جو تمہارے پاس رات لائے جس میں تم آرام حاصل کرو؟ کیا تم کو نہیں رہے؟ اسی نے تمہارے لئے اپنے  
فضل و کرم سے دن و رات سفر کر دینے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو، اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لئے کہ تم  
شکر یہ پورا کرو

یہ اسی کی نعمتیں ہیں: اللہ کا احسان و تحفو کہ بغیر نہاری و شبلی اور قیامت کے دن رات برابر آگے پیچھے رہے ہیں: اگر  
رات ہی رات رہے تو تم مجازاً چلاؤ تمہارے کام رک جائیں تم پر زندگی دیاں ہو جائے تو حلقہ چلاؤ کیا پاداش کسی کو نہ پاؤ جو تمہارے  
لئے دن نکال سکے کہ تم اس کی روشنی میں چلو چلو اور چلو چلو اپنے کام رک کر لو۔ انسانی تم میں بنا کر بے سار کر دیتے ہو۔ اسی  
طریقہ اگر تم پر دن ہی دن رکھے وہ رات آئے ہی نہیں تو بھی تمہاری زندگی بچاؤ جائے۔ دن کا نظام الٹ چلاؤ ہو جائے تو حلقہ چلاؤ  
حلقہ چلاؤ کوئی نہیں سمجھتا کہ رات ہو کہ وہ رات لائے جس میں تم راحت و آرام کر سکتے ہیں تم کہیں رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی  
نشانی اور میراثی کو دیکھتے ہی نہیں ہو۔ یہ بھی وہی کام میں ہے کہ اس نے دن رات دونوں پید کر دیے ہیں کہ رات کو  
جس میں سکون و آرام حاصل ہو اور دن کو تم کام کرنا قیامت و راحت سفر فصل کر سکو نہیں چاہئے کہ تم اس الگ جگہ اسی کا  
مخلوق کا شہرہ کر دو دن کو رات کو اس کی عبادتیں کر رات کے تصور کی تعالیٰ دن میں اور دن کے تصور کی تعالیٰ رات میں  
کرنا کر دینے لطف چیریں قدرت کے سونے ہیں اور اس لئے ہیں کہ تم طبیعت و صفت سے چلو اور رب کا شکر کرو۔

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۝ وَنَزَعْنَا مِنْ  
كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ۝ أَفَلَا تَهْتَفُونَ ۝ فَكَلَّمْنَا نَحْنُ إِلَهُ ۝ وَصَلَّ عَنْهُمْ  
مَا كَانُوا يَفْكَرُونَ ۝

جس دن انہیں پکار کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جنہیں تم میرے شریک مقرر کرتے تھے وہ کہاں ہیں اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لگ  
کر لیں گے اور فرما دیں گے کہ اپنی دلیلیں پیش کرو اس وقت جان نہیں لے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہر جگہ ہر جگہ گواہ لگائے تھے سب  
ان کے پاس سے گواہ لگائے گا

قیامت کے دن اللہ کے شریک نظر نہ آئیں گے: شہرہ کوئی کو دوسری دفعہ ذات دی جائے گی اور فرمایا جائے گا  
کہ دنیا میں جنہیں میرا شریک ٹھہرا دیا ہے وہ آج کہاں ہیں ہر امت میں سے ایک گواہ لگائی اس امت کا شہرہ ممتاز کر لیا جائے





کا؟ انہیں گھبراہٹ ہوئی اور گرامات حدیثیں اور آجاریں اور بھی بہت سی مروی ہیں جنہیں یہاں بیان کرنا باعث طول ہو گا۔ لاش کا قول ہے کہ قارون اسم اعظم جانتا تھا جسے پڑھ کر اس نے اپنی والدہ اری کی دعا کی تو اس قدر دولت مند ہو گیا۔ قارون سے اس جواب کے رد میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لٹو ہے کہ میں جس پر مہربان ہوتا ہوں اسے دوست نہ کرتا ہوں میں اس سے اپنے اس سے زیادہ دوست نہ کرتا ہوں اور آسودہ حال لوگوں کو میں نے تباہ کر دیا ہے تو یہ سمجھ لینا کہ والدہ اری میری محبت کی نشانی ہے محض غلو ہے جو میرا شر اور انہ کرے تکبر پر بناء ہے اس کا انجام بد ہوتا ہے۔ گناہگاروں کے کفر سے گناہ کی وجہ سے ان سے ان کے گناہوں کا سوال بھی مٹ ہوتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ مجھ میں فخریت ہے اس لئے اللہ کا یہ فضل مجھ پر ہوا ہے وہ جانتا ہے کہ میں اس والدہ اری کا اہل ہوں اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش نہ ہوتا تو مجھے اچھا آدمی نہ جانتا تو مجھے اپنی یہ نعمت بھی نہ دیتا۔

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لَيْلَتٌ  
لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْعِلْمَ وَيُذَكِّرُهُمُ اللَّهُ خَيْرٌ لِمَنَ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلْقِيهَا  
إِلَّا الضَّالُّونَ ۝

قارون پوری آرائش کے ساتھ اپنی قوم کے مجمع میں نکلا تو زمرہ کافی دیر کے متوالے کہنے لگے کاش کہ ہمیں بھی کسی طرح دولت جاتا رہ قارون کو دیا گیا ہے یہ تو ہماری قسمت کاو حتمی ہے اسی علم لوگ انہیں سمجھانے لگے کہ افسوس بہترین تو وہ ہے جو بطور ثواب انہیں ملے گی کہ اللہ پر ایمان لائیں اور مطابق سنت عمل کریں۔ یہ بات انہی کے دل میں ڈالی جاتی ہے جو مہر و بہار والے ہوں

سامان نقش اور قارون: قارون ایک ان نہایت قیمتی پوشاک پہن کر درق برق ہو کر زمرہ و سواری پر سوار ہو کر اپنے غلاموں کو آگے پیچھے پیش ہوا پوشاکیں پہنائے ہوئے لے کر بڑے فخر سے اترتا اور اکثر باتوں کا لڑا اس کا یہ فخر اور یہ زینت و تجل و کچھ کر دینا داروں کے من میں پانی بھر آ جا اور کہنے لگے کہ کاش ہمارے پاس بھی اس بھٹا ہوتا یہ تو بڑا خوش نصیب اور بڑی قسمت والا ہے۔ علماء کرام نے ان کی یہ بات سن کر انہیں اس خیال سے روکنا چاہا اور انہیں سمجھانے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ اپنے مومن اور نیک بندوں کے لئے اپنے ہاں تیار کر رکھا ہے وہ اس سے کروڑ بار زیادہ نفی و باریا اور عمدہ ہے ہمیں ان درجات کو حاصل کرنے کے لئے اس دور و زور زندگی کو صبر و ہمت سے گزارنا چاہئے جسے ساروں کا قصہ ہے۔ یہ مطلب بھی ہے کہ ایسے پاک گلے مہر کرنے والوں ہی کی زبان سے نکلنے میں جو دنیا کی محبت سے دور اور دار آخرت کی محبت میں چور ہوتے ہیں۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ یہ کام واعظین کا نہ ہو بلکہ ان کے کام کی اور ان کی تعریف میں یہ پچھا بھلا اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر ہو۔

فَخَسَفْنَا لَهُ وَهَّارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَكَانَهُ يَالِأَيْمُسُ يَقُولُونَ

وَيَكُنَّ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْ لَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ  
عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيَكَانَ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٤٨﴾

آخر میں نے اسے اس کے عمل سمیت زمین میں وضو پالو اور اللہ کے سوا کوئی طاقت اس کی مدد کے لئے چارہ نہ ہوئی نہ وہ خود اپنے بھائی  
والوں میں سے ہو سکا اور جو لوگ کل اس کے مرتبہ پر چلنے کی آرزو مندیاں کر رہے تھے وہ جان گئیں گے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ  
ہی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے روزی کشادہ کر دیتا ہے اور تنگ بھی اگر اللہ تعالیٰ ہم پر فضل نہ کرتا تو ہمیں بھی وضو نہ دیتا کیا  
دیکھتے نہیں ہو کہ ناشروں کو بھی کامیابی نہیں ہوتی

تکبر کی بجلی سزا ہے: اور قارون کی سرکشی بے ایمانی کا ذکر ہو چکا یہاں اس کے انجام کا بیان ہو رہا ہے۔ ایک حدیث  
میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا ایک شخص اپنا تہہ لٹکائے کفر سے چار با تھا کہ اسے زمین میں وضو دیا گیا جو قیامت تک وضو ہوا یا  
جائے گا (بخاری) احمد کی روایت میں ہے کہ دو چاروں میں اگر تا ہو لٹکا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو عجم دیا کہ اسے نکل جائے  
کتاب الخباہ میں ہے نو فل بن ماق کہتے ہیں کہ جرہان کی مسجد میں میں نے ایک نوجوان کو دیکھا المہاجر ماجریہ رجوئی کے نشہ  
میں چور گئے ہوئے بدن والا ہاتھ چھائیے رگہ روغن والا خوبصورت شکل میں لکھن میں بیٹا کر اس کے مہال و کمال کو دیکھنے لگا تو  
اس نے کہا کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا آپ کے حسن و مہال کا مشاہدہ کر رہا ہوں اور تعجب معلوم ہو رہا ہے۔ اس نے جواب دیا  
تو ہی کیا خود اللہ تعالیٰ کو بھی تعجب ہے۔ نو فل کہتے ہیں کہ اس کلمہ کے کہتے ہی وہ نکلے گا اور اس کا رنگ روپ اڑنے کا اور قد  
پست ہونے لگا یہاں تک کہ بقدر ایک ہاشت کہہ دیا جسے اس کا کوئی قریبی رشتہ دار آتش میں ڈال کر لے گیا۔ یہ بھی مذکور  
ہے کہ قارون کی بازگشت حضرت موسیٰ کی بددعا سے ہوئی تھی اور اس کے سبب میں بہت کچھ اختلاف ہے۔ ایک سبب تو یہ بیان  
کیا جاتا ہے کہ قارون ملعون نے ایک فاحش عورت کو بہت کچھ مال محتاج دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ میں اس وقت جب  
حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں کھڑے خطبہ دے رہے ہوں وہاں آئے اور آپ سے کہے کہ تو ہی ہے نا جس نے میرے ساتھ ایمان لایا  
کیا۔ اس عورت نے یہی کیا حضرت موسیٰ کو اپنے اٹنے اور اسی وقت نماز کی نیت پاندہ ہوئی اور کھٹ ۱۱۱ کر کے اس عورت کی  
طرف متوجہ ہوئے اور فرمائے گئے تھے اس اللہ کی قسم جس نے پانی میں سے راستہ دیا اور میری قوم کو فرعون کے مظالم سے نجات دی  
اور ابھی بہت سے اسمائے کے قہر کو پہنچا واقعہ ہے اسے بیان کر۔ یہ سکر اس عورت کا رنگ بدل گیا اور اس نے مجمع واقعہ سب  
کے سامنے بیان کر دیا اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کیا اور سچے دل سے توبہ کر لی حضرت موسیٰ پھر سجدے میں گر گئے اور چاروں کی  
سزا چاہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہی نازل ہوئی کہ میں نے زمین کو تیرے تابع کر دیا ہے۔ آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور زمین  
سے کہا کہ قوت اور اس کے عمل کو نکل لے۔ زمین نے یہی کیا۔ دوسرا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب قارون کی سواری اس  
عظمیٰ سے ٹھکی سفید چینی ٹیچر پر بیٹھ رہا پوٹاشک پہنے سوار تھا اس کے غلام بھی سب کے سب رنگینی لباسوں میں تھے۔ ادھر حضرت  
موسیٰ تقریر کر رہے تھے بنی اسرائیل کا مجمع تھا یہ سب وہاں سے نکلا تو سب کی نگاہیں اس پر اور اس کی دھوم دھام پر لگ گئیں۔  
حضرت موسیٰ نے اسے دیکھ کر یہاں نماز اس طرف سے لگے ہوئے ۱۱۱ اس نے کہا بات یہ ہے کہ ایک بات اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے  
رکھی ہے اور ایک فضیلت مجھے دے رکھی ہے اگر تمہارے پاس نبوت ہے تو میرے پاس یہ جاو ختم ہے اور اگر آپ کو میری  
فضیلت میں شک ہو تو میں تیار ہوں کہ آپ اور میں بیٹیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں دیکھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ کس کی دعا قبول فرما















# اللَّهُ يَاعْلَمُ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ۝

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو زہانی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن جب اللہ کی راسخوں کوئی مشکل ان پر پڑتی ہے تو انہوں نے کون کی ایذا دہی کہ اللہ تعالیٰ کے مذہب کی طرح جانچتے ہیں یا اگر اللہ کی مدد آجائے تو پکار اٹھتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہی ہیں۔ کیا دنیاویان کے دلوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالیٰ واقف نہیں ہے؟ جو لوگ ایمان لائے اللہ انہیں بھی جان کر رہے گا اور منافقوں کو بھی جان کر رہے گا۔

ایمان کا امتحان مشکل میں ہوتا ہے: ان منافقوں کا ذکر جو رہا ہے جو زہانی ایمانی دعویٰ کر لیتے ہیں لیکن جہاں چالیں کی طرف سے کوئی دھوکہ پہنچا ہے اسے رب کا مذہب سمجھ کر مہتمم ہو جاتے ہیں یہی معنی حضرت ابن عباسؓ "ولمیروئے کئے ہیں جیسے اور آیت میں ہے ﴿مِنَ النَّاسِ مَن يُعَلِّمُ اللَّهُ عَلَىٰ حَرْفٍ﴾ اے یعنی بعض لوگ ایک کلمہ سے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اگر راحت ملی تو مطمئن ہو گئے اور اگر مصیبت پہنچی تو منہ پھیر لیا کرتے۔ یہاں یہی بیان ہو رہا ہے کہ اگر حضور ﷺ کو کوئی نیرت ملی کوئی سختی تو پتہ چلے گا کہ ظاہر کرنے لگتے ہیں۔ جیسے اور آیت میں ہے ﴿الَّذِينَ يَقُولُونَ آمَنُوا وَلَٰكِن مَّا مَلَاحِظُهُمْ أَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ اور اگر کافروں کی بن آئی تو ان سے اپنی ساز باز دہانے لگتے ہیں کہ دیکھو ہم نے تمہارا ساتھ دیا اور تمہیں بچالیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت ممکن ہے کہ اللہ اپنے نیک بندوں کو بالکل ہی غائب کر دے یہ اپنی اس چمکی ہوئی رست پر صاف دھوم ہو جائیں۔ یہاں فرمایا یہ کیا بات ہے کہ انہیں اتنا بھی نہیں معلوم کہ اللہ عالم الغیب ہے جہاں زہانی بات جانتا ہے وہاں نفسی بات بھی اسے معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمایاں یا زبان پہنچان کر نیک و بد کو مومن و منافق کو ایک الگ کر دے گا جس کے یہ سارے نفع کے خواہاں نیکو ہو جائیں گے اور نفع نقصان میں ایمان نہ چھوڑنے والے ظاہر ہو جائیں گے۔ جیسے فرمایا ﴿وَلَيَسْلُوَنَكُمْ حَتَّىٰ تَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالضَّالِّينَ﴾ اے ہم تمہیں آزمائے گا کہ تمہیں یہاں تک کہ تم میں سے مجاہدین کو اور ضالین کو ہم دیکھنے کے سامنے ظاہر کر دیں اور تمہاری خبریں دیکھ بھال لیں۔ اللہ کے امتحان کا ذکر کر کے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو جس حالت پر دھمکے والا نہ تھا وہاں مذہب تک کہ نصیحت واجب کی تفسیر کر لے۔

# وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطِيئَتَكُمْ وَمَاهُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ شَيْءٌ ۖ إِنَّهُمْ لَكَذِبُونَ ۝ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ ۖ وَلَيَسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تمہاری راسخ اور تمہارے گناہ ہم اٹھائیں گے۔ جانتے وہاں کے کہہ دوں میں سے کچھ بھی نہیں اٹھائے گے یہ تو محض جھوٹے ہیں بات یہ اپنے بھروسوں کے اور اپنے بھروسوں کے ساتھ ہی اور جو بھی ہو۔ اور جو کچھ اٹھنا ہو وہاں کر رہے ہیں ان سب کی بات ان سے پڑے گی کی جانتے گی

اعمال اپنے اپنے ہی کام آئیں گے: کفار قریش مسلمانوں کو بہکانے کے لئے ان سے یہ بھی کہتے تھے کہ تم ہمارے مذہب

[illegible]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَى قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ  
الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٠﴾ فَأَنجَيْنَاهُ وَأَصْحَبَ السَّافِينَةَ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً

لِلْعَالَمِينَ ﴿٦﴾

ہم نے نوح کو کون کی قوم کی طرف بھیجا۔ وہ ان میں مائے ذمہ داری بن کر رہے۔ پھر تو انہیں چھوٹے بچے بن کر مارے گئے۔ ان کے گھر خالی ہو گئے۔

اس میں آنحضرت ﷺ کی قتل ہے تب ﷺ کو خبر دی جاتی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اتنی اسی حالت تکہ اپنی قوم کو گناہ کی طرف بلاتے رہے، دن رات پوشیدہ اور ظاہر ہر طرح سے اپنے اہل بیت علیہم السلام کے دین کی دعوت دیتی لیکن وہ اپنی



سرٹھی اور گمراہی میں ہی جتنے مکے بہت ہی کم ہو گئے آپ پر ایمان لانے کے آخر کار اللہ کا غضب علیہم بصورت عذوبت آیا اور انہیں جس جس گمراہی کے لئے جو کچھ فرما دیا آپ ﷺ اپنی قوم کی اس تکذیب کو بیان کیا نہ کریں آپ اپنے دل کو گنہگار نہ کریں۔ چاہت و عطالت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جن لوگوں کا جہنم میں جانا ہے وہ چکا ہے انہیں تو کوئی بھی وجہ نہیں دے سکتا تمام کتابیاں گو کہ ہیں لیکن انہیں ایمان غیب نہیں ملا۔ بلاغ جیسے قول کو کجالت کی اور قوم ذوق غمی کی طرح خیریں طلب کیا کرتے ہیں اور آپ کے حق تعالیٰ بہت ہوں گے۔ ان میں سے کون کون ہے کہ چالیس سال کی عمر میں نوح علیہ السلام کو نبوت دی اور نبوت کے بعد سارے نو سو سال تک آپ نے اپنی قوم کو توحید کی طرف توجہ کی اور دین کی بے بدی بھی حضرت نوح علیہ السلام۔ نو سال تک زندہ رہے یہاں تک کہ عازم کی نسل ختم ہو گئی اور دین میں یہ کلمت نقرہ کرنے لگے۔ قادی فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کل سارے نو سو سال کی تھی تین سو سال تک آپ کے بعد رحمت ان میں گزرے۔ تین سو سال تک اللہ کی طرف اپنی قوم کو بلا رہے اور سارے حق سو سال بعد طوفان کے زندہ رہے۔ انہیں یہ قول غریب ہے اور دین کے ذخیرہ ہی اللہ تعالیٰ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ سارے نو سو سال تک اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی طرف بلاتے رہے۔ جن میں اپنی شان کہتے ہیں کہ جب آپ علیہ السلام کی عمر سارے تین سو سال کی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ کی کوئی آپ علیہ السلام کو آئی اس کے بعد سارے نو سو سال تک آپ لوگوں کو کلمہ نہ بچھاتے تھے اس کے بعد پھر سارے تین سو سال کی اور عمر پائی۔ انہیں یہ بھی غریب قول ہے۔ زیادہ ٹیک حضرت ابن عباسؓ کا قول نقرہ ہوتا ہے "اللہ اعلم" ابن عباسؓ نے کہا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اپنی قوم میں کلمت تکبیر کہتے رہے اور انہوں نے سارے نو سو سال آپ نے فرمایا پھر سے لوگوں کے اسلاف ان کی عمریں اور علمیں آج تک حق تعالیٰ ہی پائی تھیں۔ جب قوم نوح علیہ السلام پر غضب الہی نازل ہوا تو آپ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے ہی کو اور ایمان والوں کو جو آپ کے ساتھ آپ کے ہم سے طوفان سے پہلے کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ بچایا۔ سوار ہو دیں اس کی پوری تکمیل گزر چکی ہے اس لئے ہم یہاں دہر دہر نہیں کرتے۔ ہم نے اس کشتی کو آپ کے لئے ایک کمان تربت دیا۔ باوجود اس کشتی کو جسے کہ حضرت نوحؑ کا قول ہے کہ اہل عامہ کہہ دے دینی ہے نہ چھوئی یا یہ کہ اس کشتی کو کچھ کر پھر پانی کے سفر سے بچے جو کشتیوں و قوموں سے بچا لیکن ان کو کہ انہوں کچھ نہ کہہ کر اللہ تعالیٰ بچا ہے۔ جیسے فرماتا ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمُ الْجَنَّاتِ﴾۔ ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمُ الْجَنَّاتِ﴾۔ ان کی نسل کو ہماری ہوئی کشتی میں بچا لیا اور ہم نے حق کے لئے اور بھی اس جہی سوار ہاں باقی رہے۔ سورہ انفاس میں فرمایا جب پانی کا طوفان آیا تو ہم نے انہیں کشتی میں سوار کر لیا اور اسی واقعہ کو تمہارے لئے ایک پار گار دیا تاکہ جن کا فوٹو لکھا تھا ان سے باز رکھے کی طاقت دی ہے دیوار رکھے۔ یہاں شخص سے جس کی طرف چڑھا کر کہا ہے ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمُ الْجَنَّاتِ﴾۔ ان آیت میں کو آسمان دیا کہ ستاروں کا باعث رحمت آسمان ہاں ان فرما کر ان کی قومیت کا شیعہ ہونے کے لئے۔ ہم ہاں بیان فرمایا۔ اور آیت میں انسان کا منی سے پیدا ہوا ذکر کر کے فرمایا پھر ہم نے اسے نیچے کی شکل میں قرار دیا جس کو چاہا یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آیت میں ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمُ الْجَنَّاتِ﴾ کی تفسیر کا مراد عزت اور حرا کو کیا جائے اللہ اعلم۔ یہی وہ خلیفہ رہے کہ تفسیر ان شیخ کے بعض نسخوں میں شروع تفسیر میں کچھ عبارت زیادہ ہے جو بعض نسخوں میں نہیں۔ وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ سے یہ اسلام کا سارے نو سو سال تک کا دیا چاہا ایمان نہ اور ان کی قوم کو ان کی قومیت کے ساتھ آزاد چھوڑ کر ان کی تکذیب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں فرق کر دیا۔ پھر اس کے بعد جانا۔ پھر قوم اور اہل بیت علیہم السلام کی کائنات کا ذکر کیا کہ انہوں نے بھی طاقت و مہارت نہ کی پھر وہ علیہ السلام کی آزمائش کا ذکر کر کے اور ان کی قوم کا ذکر کیا فرمایا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کی طاقت و مہارت نہ کی پھر وہ علیہ السلام کی آزمائش کا ذکر کر کے اور ان کی قوم کا ذکر کیا فرمایا۔ پھر حضرت شعیب علیہ السلام کی







اپنی قوم سے فرمایا کہ جن جنوی کو تم نے میوا بخار کھا ہے یہ تمہارا لیلہ اور نفاق دنیا تکہ ہی ہے ﴿مُحَمَّدًا﴾ زہر کے ساتھ  
 مخلوق ہے۔ ایک قوت میں عیش کے ساتھ بھی ہے یعنی تمہاری یہ بت پرستی تمہارے لئے خودی کی بہت حاصل کر دیت  
 لیکن قیامت کے دن معاملہ برعکس ہو جائے گا اور بت کی جگہ قوت و اعتقاد کے لئے خلاف ہو جائے گا۔ ایک اور حدیث  
 بخلاصہ ایک دوسرے پر الزام رکھتے ہیں ایک دوسرے پر لعنت بھیجے کہ ہر گز وہ دوسرے کو روہ پر پکارا برحق ہے۔ جب  
 دوست دشمن بن جائیں گے ہاں پر پیکر مار پک کر آئے گی ایک دوسرے کے غیر خواہدار دوست رہیں گے۔ کفار جب کے جب  
 میدان قیامت کے دن فخر کریں کہ تمہارا خاتمہ میں جائیں گے۔ کوئی اتنا بھی نہ ہو گا کہ ان کی کسی طرف کی دکر نہ  
 حدیث میں ہے کہ تمام ایسے چھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایک میدان میں جمع کرے گا۔ کون جان سکتا ہے کہ دونوں سمت میں سے کس  
 طرف جعفر سے پہلے رہے گا اللہ تعالیٰ جو معصیت علیؑ کی پیروی میں جو نبیؐ کو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے زیادہ مقرر ہے۔  
 ہر ایک عداوتی غرض سے تھے وہ آواز ہے کہ اسے سو دھوا تو حیدر دے اپنا سر اٹھائے۔ پھر یہی آواز کانے کا پھر ہر پارہی  
 پکارے گا اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تمہاری تمام غرضوں سے اور گزرا فرمایا اب لوگ غرض ہوں نہ اور انہی کی آچاکیوں پر  
 لیکن دین کا سلاہ کرنے لگیں گے تو اللہ وعدہ و شریعت کی طرف سے آواز دی جائے گی کہ اسے اللہ تعالیٰ تمہیں میں ایک  
 سر سے کھینچ کر اور تمہیں اللہ تعالیٰ پر دے گا

**فَأَمِّنْ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝**

حضرت لوطؑ اور حضرت لوطؑ کے لئے کہ تمہارے وہاں کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں۔ وہ اپنی قوم سے اور حکیم ہے۔ ہم  
 نے ان کے لئے اسحاق و یعقوب عطا فرمائے ہوتے اور کتاب ان کی دلائی اور ان کے ذریعہ میں بھی اسے نوبت دیا اور قوت میں  
 تو اس میں ان کو بھی عطا ہے

حضرت لوطؑ اور حضرت لوطؑ کا کہنا ہے کہ حضرت لوطؑ علیہ السلام حضرت لوطؑ علیہ السلام کے چچے تھے وہاں  
 بدوین کی آواز آپ کی ماری قوم سے تھی تو حضرت لوطؑ علیہ السلام نے انھیں اور انھیں حضرت لوطؑ علیہ السلام کے چچے کی ذاتی  
 نصیحت کیا کہ روایت میں ہے کہ آپ کی بیوی صاحبہ تو اس عالم پر شاہوئے بنے چاہیوں نے زوجہ اپنے پاس لیا تو حضرت  
 لوطؑ علیہ السلام نے کہا کہ وہ مجھ میں سے بہتر ہے۔ بھائی بھی کا بھائی ہے تم بھی ہیں کہ نہ اس وقت رہا میرے اور  
 تمہارے ساتھ کوئی سوچ نہیں ہے۔ تو ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ کوئی ہماری بیوی کا صاحب حاکم ہو نہیں۔ حضرت لوطؑ  
 علیہ السلام آپ پر ایمان لائے تھے مگر وہی وقت بہت کر کے شام بنے تھے پھر اہل مدینہ کی طرف سے ان کے گھر آئے تھے  
 جیسا کہ بیان فرمادہ آئے گا۔ ہجرت کا ارادہ تو حضرت لوطؑ علیہ السلام نے ظاہر فرمایا کہ کہ میرے کام میں تو میری بیوی یا  
 حضرت لوطؑ علیہ السلام نے پیسے کہ وہی عورت اور شہا کہ کہاں ہے۔ تو تو حضرت لوطؑ علیہ السلام کے ایمان کے لئے بعد  
 آپ نے اپنی قوم سے دست برداری کر لی اور اپنا ارادہ ظاہر کیا کہ اور کسی جگہ جانا شاید وہاں والے اللہ والے بن جائیں۔ حالت  
 اللہ تعالیٰ کی اس کے سوال اور مومنوں کی ہے۔ حضرت لوطؑ علیہ السلام اللہ کی ہے۔ قادیان فرات میں آپ





وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرَاهِيمَ بِالْبُشْرَىٰ قَالُوا إِنَّمَا مَهْدِيكُمْ وَأَهْلٌ هٰذِهِ الْقَرْيَةُ  
إِن أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ۖ قَالَ إِن فِيهَا لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ  
فِيهَا لَنُجَذِّبَنَّ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ۖ وَلَمَّا أُن  
جِيَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا لَا تَخَفْ وَلَا  
تَحْزَنْ إِنَّا مُنْقِذُونَ وَأَهْلَكَ إِلَّا امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ إِنَّا مُنْزِلُونَ  
عَلَىٰ أَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۖ وَلَقَدْ شَرَكْنَا  
مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝



لے گاؤں اور رنجیدہ ہو گا۔ لیکن فرشتوں نے اس کی یہ خبر بہت دور کر دی کہ آپ گھبراہٹے نہیں۔ رنجیدہ نہ ہونے بہت  
 رہنے کے نتیجے میں فرشتے ہیں انھیں ذات کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپ اور آپ کا خاندان جو آپ کی اہلیہ کے قتل ہو گئے  
 باقی ان سب پر آجانی غائب آئے گا۔ انہیں ان کی یہ کاری کا نتیجہ دکھایا جائے گا۔ پھر حضرت پیر علیہ السلام نے انکی ہمتیا  
 کو زمین سے اٹھا لیا۔ آسمان تک لے گئے اور وہیں سے اللہ کی پھر ان پر ان کے نام کے نشان دار پھر برساتے گئے اور جس مذہب  
 انھیں کو اور جو سمجھ رہے تھے وہ قریب ہی نکل پڑا۔ ان کی ہمتیوں کی جگہ ایک کڑواہ گندہ ہو، جو دودھ پانی کی پھیل رہی تھی۔ یہ  
 لوگوں کے لئے عبرت حاصل کرنے کا ذریعہ بنے اور عقل سے لوگ اس کا پوری نشان کو دیکھ کر ان کی بری طرہ کی مذمت کر  
 یا کر کے اللہ تعالیٰ کی بڑائیوں پر دلیری نہ کریں۔ عرب کے عربوں نے ان کی ہمتیا کے پتے نظر فرما

وَالَّذِينَ آمَنُوا شَعِيبًا ۖ فَقَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ ۖ وَارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ ۖ وَلَا  
 تَعْبُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۚ فَكَذَّبُوهُ فَخُذْهُمْ إِلَى الرَّجْفَةِ ۖ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ

جُثَيَيْنَ ۝

یہ ان کی طرف سے ان کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو تو اس کے دین کی توحید  
 رکھو۔ اور زمین میں فساد نہ کرنے بلکہ ان کے بھائی شعیب نے ان کے لئے پکارا اور وہ ان کو اس میں پیچھے رہ کر  
 رہ گئے۔

اللہ تعالیٰ کے بندے اور ان کے بچے اور اس کے شعیب علیہ السلام نے دین میں اپنی قوم کو رہا کیا۔ انھیں اللہ وحدہ لا شریک  
 کی عبادت کا حکم دیا۔ انھیں اللہ تعالیٰ کے مذہبوں سے اور اس کی سوا اس سے اولیاء انھیں تو مسرت کے ہونے کا یقین دلا کہ فرما  
 کہ اے ان کے لئے کچھ بنایاں کرو! اس دن انھیں ان کو کھولوں پر ظلم زیادتی نہ کرے۔ اللہ کی زمین میں فساد نہ کرو اور ان  
 سے الگ نہ رہو۔ ان میں ایک جیب ہے جیسا کہ سب قول میں کی کرتے تھے تو لوگوں کے حق بات سے ڈانٹتے تھے۔ راستے بند  
 کر دیتے تھے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے کلمہ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے دل کی بیعتوں پر کان نہ دیا بلکہ  
 انہیں سمجھا کہ اس کا نام ان پر مذہب ان کی ہر پڑا۔ ختم ہو چکا ہے اور ساتھ ہی ان کی حق بات اور ان کی کراہی اور ان کے  
 پرہیز کرنا ان کی کلمی سب کا جیچہ نہ کیا۔ ان کا جیچہ اور اطراف اور سورہ شمع اور ان کے لئے رکاب ہے۔

وَعَادًا وَثَمُودًا وَقَدْ يُنَبِّئُكُمْ مِنْ مَسَكِينِهِمْ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ  
 فَصَدَّاهُمْ عَنِ السَّبِيلِ ۖ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ۝ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ ۖ وَلَقَدْ  
 جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ فَأَسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا سَاقِيقِينَ ۝ فَكَلَّمْنَا  
 أَخْنَثًا بَنِي إِسْرَءِيلَ ۖ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۖ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ





اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی قدرت کا بیان ہو رہا ہے کہ وہی جانور کا دورہ نہ سمجھوں گا خالق ہے۔ اس نے انہیں قبل قیامت سے خود پر پالو، پکار نہیں دیا بلکہ اس نے سر پہ لائون کو بسا کے پھران کی ٹکیاں دیوں ایسے اور قیامت کے دن ان کے اعمال سے ملائی انہیں جزا دے۔ بروں کو ان کی بد اعمالیوں پر سزا اور نیوں کو ان کی نیکیوں پر جزا دے گا۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

















اسے یہ سزا عائد ہو چکی تھی کہ وہ اپنے ہم عمر کی بی عبادت کرتے ہوئے ہر جا نہایت کاڑھ کھینچے گا۔ اسے تمام سبب بدیہی کی طرف لوٹنے  
 چاہئے۔ جو لوگ انہیں لائے اور ایک کام نہ لیں سمجھنا چاہئے کہ ان کے اداغوش میں جگہیں نہ لگنے کے لیے پیشے ہیں۔ یہ ہیں جو ۱۰۰ پیشے  
 ہیں گے۔ اگر کم تر دلوں کا کھائی چھاوے ہے۔ یہ ان کے لیے میرا کیا اور اپنے رب تعالیٰ پر ہر دور رکھتے ہیں۔ بہت سے جاؤں ہیں جو ان کی اداغوش میں  
 بہت سے ہیں سب کو اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہے۔ وہ اداغوش میں نہ لگتا ہے۔

موت قریب ہے آخرت کی تیاری کرو: اللہ جل جلالہ تعالیٰ اس آیت میں ایمان والوں کو ہجرت کا حکم دیتا ہے کہ جہاں وہ دین و اخلاق  
 رکھ سکتے ہوں وہاں سے اس جگہ چلے جائیں جہاں ان کے دین میں انہیں آدھری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت کثرت ہے جہاں وہ ایمان لے  
 کے اللہ تعالیٰ کی عبادت و توحید عطا لیں وہاں چلے جائیں۔ منہ اللہ میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تمام مشرکات تعالیٰ کی مشرکین  
 اور ان کے والدین تعالیٰ کے تمام ہیں جہاں آدھری ہو جائیں گے ان میں تمام قوم نہ چلی جائے جب تک کہ ان کی ہمت نہ ہو کہ وہ ہجرت کر  
 کے جیسے چلے گئے کسی کسان و ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم کر سکیں۔ وہ ان کے کھد اور جہاد کا کام نہ لگائی ہے ان کی پوری توجہ  
 نصرت کی اور وہاں وہ بہت عزت اور نفی سے رہے ہیں۔ پھر ان کے بعد ہجرت کرے۔ باقی اور وہاں ہے اور خود حضرت ﷺ نے دین و امور  
 کی طرف ہجرت کی۔ وہاں بعد فرما تا ہے کہ تم میں سے جو ایک مرتے اور میرے سامنے حاضر ہوں وہاں ہے۔ تم خود کو نہیں ہجرت کرنے کے لیے  
 سے نجات نہیں پا سکتے۔ پھر ہمیں ان کی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے میں اور اس کے اسی دے میں وہاں چلے جائے کہ ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان  
 چاہے ان میں نہ ہجرت کرے۔ ایمان اور ایک اعمال و ان کے ساتھ تعالیٰ جنت میں ان کی بلند و بالا سطروں میں پہنچا جائے۔ جس کے لیے چلے جائے جس کی تہمید بہت  
 ہے انہیں حد نہ لگائی۔ ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 گئے نہ وہاں سے نکالے جائیں نہ وہاں سے جائیں نہ وہاں سے تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 ہیں۔ جنہوں نے اپنے لیے چلے گئے ہیں یہ میرا کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہجرت کرے ان کے تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 ہجرت کرے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 جنت میں ایسے بالا خانے ہیں جس کا ظاہر و ظہن سے نہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کے لیے عطا ہے۔ جو کہ انہیں ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 رہنے کے لیے عطا ہے انہیں ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 کل حوالہ میں دینی ہوں یا دینی۔ پھر فرما کہ وہ ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 ہوا ہے وہاں وہاں کہ وہاں ہجرت کرے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 کہ بہت سے جو وہاں ہجرت کرے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 تعالیٰ کے ان کی روزی ان میں پروا رکھ انہیں ان کے روزی پکاؤں ہے۔ تمہارا روزی بھی اسی ہے۔ وہ ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 نہیں بھول۔ خود نہیں کو ان کے سوا ان میں پروا نہ ہو۔ ان ان و زمین کی علامتیں پھیلے کو ان میں وہی روزی پکاؤں ہے۔ یہ میرے لیے یا خود میرے  
 و انہیں ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 جگہ کو ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 دین کے عطا ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 کھانے کو ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 معلوم ہوئی ہیں ان کے لیے کہ وہ ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے  
 کہ ان کے ساتھ تعالیٰ نے ہمیں ہجرت کرے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے ان کی تہمید بہت ہے







تفسير سورة روم مكية

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْعَمَّ غَلَبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۖ

فِي بَعْضِ سِنِينَ هَٰلِكَ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَفْقَهُ الْمُؤْمِنُونَ

يَنْصُرُ اللَّهُ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ وَعَدَ اللَّهُ لَا تُخْلِفُ اللَّهُ

وَعَدَهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿١٠٠﴾ يَعْلَمُونَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

وَهُمْ عَنِ الْآخِرَةِ هُمْ غَفِلُونَ ﴿٥﴾

[illegible]

دوای تعجب نہ کہ تین روزہ میں ایک کی زندگی بچ رہی ہو۔ یہ تو یہاں تک کہ اس سے پہلے اس نے  
 بھی کبھی ایسا نہ کیا ہو۔ یہ تو یہاں تک کہ اس نے کبھی ایسا نہ کیا ہو۔ یہ تو یہاں تک کہ اس نے کبھی ایسا نہ کیا ہو۔

دروئی غالب آئیں گے ایک عظیم پشیمانی گولی۔ یہ تیس اسی وقت اڑی کہ جب کہ تیار شدہ کانیں بلا غلام اور بڑے۔ آس اس کے شرواں پر غالب آئی اور ایک روز قبل شب آتو غلطی میں محصور ہو گیا۔ ماقول غلاموں، ناظر ہانس پلا اور چرخ کی فتح ہوئی۔ مسلسل جلائے آگم آئے۔ مسند احمد میں حضرت بن جوفی سے اسی آیت کے بارے میں مروی ہے کہ وہ یوں غلطی پر قناعت ہوئی اور شرم نہیں لے گا یہ کہتے ہوئے تیار ہو گیا۔ اس لئے، بچے، بیٹ پرست تھے، بیٹے ہی اسی نام بھی اس سے ملے جیسے تھے وہ دوسرے نول کی پابست تھی اور وہی غالب آئیں اس لئے، انہماک، عمل کر رہے تھے۔ حضرت ابو عمر صدیق نے جب یہ سنا، اس میں اللہ جلالت آباد آپ ﷺ نے فرما دی کہ مگر یہ بھر غالب آجائیں گے۔ صدیق اکبر نے شرم میں، یہ چرخ پھانسی تو انہوں نے اب آدھ کر ڈال دیا اور اسے حضرت عمر فاروق کو لکھا کہ اسی اس وقت میں غالب آئیں گے تو انہیں انکا تھانہ نہ دے کر انہیں انکا تھانہ نہ دے، بچے، سر کی مدت حضرت بنو کی آدھ مدت ہوئی اور وہی غالب آئے تو حضرت بنو کہتے تھے کہ حضرت بنو ﷺ میں پھر بیٹ پلائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس سال کی مدت نہیں مقرر کی، یہی بنو بنو، آئیں گے اس لئے انہوں نے مدت کے لئے حکم کا قطع \* استعمال کیا ہے وہی۔ مگر اعلان کیا جاتا ہے۔ نہ تو کسی ہوا کی کہیں سال سے اندر نہ وہی بھر غالب آئے۔

وہ ترمکھا نے اس حدیث کو خوب غائب کیا۔ حضرت سفیان نے کہا کہ میں یہ جانتا تھا کہ تم نے مجھے غائب کیا ہے۔





تھکا کر میرا یہ خدا ہے ہی اپنے اس بھائی کو گل تر کے اس کا سر میرے پاس بھیج کر کہ۔ شہر باز نے جواب لکھا کہ اب ہمارا وہ قہر اتنی جلدی نہ کر۔  
فرخان جیسا ہمارا شیر اور زور ات کے ساتھ دشمنوں نے نہیں بھیجے تھے بھائی کو تم نے پائے۔ ہار شاہ نے بد جواب لکھا ان سے بہت زیادہ ہمت  
اور شیراز پیلوان میرے ساتھ ہیں ایک سے زیادہ ہیں جو اب میں تم اس کا تم نہ کرو اور میرے حکم کی فوراً تعمیل کرو۔ شہر باز نے پھر اس کا جواب بھیج  
اور وہ روٹا دھو کر کہی کہ کھانا اس پر پادشاہ تم کو بلا کر لایا اس نے اعلان کر دیا کہ شہر باز نے اس سے میری سزا دی ہے لیکن اب اس کی جگہ اس نے  
بھائی فرخان کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا اب اسی مضمون کا ایک خط لکھ کر وہ صدمہ کے گمراہ شہر باز کو بھیج دیا کہ تم نے اس سے سزا دی اور تم اپنا عہدہ  
فرخان کو دے دو۔ ساتھ ہی قصہ کو ایک کاغذ اور دیکھو کہ شہر باز جب اپنے عہدے سے اتر جائے اور فرخان اس عہدے پر آجائے تو فرمائے  
میرا یہ فرمان ہے۔ اب قاصد جب وہیں پہنچے تو شہر باز نے خط چاہتے ہی کہا کہ مجھے ہاتھ لگاؤ قطع حکم ہے۔ میں اس طرح ہی عہدہ اور فرخان دے دوں۔  
سوں۔ چنانچہ وہ قاصد سے ملا اور فرخان کو کہنے سے باز آیا۔ فرخان جب قاصد پہنچے تو انھوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی تو قاصد نے وہ  
دوسرا خط فرخان نے سامنے پیش کیا جس میں شہر باز نے قتل کا اور اس کا سر رو دیا۔ لکھا میں بھیجے گا فرخان تم نے اسے جہدہ شہر باز کو دیا  
اور اس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ شہر باز نے یہ جلدی نہ کر مجھے وجہ تو لکھ پڑے اس نے اسے حضور کر دیا تو شہر باز نے اچانک فرمایا  
اور اس میں سے وہ کاغذات جو شاہ کمری نے فرخان کے قتل کے لئے لکھے تھے وہ اب میرے لئے اور فرخان کے سامنے پیش کرو اور کہا کہ میرے  
سوال جواب میرے اور پادشاہ کے درمیان میں ہے۔ میں جو کہنے میں نے اپنی قسم لی ہے کہ میں اب اس کا سر رو دے دوں تو قاصد نے جواب دیا  
میرے قتل پر آؤ۔ دو تین دنوں کے بعد۔ اب فرخان کی۔ تمہیں قتل نہیں ہوا اور قاصد سے میرے بھائی فرخان کے لئے جواب دیا کہ  
ماں تک میں بنایا۔ شہر باز نے اس وقت شہر باز کے پاس لکھا کہ مجھے تم سے خط ملاقات کرتی ہے۔ وہ ایک ساری سیر میں مشغول رہا۔ اس نے اس سے  
ذکر کی کہ صدمہ کی سرفرازی۔ آپ کو کھانا کھاؤں نہ لکھا میں اب میں آپ سے ملنے سے اس کو چھٹی کر دوں گا۔ پچاس آدمی اپنے ساتھ  
لے کر خود آجائے اور ہمیں ہی میرے ساتھ ہوں گے۔

قیصر کو جب یہ پیغام پہنچا تو اس سے ملاقات کے لئے چل چلا۔ لیکن احتیاطاً اپنے ساتھ پانچ سو سوار لے لئے اور آئے۔ آئے  
جا سوس کو بھیج دیا کہ ان کو کئی تہذیب سوار کوئی خبر ہو تو قتل جائے۔ جا سوس نے آ کر فرخان کو کوئی بات نہیں ہے شہر باز نے کہا اپنے ساتھ صرف  
پچاس سواروں کے لئے لکھا ہے اس کے ساتھ کوئی خبر نہیں ہے۔ چنانچہ قیصر نے بھی مضمون کو لکھا اپنے سواروں کو دیا اور اپنے ساتھ صرف پچاس آدمی  
رکھ لئے۔ جو جگہ قاصد کی مقرر ہوئی تھی وہاں پہنچ گئے۔ وہاں ایک رشتہ دار فرخان میں جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ۔ پچاس آدمی الگ مجھ سے  
گئے۔ انہوں وہیں بے اختیار بیٹھے صرف میری خبریں ہی میں کہہ دو ان کی طرف سے یہاں پر یہاں ساتھ قاصد میں بھیج کر شہر باز نے کہا کہ اس سے  
روم بات ہے کہ قاصد کے حکم کو میں نے کرنے سے انکار کیا اور قاصد نے اپنے والے ہمہ دونوں بھائی میں ہم نے اپنی جان بچا لی ہے۔  
مخاطبت سے یہ حکم اپنے قبضہ میں کر لیا ہے۔ لیکن یہ بہت ادا دہشت کمری میں سے عہدہ نہ رہا ہے اور اس کا خاتمہ میں بنایا ہے۔ مجھے اس نے میرے  
جوانی کو قتل کر دینے کا فرمان بھیجا ہے۔ فرخان کو لکھا اس نے چاہی کہ اس سے میرے بھائی کو میرے قتل کا حکم بھیجا ہے اس نے ہم دونوں نے اب  
طرے کر لیا ہے کہ ہم آپ کے لشکر میں آجائیں اور کمری کے لشکروں سے آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں۔ قیصر نے یہ بات بانی خوشی سے منظور کر لی۔ پھر  
ان دونوں میں اب میں اسٹیشن کو یوں سے باتیں ہوئیں کہ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ دونوں بھائی قتل کر دیئے جائیں اور یہ ہمارے پادشاہ کی وجہ  
سے قتل جائے۔ کیا کہ جس دور کے سوا میرے۔ ان میں کوئی بات چینی تو وہ بھیجی جاتی ہے۔ انہوں اس پر اتفاق کرنے سے دیکھے۔  
ایک نے اپنی چھری سے اپنے زہن کا کھنڈہ نکالا۔ اب یہ اللہ تعالیٰ نے کمری کو ہلاک کیا اور یہ کہ اس کی خبر رسالہ اللہ تعالیٰ نوش۔  
اسکاب رسول ﷺ اس سے بہت خوش ہوا۔ یہ بات خوب ہے اور پھر خبر ہے۔ اب آئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق ہے۔ حرفت و عہدہ  
سواروں کے شروع میں جاتے ہیں ان کی بحث تو ہم نہ کر چکے ہیں۔ سوار و قہر کی خبر کا شروع کر دیا۔ وہی اب کے سب مضمون میں قتل ہیں۔



























يَقْنَطُونَ ﴿١٠﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١﴾

لوگوں کو جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب تعالیٰ کی طرف ہر طرف نظر کرتے ہیں ہر جانب دیکھنے کی طرف سے ہمت کا اظہار کرتے ہیں تو ان میں کی ایک جماعت اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ شریک کر لیتی ہے۔ تاکہ وہ اس چیز کی ہفتاری کریں جو ہم نے ان ہی سے پہلے انجام دیا تھا اور اظہار الہی الہی ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم نے ان کو کوئی دلیل نازل کی ہے جو اسے جان کر لے لے یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر رہے ہیں۔ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مدد پہنچاتے ہیں تو وہ خوب خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے کوئی زحمت پہنچے تو ایک دم وہ محض ہادیہ ہو جاتے ہیں۔ کیا انہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے کثرت و باری دیتا ہے اور کھٹ بھی۔ اس میں بھی ان لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں انکار کیاں ہیں۔

انسان کی عجیب حالت ہے: اللہ تعالیٰ لوگوں کی حالت جان فرما رہا ہے کہ دکھ اور مصیبت و تکلیف کے وقت تو وہ اللہ جل و خدہ لا شرک لہ کے کو بڑی عاجزی و ذاری اٹھاتا تو جب اور پوری دوسری کے ساتھ لڑتے ہیں اور جب اس کی باتیں ان پر برستے لگتی ہیں تو یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کر لیتے ہیں چنانچہ کھڑوہا کے میں اہم بعض تو کہتے ہیں لام ماعت ہے اور بعض کہتے ہیں لام تعلیل ہے۔ لیکن اس کا کام تعلیل ہونا اس وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ مقرر کیا ہے کہ تم ابھی معلوم کرو گے۔ بعض بزرگوں کا فرمان ہے کہ کوئی یا سہمی اگر کسی کو مارے دھمکائے تو وہ کانپ اٹھتا ہے۔ جب سے کہ اس کے دھمکائے سے ہم و ہمت میں نہ آئیں جس کے قہقے میں ہر چیز ہے اور جس کا صرف یہ کہہ رہا ہے کہ اس کے لئے کافی ہے کہ ہو جائے پھر شریک نہ کاٹھل ہے دلیل ہونا یہاں فرمایا جا رہا ہے کہ ہم نے ان کے شریک کو کوئی دلیل نہیں اٹھائی۔ پھر انسان کی ایک بیوقوفانہ غلطی یہ کہ سوائے چند امتوں کے ہر مومنانہ حالت یہ ہے کہ ہاتھوں کے وقت پھل جاتے ہیں اور غنیمتوں کے وقت مایوس ہو جاتے ہیں گویا اب کوئی بہتری ہی ملے گی نہیں۔ ہاں مومن غنیمتوں میں صبر اور نریاں میں نیکیاں کرتے ہیں۔ صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر تجب ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ اسے راحت پر ملے کہ تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور مصیبت پر صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کیلئے بہتر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی تصرف اور مالک ہے۔ وہ اپنی نعمت کے مطابق جہان رچائے ہوئے ہے کسی کو کم دیتا ہے کسی کو بڑا دیتا ہے۔ کوئی کچی ترقی میں ہے کوئی و ہمت اور فراخی میں۔ اس میں مومنوں کے لئے نشان ہیں۔

فَإِنَّ ذَٰلَ الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٢﴾ وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبَّالَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٣﴾

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُعِيدُكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ هَلْ مِنْ شَرِكٍ لَّكُمْ مَّنْ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۚ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿١٤﴾

قرابت اور مسکین کو ساقیہ اور ایک کس کا حق ہے۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے جو اللہ تعالیٰ کا مدد لینا چاہتے ہیں اور کسی کی قربت نہات پائے والے ہیں۔ تم پر





جائیں۔ زمین میں چل پھر کر دیکھو تو سب کی کالگوں کا اچھا نمونہ دیکھیں جس میں اکثر لوگ مشرک تھے۔

انسان کے گناہوں کا نتیجہ: ممکن ہے کہ بعض فطری سے مراد میدان اور جنگل ہوں اور بحر یعنی تری سے مراد شہر اور دیہات ہوں۔ وہ نہ ظاہر ہے کہ یہ کہتے ہیں فطری کو اور بحر کہتے ہیں تری کو۔ فطری کے فساد سے مراد پاش کا نہ ہونا میدان کا نہ ہونا نقطہ سالیوں کا آنا ہے۔ تری کے فساد سے مراد پاش کا رک جانا جس سے پانی کے جانور اٹھ جاتے ہیں۔ انسان کا قتل اور کشیوں کا جبراً جھین جھیت لینا یہ فطری تری کا فساد ہے۔ بحر سے مراد جزیرے اور سہ سے مراد شہر اور بستیاں ہیں۔ لیکن اول قول زیادہ ظاہر ہے اور ای کی تائید محمد بن اسحاق کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایلہ کے بادشاہ سے صلح کی اور اس کا بحر یعنی شہر اسی کے نام کر دیا۔ چلوں کا ان کا نقصان دراصل انسان کے گناہوں کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کے مافران زمین کے بگاڑنے والے ہیں۔ آسمان و زمین کی اصلاح اللہ تعالیٰ کی مہارت و اطاعت سے ہے۔ ابو داؤد میں حدیث ہے کہ زمین پر ایک حد کا قحط ہوتا زمین والوں کے حق میں چالیس دن کی پاش سے بھرے۔ یہ اس لئے کہ حد کے قحط ہونے سے مجرم گناہوں سے باز رہیں گے اور جب گناہ نہ ہوں گے تو آسمانی اور زمینی برکتیں لوگوں کو حاصل ہوں گی۔ چنانچہ آخر زمانہ میں جب حضرت یحییٰ بن مریم علیہ السلام آئیں گے اور اس پاک شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے مثلاً خنزیر کا قتل صلیب کی شہت بڑے پاکیزہ کارکن نبی اسلام کی قبولیت یا جنگ۔ پھر جب آپ علیہ السلام کے زمانے میں دجال اور اس کے مرعہ جلاک ہو جائیں گے یا یونس کا مرنے کا وہاں ہو جائیں گے تو زمین سے کہا جائے گا کہ اپنی برکتیں لو اسے اس ایک انار کو لوں گی ایک بڑی جماعت کو کافی ہوگا اتنا بڑا ہوگا کہ اس سے چھٹے سے یہ سب لوگ مایہ حاصل کر لیں۔ ایک اونٹنی کا دو روز ایک عرصے قحط کو کفایت کرے گا۔ یہ ساری برکتیں صرف رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے جاری کرنے کی وجہ سے ہوں گی جو ان جوں عدل و انصاف مطابق شریعت پر چلے گا وہیں جو خیر و برکت یا حتیٰ چلی جائے گی۔ اس کے برخلاف فاجر شخص کے بارے میں حدیث میں ہے کہ اس کے مرنے پر بندے اور شہر اور درخت اور جانور سب راخت پالیتے ہیں۔ مسند امام احمد بن حنبل میں ہے کہ زیادہ کے زمانہ میں ایک قبیلہ پانی لٹی جس میں سمجھو کہ بڑی فطری جیسے جیہوں کے والے تھے اور اس میں گھسا ہوا تھا کہ یہ اس زمانے میں آئے تھے جس میں عدل و انصاف کو کام میں لایا جاتا تھا۔ ذہب بن اسلم سے مروی ہے کہ مراد افسانے شرک ہے لیکن یہ قول تاہل طلب ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ مال اور بیہ اداری اور چل اناج کی کمی بطور ذرا کمش کے اور بطور ان کے بعض اعمال کے بدلے کے ہے۔ جیسے اور جگہ ہے ﴿وَيُؤْتِيهِم بِالْحَسَنَاتِ وَالْثَنَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾۔ ہم سے انہیں بخواتین اور ان میں جھگڑا کیا تاکہ وہ لوٹ جائیں۔ تم زمین میں چل پھر کر آپ ہی دیکھو کہ تم سے پہلے کونسا شرک تھے ان کے نتیجے کیا ہوئے؟ رسولوں کی نہ مانتے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کلمہ کرنے کا کیا نتیجہ؟ ان پر کیا؟ یہ دیکھو اور بہت حاصل کرو۔

فَاقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يُصَدِّعُونَ ﴿١٠﴾ مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلَا نَفْسَ لَهُمْ يَمْهَدُونَ ﴿١١﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿١٢﴾

پس توجہ دے اس سے اور سید محمد بن کی طرف ہی دیکھیں اس کے کہ وہ ان آجائے جس کی بازگشت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یہی نہیں اس دن سب متفرق ہو جائیں گے۔ کفر کرنے والوں پر ان کا کفر ہوگا۔ اور ایک کام کرنے والے لایقی ہی آرام کا مستحق ہے جس نے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جزا دے۔ ایمان لانے والے ایک اعمال گئے۔ وہ کافروں کو دوست نہیں کرتا ہے۔







[illegible]

وَأَخَذَ صَرْبَنَا لِمَا كُنَّا فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۚ وَلَيْسَ جِزْيَتُهُمْ بِأَيِّدٍ لِيَقُولُوا  
لَنَا الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُونَ ۚ كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِ الَّذِينَ لَا  
يَعْلَمُونَ ۚ فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ وَلَا يَسْمَحَنَّكَ الَّذِينَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ ۚ

جہاں تک اسے تعلق ہے، وہ ایک قوم ہے۔ اس کی تعلیم و تربیت، اس کے اخلاق و عادات، اس کے رویے اور اس کے انداز فکر، یہ سب اس کی قومیت کا حصہ ہیں۔

آپ ﷺ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا وعدہ سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کرے گا، میں نے اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ستر ہزار سال کی عمر عطا فرمائی ہے۔

[illegible][illegible]

ایک صحابی فرماتے ہیں حضور ﷺ نے ایک ایسی کُن مِلّی بنا دی کہ جس کی مدد سے آپ ﷺ نے خود کو کشتِ مہم سے محفوظ رکھا اور ساری دنیا کو نذرانے کے لئے بھیج دیا۔ یہ کُن مِلّی جو ہے اس کا نام ہے کُن مِلّی بنو نضیر۔ یہ ایک خاص ملک تھا جس کا نام ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



گوشت و حمل تاشے سنتے ہیں۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں حضرت مہدی بن مسعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اس سے مراد کافرانہ رات ہے۔ اور آیت میں ہے کہ آپ ﷺ سے اس آیت کا منصب پر مہیا کیا تو آپ ﷺ نے عین واقعہ چشم کافر فرمایا کہ اس سے متعلقہ کافرانہ رات رانگیاں ہیں۔ لیکن قول حضرت ابن عباسؓ کہ "انہ لم یسجد بن خیر" اچھٹ کر دوں شیب علیٰ ذلک بدیعہ رحمتہ اللہ علیہم کا ہے۔ امام حسین ہمری فرماتے ہیں کہ یہ آیت گانے بجانے پانوں اکوٹ کے باب میں اتاری ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صرف وہی شخص جو اس کی ہوا حب میں پیچھے خرسے یہاں حاضر ہے اسے استعجاب رکھنا اور پسند نہ کرنا ہے۔ اللہ ان کو کسی گمراہی کا پی ہے کہ وہ باطل کی بات کو حق پرستہ کر لے اور نقصان کی چیز کو طبع کی بات پر مقدم کر لے۔ آیت قول یہ بھی ہے "وہو باعہ خرسے سے مراد گانے والی لوگوں کی خرید و فروخت ہے۔ چنانچہ عین علیٰ عام و غیرہ میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ گانے والوں کی خرید و فروخت حلال نہیں اور ان کی قیمت کا کھانا حرام ہے انکس نے بارے میں یہ آیت اتاری ہے امام ترمذی بھی اس حدیث کو لے ہیں اور اسے غریب کہا ہے اور اس سے ایک روایت علی بن ابیہرہ کو ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں خود علیؓ ان کے استاد اور ان کے کل شاگرد ضعیف ہیں وکنہ اعلم شکاک کا قول ہے کہ مراد اس سے شرک ہے۔ امام ابن جریر کا فیصلہ یہ ہے کہ ہر دو کام جو کام اللہ تعالیٰ اور اجراع شرع سے روکنے والی آیت کے حکم میں داخل ہے۔ اس سے غرض اس کی اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت ہوئی ہے۔ ایک قرأت میں "وہو باعہ" ہے جو ہر دو کام عاقبت ہوگا یا نام تکمیل ہوگا۔ یعنی امرتہ بری انہوں کا تفریق سے ہو کر رہے گا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ کو پیٹتا ہے۔ آیت الہی کو بھی مذاق میں اڑاتے ہیں۔ اب اس کا انجام بھی ہر قسم میں اچھٹ کر دینے والا بھی کی کتاب الہی کی امانت کی قیامت کے دن ان کی امانت ہوئی اور خدا پاک خواہوں میں دیکھ دوسرا ہوں گے۔ یہاں ہوا ہے کہ یہ وہ شخص ہے کہ مکمل قرائن پاؤں گا ہوں پر رات۔ انہوں پر رات ہو جائے۔ یہ قرآن کی آیتوں سے یہاں گانے والوں سے کان ہرے کر لیتا ہے یہ اسے بھی نہیں معلوم ہوئی۔ میں بھی لیتا ہے تو بے نیازی اور ہے۔ بلکہ ان کا مشاغل سے آشوب فرماتا ہے کوئی نہ روکتا ہے۔ وہ اسے غفلت کا کام اور جاتا ہے چرکھاس کی کوئی نہایت اور اس کے اس میں نہیں اس لئے وہ ان سے کوئی نصیر نہیں کر سکتا۔ ان سے تو کھلے ہوا ہے۔ خبر یہاں اللہ تعالیٰ کی آنکھوں سے انکا ہر وقت حسرت سے دن بھر اب بھی وہ ہوں گے کہ انکا انکار ہے۔ یہاں آیت قرآنیہ میں اسے دکھ ہوتا ہے وہاں دکھو اپنے دل سے ذنوب اسے بخشنے دیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَزَاءٌ ثَوْبٌ خَالِدِينَ فِيهَا وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یہ جنگ میں لوگوں نے ایمان قبول کیا اور کام بھی طاعتی خدمت کے ان کے لئے نعمتوں وال جنتیں ہیں۔ جہاں اور میں ہیں کہ ساتھ خالی کا چوہہ دے وہ وہاں رہیں۔ جہاں جہاں وہاں وہاں رہیں گے۔

محسن اور مہتمم علیہ السلام ہے۔ جنگ لوگوں کا انجام یہاں ہوا رہا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ان میں اللہ ﷻ کو سنتے دے شریعت کی حاجت میں جنگ کام کرتے دے ان کے لئے جنتیں ہیں جن میں طرح طرح کی نعمتیں اللہ پر نذر آئیں۔ ہر جن میں عمدہ و محدود اور ان پائیدار و دائمی چیزوں والی چیزیں ہیں۔ وہاں نہیں اور ان کی نعمتوں کو بھی ہے بھی زوال نہیں۔ لذتیں میں ان کی نفسیں کا ہوں گے کہ ہوں گے۔ ان کے ہوں۔ یہ حجاز اور یثرب وغیرہ والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چکا ہے اور وہ پہلی کی باتیں ہوتی ہیں اس کے وہ اسے لئے نہیں دے رہے ہیں۔ یہاں ہے محسن ہے مہتمم ہے جو اس کے کہنا ہے ہر چیز پر کار ہے "قرآن ہے سب کچھ اس کے لئے ہے" یہ حکیم ہے کوئی کام کوئی بات کوئی نصیحتی ان حکمت نہیں۔ اس سے قرآن کریم کو کونوں کے لئے ہادی اور شافی بنایا ہے ان کے ہاں انکس کے کانوں میں راجہ ہیں اور انکس میں وہ حاجتیں























[illegible]

أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مِمَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمِمَّا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ  
ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ  
مِّنْهُ وَإِذْ أَوَّلُ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنزِلَ إِلَيْهِمْ أَنِ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَحْنُ آبَاءُهُمْ

كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَى عَذَابِ السَّعِيرِ

[illegible][illegible]

وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزَنكَ نُفْرًا إِلَّا دَامَ رَجْعُهُمْ فَنُفِرْتُمْ بِهِمْ بِمَا عَمِلُوا لَاتَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ذَاتُ الصُّدُورِ ۖ نَسِيتُهُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْصُطَرُ هُمْ إِلَىٰ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۙ

[illegible]























فَإِنَّهُ يَخْضَعُ غَنِيَّةً خَلْفَ الْوَلَدِ إِذَا تَخَلَّفَتْ بِالْغَنِيِّ كَيْفَ أَنْتَ جَاعِلٌ

یعنی میری اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں جو حج کرتے ہی اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب کی عبادت کرتے ہیں۔ راقون کو جبکہ مشرکین کو نبیؐ کی خدمت میں جاتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی کرامت آپ کے سر سے نکل جاتی ہے۔ سیدہ ام سلمہ سے کہ رسول اللہ ﷺ لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ اور جنھوں سے بہت ہی خوش ہوتا ہے تاکہ وہ عبادت کو بھی بندہ سوا ہوا ہے لیکن بدعت دینے والے اللہ تعالیٰ اور اس کی سزا میں ہونے کے اندر بہت ہے اپنے زہم اکرم سر کو کھڑکھڑا کر۔ مائے کرم اور نواز شریف فرماتے ہیں۔ اور اس شخص جو غنیمت سے اپنے سر سے لڑتے جاتے مسلمانوں کا پاس کر دینا چاہا ہے لیکن یہ شخص یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات سے اور آتے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ہے یہ ان کی طرف ملتا ہے اور کافروں سے جدا کرتا ہے یہاں تک کہ پھر اس کے کام پر تصدیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے فرشتوں کو اسے لکھا ہے اور ان کے سامنے اس کی گل کی طرف کرتا ہے۔ سیدہ ام سلمہ سے حضرت سعید بن جبلی فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا جبکہ وقت میں آپ ﷺ کے قریب ہی چل رہا تھا میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ سے بہتر کون ہے؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے بہتر جو مجھے جنت میں لے گا وہ اور جہنم سے الگ کر دے آپ ﷺ نے فرمایا تو نے سوال تو یہ ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ میں اس پر آسان کر دے اس پر بہت مل ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا ہوں اس کی پابندی کرتا ہوں ان کے دے کہ نہایت اللہ کا حج کرتا ہوں اور اگر آپ ﷺ میں مجھے بھلائیوں کے روزانے کا روزہ روزہ حال ہے صوفیوں کو سونے کر دیتا ہے اور انسان کی فاقہ دہی کی نماز۔ پھر آپ ﷺ نے آیت ﴿وَإِن تَحِبَّ إِلَىٰ خَلْقٍ﴾ کی جو تفسیر فرمائی ہے اس کا سنو نماز ہے۔ اس کے کو باں کی بدعتی اللہ تعالیٰ کی راہ کا چلنا ہے۔ پھر فرمایا میں نے ان میں سے کچھ لوگوں کو اس کی خبر دی ہے کہ وہ اپنی زبان پڑھ کر فرمایا ہے وہ ایک رکعت میں سے لگا کر پھر اپنی بات چیت پر بھی پڑے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سیدہ ام سلمہ سے کہ میں نے اس کو اپنے حق میں سے لے کر ان کے والے والی چیز تو اس کی زبان سے نکال دے گی ہیں۔ یہی حدیث کئی سندوں سے مروی ہے۔ ایک میں یہ بھی ہے کہ اس آیت ﴿وَإِن تَحِبَّ إِلَىٰ خَلْقٍ﴾ کو پڑھ کر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں سے مراد اللہ ہے۔ اس آیت کو پڑھنا ہے۔ اور روایت میں حضور اکرم ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے کہ انسان کا آدمی اللہ کو قیام کرے۔ پھر حضور اکرم ﷺ کا یہ آیت کو پڑھنا ہے۔ اور روایت میں ہے کہ قیامت کے دن جبکہ ازل و آخر ہر ایک میں ان عشر میں سے ہوں گے تو ایک صدی ان فرشتوں کو ہر روز پڑھنا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنے تمام مخلوق میں سے تو مجھے کا کرنا سب کو معلوم ہو جائے گا کہ سب سے بڑا آدمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون ہے؟ پھر اس آیت کی تلاوت فرمائے گا تو یہ لوگ اللہ کے پاس ہوں گے اور کئی میں بہت کم ہوں گے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری ہر ایک مجلس میں پڑھتے تھے اور بعض کچھ اپنے مغرب کے بعد اسے پڑھتا تھا کہ قرآن میں مشکل رہنے لگی تھی وہ آیت کا دل ہوئی۔ اس حدیث کی یہی ایک سند ہے۔ پھر فرمایا یہاں کے لئے جنت میں کیا کیا نعمتیں اور ان میں پشیدہ و پشیدہ ہونگی جس میں اس کا کوئی شک نہیں۔ چونکہ یہ آیت پشیدہ و پشیدہ ہونے سے ہے اس میں ہم نے بھی پشیدہ و پشیدہ ہونے کی ان کی انھوں کی منظر کہ ان کے دل کا کھوج کرنا ہے چونکہ کسی آیت کے لئے دیکھا کہ کسی دل پر خیال کرنا۔ بخاری کی حدیث قوی میں ہے کہ میں نے اپنے چچ جنت میں لئے اور ان میں اور عشر میں آ کر بھی میں نے کسی آیت کے لئے دیکھے ہیں۔ ان میں سے کسی کان کے سننے میں نہ کسی کے دل کے سوچنے میں۔ اس حدیث کو پڑھنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کرتا تھا کہ اس آیت کو پڑھو ﴿فَلَا تَغْلُظْ غُلُظُ﴾ الخ یا اس روایت میں ﴿فَلَا تَغْلُظْ﴾ کے بجائے ﴿فَلَا تَغْلُظْ﴾ کا پڑھنا بھی مروی ہے۔ اور روایت میں بیان رسول اللہ ﷺ ہے کہ جنت کی تین چیزیں ہیں وہ بھی یہی تین ہیں کہ ان کے پاس نہ ہو کسی کی جوانی نہ ہو کسی کی تینوں میں سے جنت میں وہ ہے جو نہ کسی آیت کے لئے دیکھے نہ کسی کا سننے نہ کسی کا منہ انسان کے دل پر ان کو ہم تمام انسان ہوں (مسلم)۔





















ہو کہ وہ بہت بڑا خود بخود لا شرینک نہ تھا کرم ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنی امت پر انوار اللہ کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ  
میراں جیڑا لے کر آپ ﷺ کو ان کی اپنی جانوں سے بھی ان کا زیادہ اختیار دیا۔ یہ نور اپنے لئے کوئی ترجیح نہ کریم بلکہ جو کرم رسول اللہ  
ﷺ کو بدل جان قبول کرنے جا میں جیسے فرماؤ جو فلا و رنگ لا یوسفون ہے اس کی تیسرے وہ بت جان کی قسم یہ ممکن نہ ہوں گے وہ  
نہ کہ اپنے آپ کے تمام مشکلات میں سے کچھ بھی نہ مان میں۔ یہ تیسرے تمام انعام اور فضائل کو بدل جان کے ہر پہلو کی قبول نہ کر سکیں  
وہ نہ ہمارے کہ میں ہے اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میری سے کوئی با ایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے نہ کہ جس سے اس  
نکالے اس کی امانت اور ان کے نکل لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک اور جگہ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ آپ مجھے قوم جہان سے زیادہ محبوب ہیں ان میں تو  
یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نہیں ہر ایک میں ہے کچھ نواحی سے جس سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوں جاؤں۔ یہ کہ نہ  
جنا بہ فرار و مقام فرما کر کے جہانہ تعالیٰ کی راہوں اور ﷺ آپ ﷺ اب مجھے بوج سے یہاں تک کہ میری بی بی جائے سے لگے۔ یاد  
فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے: عقیقہ ہے۔ بخاری میں اس آیت کی تفسیر میں ہے حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں تمام مومنوں کا وہ  
مقدور و پاکیزہ آخرت میں نور ان کی اپنی جانوں سے بھی میں ہوں۔ انتم جاہلو و جاهل و ظالم و فاسق و منافق و منافقین من القہم کہ منور  
مسلمان مال چھو کر نہ اس کمال تہاں کے مومن کا حصہ ہے اور ان کوئی مر جائے ان سے نہ کہ قریش یا اس کے چھوٹے چھوٹے مال بے  
ہوں تو اس قریش کی اور ان کی مائیں مادہ ہوں اور ان میں کی بدوش ہے۔ نہ ہے۔ کچھ فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ کی اور ان کی مائیں  
خیرت اور آخرت میں خیرت اور تمام میں برکتی اور تمام میں تمام مسلمانوں میں ان کی ہیں جس کو ان کی مائیں۔ ہاں مائیں کے اور ان کا سطر  
خلوت یا ان کی برکتوں اور انوں سے کائنات کی برکت و برکت ہے نہیں کہ بعض علماء نے ان کی خبر اس کو بھی سطر ہوں کی نہیں لکھا ہے جیسے کہ  
محدث امام شافعی نے کچھ میں صاف فرمایا ہے۔ نہیں یہ ہمارے کا طریق ہے نہ کہ عجم کا اہل۔

محدث سے مراد یہ غیر کو جو کسی نہ کسی مومنین کے بحالی تھے ان میں مائیں کہا جاسکتا ہے۔ ان میں ان سے ہے۔ ہم شافعی  
سے تو لکھا ہے کہ یہ کہتے ہیں۔ رہی یہ بات کہ حضور اکرم ﷺ اور ان مائیں کہ کہتے ہیں ان کی مائیں۔ ہے کہ ان مائیں کہتے ہیں مسلمان  
میراں میں نہ کہ ان کی مائیں کہ تمام میں باقیہ و عقبہ کے لئے وہ بھی شامل ہے۔ ہم ان مائیں حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ملنا کہ فرماں ہے  
کہ میں کہہ سکتے۔

امام شافعی کے اقوال میں بھی زیادہ کچھ قبول کی ہے۔ ابی بن کعب اور ان میں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں عائشہؓ فہم  
سے بعد یہ کہ میرا جو وہ انت فہم ہے۔ حق آپ ﷺ ان کے اہل ہیں۔ نہ بہ شافعی میں بھی ایک قول میں ہے اور یہ کہ تاہم یہ حدیث  
سے بھی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں شہادہ لے کر تمام مائے کے ہوں میں جس میں عجم۔ وہ ہوں۔ سوئم میں سے وہ کئی  
جاہلہ میں جائے تو نہ قیہ کی طرف نہ کر نہ پیچ نہ اپنے اپنے ہاتھ سے اسیلے نہ دے ہاتھ سے اس کو نہ ہے۔ آپ ﷺ تین جلیے  
پلنے کا عہد ہے اور کوہ اور نہ ہی سے سبھا کرنے کی مائیں فرماتے تھے (نہی و غیرہ) اور ان کی یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو آپ نہ کہا  
بہم فہم فہم قرآن مجید میں ہے جو ماکان نضعہ انا عبد من عبد من رزقنا لکم کہ حضور اکرم ﷺ میں سے کسی مراد کے آپ کہیں۔ پھر  
فرماتے کہ بہت عام مومنوں میں ہیں اور ان سے ارٹے نہ کہ اس کی قرأت اور ہیں۔ اس سے پہلے رسول کریم ﷺ نے ہما جو اور  
انصار میں جو بھائی چارہ اور ان کی اسی کے اعتبار سے یہ آپ میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے اور ان میں لکھا کہ ایک دوسروں کے جو طریق  
ہے جو ہے یہ بھی آپ میں اور ان کی اسی کے اعتبار سے یہ آپ میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے تھے اور ان میں لکھا کہ ایک دوسروں کے جو طریق  
قرابت کے کوئی نہیں ہوتے تھے بلکہ ہمارے ہوتے تھے میں کے وہاں اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا تھا۔ حضرت زید بن عوام کا















خدا کی شان سے اور کسی بے سوائی کو یہ حق نہ دے۔ یہی حقیقت میں خدا کی وحی نہیں ہوسکتی۔ یہی ان احکامات میں ازلی سے جاری رہا ہو چکا تھا۔

وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَآتَوْنَهَا وَمَا تَكْتُمُونَ بِهَا إِلَّا بَيْدًا ۚ وَلَقدْ كَانُوا عَاهِدُوا لَآلِهِهِمْ مِنْ قَبْلِ لَا يُؤْتُونَ الْأَذْكَارَ ۖ وَكَانَ عَهْدُ اللَّهِ مُسَوِّدًا ۚ قُلْ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْفِرَارُ إِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ أَوِ الْقَتْلِ وَإِذْ أَكْتُمُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۚ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِيكُمْ مِنْ اللَّهِ إِنْ أَرَادَكُمْ سُوءًا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ۚ

اگر یہ لوگ اپنے اپنے کھنڈروں میں پھنس جائیں تو ان سے کہیں کہ تم لوگوں کو یہ حق نہ دے۔ یہی حقیقت میں خدا کی وحی نہیں ہوسکتی۔ یہی ان احکامات میں ازلی سے جاری رہا ہو چکا تھا۔

جہاں سے تم لوگوں کی مراد ہے کہ تم لوگوں کے لیے یہ حق نہ دے۔ یہی حقیقت میں خدا کی وحی نہیں ہوسکتی۔ یہی ان احکامات میں ازلی سے جاری رہا ہو چکا تھا۔

قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ الْمُعَوِّقِينَ مِنْكُمْ وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلْكَ الْبَيْتِ وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ إِلَّا قَلِيلًا ۚ أَشَءٌ عَلَيْكُمْ ۖ قَدْ أَجَاءَ الْخَوْفُ رَأَيْتَهُمْ يُنْظَرُونَ إِلَيْكَ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ كَالَّذِي يُغْشَى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۖ فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوكُمْ بِأُ









جو وہاب سوا بیٹے وانکس پایا اور فرمایا کہ تم جو تھے بلکہ حدیث سننے کا وار میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تمہارے والد اہل اللہ میں سے ہیں ان کا بیان اسی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تمہارے والد اہل اللہ ہیں۔

دب العالین ان کا بیان فرمایا کہ ان کے بعض اہل اللہ کے منکر ہیں کہ محمد بن ابی بکر اور وہابی کا نزدیک اللہ تعالیٰ کو رکھا نہیں اور حاکم شیعہ متفق نہیں فرماتے۔ جس مصلحت کے تو چاہی اور وہابی اہل اللہ کا ہے کہ ان کو بعض مصلحت کے منکر ہیں انہوں نے تہجد پڑھنا شروع کر دی ہے نہ کرنے کا بھی انہیں خیال نہ تھا بلکہ وہ اپنے اجداد پر قائم ہیں۔ وہ منافقوں کی طرف سے وقت پر بیٹے بنائے والے نہیں۔ یہ فرقہ اور یہ زندقہ بعض اہل اللہ سے تھا کہ عیسیت علیہ کی تائید ہو جائے اور۔۔۔ لیکن احوال ہر ایک پر مکمل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو عام مقصد ہے اس سے نزدیک جماعہ اور ہر جہے ہر جہے ہونے لگی اور وہابی طرف سے حاکم شیعہ کے نزدیک۔ لیکن کسی کی عادت ہے کہ جب تک حق تعالیٰ مل نہ کرے کہ جس میں اسے اپنے ہم کی عادت ہے۔۔۔ جیسے اس کا کہنا ہے۔۔۔ ہاؤسلو ملکہ حتی تغلف اللہ عاجلہ ہیں کہ آج ہم جسیں غیب پر کلمہ کہہ کر وہابی صابین کو ہم میں سے مقرر کر دیں گے ان میں سے۔۔۔ نے اپنے کام پر لیا۔۔۔ بعد ازاں اس میں اللہ تعالیٰ وہابی اس کے بعد اس میں جیسے کہ ہاؤسلو ملکہ یعنی اللہ یغفر علی ما انتہ عنہ کہ آج یعنی اللہ تعالیٰ اس میں ہم کو سوا ہی ہوا ان کو ہم کو دے بیٹا جس میں جب کہ ہم نے کسی کی تائید کر کے۔۔۔ نہ تھا حال ایسا ہے کہ جسیں غیب پر مطلع کر دے۔۔۔ میں یہاں بھی فرماتا ہے کہ یہاں کے کچھ لوگ ان کی جان کا بدل دے اور وہ جس میں منافقوں کو دے۔۔۔ یا انہیں توفیق دے۔۔۔ کہ یہ اپنی رائے بدل دیں اور۔۔۔ چلے جائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جگہ جو کہیں اللہ تعالیٰ بھیجے گا یہ میراں کا جو ہے وہ ان کی نظر میں حاکم ہے۔۔۔ اس لئے کہ وہابی حق تعالیٰ کی خلق میں حاکم کرتے۔۔۔ باوجود ان کے ہر ایمان کرنے والے ہے۔۔۔ ان کی راست اور صحت فہم دیکھنے سے بڑی ہوتی ہے۔

**وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا**

اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصہ میں غم سے نہ تو کام لیا اور ان کو ان کی کوئی مدد نہ ہوئی نہ وہ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ کو کوئی مدد نہ ہوئی۔

طوکان سے جنگ کا رخ بدل دیا۔ اللہ تعالیٰ اس میں نہ فرماتا ہے کہ ان کے طوکان یا داراں بھیج کر اور اپنے لشکر آئے والے لشکر آج کر کافروں کا دھڑ توڑ دیا اور انہیں غصہ دیا۔۔۔ کام ان کے ساتھ ہی ضرر پہنچا اور۔۔۔ بلکہ آخرت اللہ تعالیٰ کی رحمت میں یہ ہونے تو یہ ہوا نہیں ان کے ساتھ ہی کرتی جو۔۔۔ ان کے ساتھ اس سے برکت ہونے لیا تھا۔۔۔ چوتھوں نے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ جب تک ان میں سے اللہ تعالیٰ انہیں مانتا نہیں کہ اس کا کلمہ انہیں صرف ان کی شرارت کا جزو تھا اور ان کے جمع کا منتشر ہونے ان سے پہلے ان کا یہاں پہنچا تھا ان کے تقدس کی تھام لے دے۔۔۔ انہیں برا لکھ کر دیا جو سچا کلمہ کہ آئے تھے۔۔۔ جب خاک میں مل گیا۔۔۔ ان کی ہیبت ان کی جان کی جان کے لئے چلے گئے۔۔۔ اور ہاتھ بٹے۔۔۔ ان سے پہلے وہاب کھاتے اہل اللہ اور ان کا یہاں۔۔۔ دے دیا ان کو دے۔۔۔ وہی کا شمار۔۔۔ بلکہ خود وہابی اس سے۔۔۔ بلکہ خود ان کی کام کا قصد کرے۔۔۔ اس سے بعد وہابی اس سے۔۔۔ یہ ہے کہ ہرگز ان میں کامیاب ہوئے جو توفیق ہو ہی گیا۔۔۔ بلکہ ان میں سے۔۔۔ آپ ﷺ کے قتل کا۔۔۔ آپ ﷺ کے دین کو کرنے کی آرزو پر اور ان کا مقصد۔۔۔ وہ سب ہند انہوں نے کرنا لیکن قدرت نے ان کو جس قدر دیا۔۔۔ ان میں سے۔۔۔ انہیں کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی منافقوں کی طرف سے ان کا شانہ۔۔۔ ان مسلمان ان سے غم نہ تھا۔۔۔ بلکہ مسلمان اپنی تائید۔۔۔ اور وہ کہتے ہیں۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے لشکر کی توفیق رکھی اور اپنے بندہ کی مدد اور خود ہی کافی ہوئی۔۔۔ اسی لئے حضور ﷺ فرمایا۔۔۔ تھے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔۔۔ ان کے اپنے وہ نہ ہو ہی کیا اپنے





۴۴ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں کیوں نہیں گیا۔ اے اللہ! اس مجھے والوں پر بھی اسی کی مجلس نہ دینی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھ کو اس طرف والوں پر بھی نہ دلاؤ اور اس طرف کی طرف نہ لیا میں اس طرف خود رسول اکرم ﷺ تھے لیکن آپ کی طرف میں دیکھا آپ کی بڑی دور رس و عظمت کی وجہ سے۔ حضور اکرم ﷺ نے جواب دیا میں اس طرف والوں پر بھی۔ آپ نے فرمایا اب یہ فراموش نہ کیے کہ میں نے اپنے لیے یہی نہیں لکھا کہ میرا جانا اس کی طرف دیکھ کر کیا ہے ان کے ہاں قبیلے میرا لائے پائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سدا تم نے ان کے بارے میں دعویٰ حکم کیا جو اللہ تعالیٰ نے سادھی دینا ان سے اور حکم کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کو جو حکم دیا وہی عطا ہے۔

۴۵ حضور اکرم ﷺ کے حکم سے مقدس مکانی قعدہ انرا نہیں نہ صاحبو اہل و ان کی دوزخ میں دانی نہیں ہوئی تھی میں سات آٹھ سو تھے۔ ان کی دوزخ میں دانی ہے اور ال کے لئے مجھے۔ ہم نے یہ ایک روایت دینی کتاب میں جہدہ و تفصیل سے لکھا ہے میں خود العفہ لکھ چکا ہوں فرمایا ہے کہ میں ان کتاب میں بھی یہ روایت دینی کی تھی اور ان کا ساتھ دیکھا ان سے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعے خالی کر دیے۔ اس وقت قرط سے بڑے سردار جن سے ان کی نسل چاندی ہوئی تھی انکے زمانے میں آج کے زمانے میں بھی ہے جسے کہ جس نبیؐ اور ان کے ﷺ کی جنگ کی دوزخ کی کتابوں میں ہے اور جنگ میں ہونے والے ہیں تو ہم سب سے پہلے آپ ﷺ کی اتباع کی سعادت سے محروم ہوں گے۔ لیکن ان ناظموں نے سب اللہ تعالیٰ سے دینی اور ﷺ آئے تھے وہ کی جس کی جہت سے اللہ تعالیٰ کی نعمت میں برابر ہوئی۔ (حضرت صاحب) سے مراد تھے ہیں۔ اسی مکتبی کے حکام سے یہ سچوں کو بھی میاں کی تھی میں اس لئے کہ ہمارے سارے جسم کے اوپر ہمارے سب سے بدیہی ہوئے ہیں۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے رعب ڈال دیا انہوں نے یہی شریکین و حواریوں کے رسول ہیں۔ ﷺ پر جرح حاکم کر لی تھی۔ علم حال ہمارے نہیں ہوتا۔ یہی تھے جنہوں نے مسلمانوں کو جڑوں سے اٹھایا دیکھا انہیں موافقہ نہیں ہو گیا یا نہ جنت کیا قسمت کھو دینی سے اور اور اور دوزخ دینی سے دین کی۔ سخت کوڑا ماری جاتی تھیں۔ یہ سب دہرے کے دوزخ کی خواہش نے دلتہ کھائی مسلمانوں کے رہا کر کے اور جڑوں ڈالنے کی خوشی نے اپنے آپ کو ہوا پورا بھی آفرین کی ہر نصیب داتی ہے۔ کچھ کچھ تڑپے گئے۔ حدیث قرآنی کا بیان ہے کہ میں جب حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو میرے ہاں۔ میں حضور اکرم ﷺ کو ہاتھ دے دیا جو فرمایا ہے۔ اگے لے جاؤ اور کھڑا اس کے ہاتھ کے نیچے ہاں ہوں تو کل زہول اور نہ یہ میں میں خداوند بخشنا میں کسی قہار و ہجو دیا کیا میں کی زمین کے ان کے گھر کے ان کے مال کے مالک مسلمان ہو گئے بلکہ اس زمین کے بھی جواب نہ پڑی تھی اور جہاں مسلمانوں نے کھانا قدم بھی نہ ہوئے تھے یعنی خبر کی دین یا کہ گھر کی زمین یا قمار کی زمین اور زمین کے کوئی غلطی ہوا ان میں اللہ تعالیٰ بڑی قدرتوں والا ہے۔

۴۶ میں اللہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ خدا کی اے میں میں علیؑ کا لفظ دیکھو حال معلوم کروں تو مجھے اپنے پیچھے سے بھی کہ بڑے زور سے آئے کی آیت اور اس کے ہتھیاروں کی جھکا رہی تھی میں مانتا ہے کہ ایک ایک جگہ تھی دیکھا کہ حضرت سہ بن حادہؓ انکے چاہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کے ہمالیہ علاقے میں اس شخص کے ہاتھ میں کی؟ حال تھی۔ حضرت سہ بن حادہؓ کی زور پڑنے سے گئے تھے لیکن بڑے لیے چڑے تھے زور پڑا۔ وہ نہ نہیں آتی تھی ہاتھ لپٹتے تھے انکے زور پڑتے ہوئے تھے مجھے اپنے چاہے تھے۔ میں یہاں سے ادا گئے بڑی اور ایک ہاتھ میں چلی گئی وہاں کو مسلمان ہوئے۔ اور تھے میں میں حضرت قرآن لکھا بھی تھا۔ ایک صاحب جو خود دوزخ سے ہوتے تھے حضرت نے مجھے لپکا۔ پھر لپکا تھا کہ بڑے ہی تڑپے۔ اور دوزخ کے تھے یہ میری اتم نہیں جانتی بڑی دوزخ کی ہے اللہ تعالیٰ جانے کیا نتیجہ ہو؟ تم کہ میں یہاں چلی آئیں۔ اے میرے دو فرزند مجھے جس قدر خلاصت کی کہ زمین پخت جاتی تو میں اس کی ایک جانتی۔ جو صاحب سفر (غور) سے اپنے منہ چمکاتے ہوئے تھے انہوں نے کمر دوزخ کی کہ ہاتھ میں اس کے ہاں سے ادا دوزخ اب میں پہچان گیا کہ وہ حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ انہوں نے دفعہ بڑے غور کا غور کیا کہ کیا خلاصت کروں کہ میری گنجائش کا دوزخ ہے؟ میں نہیں جانتی



يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُنَّ تُحِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَتَرْيَيْنَهَا فَمَا لِيَنَّكُمْ أَمْ يَكُنْ لَكُمْ  
وَأَسْرَعُكُمْ سِرًّا جَمِيدًا وَلَئِنْ كُنْتُنَّ تُحِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ  
أَعْلَمُ الْمُفْسِدِينَ وَتَكُنْ آخِرُ عَزْمٍ ۝













کے بعد صدقہ کا حرام ہے۔ یہ چھارہ کون ہیں؟ باقی علی، آل علی، آل فاطمہ، آل عباس، علیہ السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ چھوٹا کیا تھا  
 سب پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ کہاں؟ دوسری حد ہے۔ علی مروی ہے کہ میں نے پوچھا کہ آپ کی بیویاں بھی اہل بیت  
 میں داخل ہیں؟ نہیں ہیں۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بڑی کاویہ ہے کہ اوائے خاندان کے پاس کوئی مرد اور اسے جو تکلیف پہنچا کر وہ  
 لٹا کر دے تو اپنے نیکے لئے اور اپنی قوم میں جی جان ہے۔ آپ کے وہی بیٹے آپ کے صل اور منصب ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ  
 حرام ہے۔ اس روایت میں ملکی ہے لیکن پہلی روایت ہی اول ہے اور اسی کو چنانچہ ایک ہے اور ان دوسری میں ہو ہے اس سے مراد  
 صرف حدیث میں ہے جن میں میں جیتہ کا ذکر ہے۔ کیونکہ وہاں رسول مراد ہے جن پر صدقہ خوری حرام ہے۔ یہ کہ  
 مراد صرف بی بی اسی نہیں بلکہ وہ بی بی ہیں۔ اس بات زیادہ واضح ہے اور اس سے اس روایت اور اس سے پہلے کی  
 روایت میں بھی ہو جاتی ہے اور قرآن اور پہلی حدیثوں میں بھی ملتا ہو جاتی ہے لیکن یہ اس صورت میں کہ ان حدیث کی صحت  
 کو تسلیم کر لیا جائے کہ کون کون کی جنس افراد اس میں نظر ہے؟ واللہ تعالیٰ اعلم۔ جس شخص کو ضرر و محنت حاصل ہو اور قرآن میں  
 مذکور کرنے کی حالت وہ مصیبت کا وہاں سے ہو کہ اس آیت میں حضور اکرم ﷺ کی جہاں تک وہ جب داخل ہیں اس لئے  
 کہ اوپر سے تمام ہی ان کے ساتھ اور نبی سے ہمارے میں مل۔ ہاں۔ یہی یہ ہے کہ اس کے بعد نبی کو اللہ تعالیٰ کی بھین  
 اور رسول کی قسم جن کا درجہ ہے۔ یہ مروی میں ہو رہا ہے انہیں یاد رکھو اور ان پر نہیں کرنا۔

پہلی روایت اللہ اور محنت سے مراد یہ قبول حدیث کا وہاں سے، کتاب و سنت ہے جس پر غامض خصوصیت ہے جو ان کے ہاں  
 نبی اور کوئی نبی کی ان کے حوالہ میں اللہ تعالیٰ کی دینی اور حدیث پہلی دلیل اور کوئی ہے اور ان میں بھی یہ شرف حضرت ام  
 نورین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے طور و کلی اور سب سے زیادہ حاصل ہے کیونکہ حدیث شریف میں صاف ارادے  
 کہ نبی جو اس کے سوا ہر حضور اکرم ﷺ کی طرف دینی نہیں ملتی جو آپ کے سوا ہے کہ یہ ان کے بھی کہ حضور اکرم ﷺ  
 سے آپ کے سوا کسی اور پر اگر اسے لکھا نہیں کیا تھا ان کا سوا ہر رسول اللہ ﷺ سے اور کسی کے لئے تھا۔ جس اس زیادتی اور یہ  
 اور اللہ عزوجل کی وہ صحیح طور پر مستحق تھے۔

دوسرے کہ آپ کی بیویاں آپ کی اہل بیت کو آپ کے قرینی ارشاد پر۔ مراد وہی آپ کی اہل بیت ہیں جیسے حدیث  
 میں گزری ہے کہ میرے اہل بیت زیادہ تعداد ہیں۔ اسی کی مثال میں یہ آیت لکھ کر پڑھیں جو شخص ہے جو نسخۃ انفس علی  
 انفسی جس اول جو کہ یہ کہ یہ اثری آپ کے بعد آپ کے بارے میں جیسے کہ صاف صاف احادیث میں موجود ہے لیکن صحیح مسلم  
 شریف میں ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ سے سوا ہوا کہ اس مسجد سے کوئی مسجد مراد ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا دوسری  
 مسجد ہے یعنی مسجد جوئی۔ ہاں جو حدیث مسجد فاطمہ بھی اسی صفت جو کہ مسجد جوئی ملتی ہے لیکن اس مسجد کو بھی ایام سے  
 اس آیت کے تحت اعلیٰ کر دیا۔

ابن ابی عامر میں ہے کہ حدیث اہل بیت کی حدیث کے بعد حضرت حسن کو قلیقہ دیا۔ آپ ایک مرتبہ نماز پڑھا رہے  
 تھے کہ ازادہ کا ایک شخص کو آرایا اور کہنے کی حالت میں آپ نے ہم میں بھی نظر ٹھوپا۔ یہ جواب ہے کہ زمر گوشت میں لگا  
 جس سے آپ نے سمیٹے پھر رہے ہیں جسے ہو گئے تو مسجد میں آئے۔ مہربانی پھر فرمایا کہ فرمایا کہ ہمارے  
 میں خوب الہی کرو۔ ہم تمہارے ہم نہیں تمہارے۔ یہاں میں ہم میں بیت میں اس کے بارے میں حدیث ہے انصار اللہ ﷺ  
 اثری ہے اس پر آپ نے خوب زور دیا اور اس میں صحت کو پرایا اور ان کا جس سے مسجد اسے دے دئے تھے۔ ایک مرتبہ علی بن مسکن  
 نے ایک شری سے فرمایا تھا تو نے ہمارے ارادے کی آیت تمہیں نہیں پڑھی کہ اس سے کہاں آیا اس سے مراد وہ جو خدیجیوں اور









و اگر ہم ﷺ میں اپنے کسی آپ کو یہ کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا مجھے قبول ہے۔ پھر حضرت زید بن حارثہ سے ان کا مکان آکر آیا۔  
 غایب تھیں حضرت زید بن حارثہ، میں ان کو ملی، میں نے ان کی بیعت کو یاد کیا۔ اس سے حضرت ام المومنین اور ان کے بیٹے  
 جہان بھی بکریٹھے کہ ہمارا اہلدار خود حضور اکرم ﷺ سے نکاح کا تھا۔ کہ آپ نے غلامت نکاح کرنے کا دین پر یہ نیت  
 اتر لی ہے اس سے بھی زیادہ غلط معاملہ کر دیا میرا اور فرما دیا گیا کہ تم ابس اولیٰ العالمین میں مضمحل ہو گئی ہو ﷺ سوا حق  
 کی طرف ہوں سے بھی بپاؤ ہوئی ہیں۔ جس آیت میں ماکان لعمومہ لکھا ہے عام ہے اور اس سے بھی جائز ہے۔ سند احمد میں  
 ہے کہ ایک انصاری کورسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیری ٹوکی کا کفن چلائی ہے کہ وہ انہوں نے جواب دیا کہ تمہاری بات سے  
 میں اس کی بات سے بھی حضور اکرم سے جاننا ہے۔ ان سے حضور اکرم نے فرمایا انہوں نے کہا کہ میں نے تمہارے لئے نکاح نکالا اس سے جو  
 بڑے آدمیوں کے ساتھ خود پس کر دینے اور یہ طریقہ سے نکاح کر رہی۔ انصاری نے یہ کہانی دہرائی وہ یہ کہ میں نے حضور اکرم  
 ﷺ کی خدمت میں جانا چاہتے ہی تھے کہ ان کی کوہ پر۔۔۔ نے پیچھے سے یہ تمام گفتگوں کی تھی کہ بول پڑی کہ حضور اکرم  
 ﷺ کی بات دہ کر کے ہوا چھاپا آپ اس سے خوش ہیں تو جس میں ان کو چھپا دیا گیا ہے۔ اب وہ ان کے کہا کہ بھئی تمہیک کہہ رہی ہو  
 جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں اس کاں سے نکاح کرنا تو اس قدر انہیں چاہئے ہے کہ ان کو آپ کی خواہش کو اور ان کے اس سے تمہیک  
 نہیں چاہئے تھا۔ یہ سید حاضر اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اس میں ان کو کہہ کر آپ اس بات سے خوش ہیں آپ  
 نے فرمایا میں تم سے دو معاملہ ہوں کہا کہ آپ کو حقیر بننے کا اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا ایک مرد اہل اسلام  
 دینے والے دھوکوں سے متاثریت کے لئے لے لائی ہوئی جس میں حضرت مصعب بن عمیر ہوئے۔ انہوں نے یہ بات سے انہوں کو حق  
 کیا تھا کہ ان میں سے کسی آپ کی بیعت نہیں تھی۔ حضرت انہیں کا بیان ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ ان کا گھر بڑا بڑا اور ان کے  
 تمام مدینہ میں ان سے زیادہ غنی پیدا ہوئے نہ تھا۔ وہ ایسے میں حضرت ابو زہرہ اسکی کا بیان ہے کہ حضرت مصعب کی شہادت میں  
 ذاتی تھا اس لئے میں نے اپنے گھر میں نہ رہا تھا کہ یہ تھا کہ میں نہ رہا تھا۔ انصاریوں کی حالت تھی کہ وہ ان کی موت کا مکان  
 نہیں کرتے تھے یہیں تک کہ یہ سلوک کر میں کہ حضور اکرم ﷺ ان کی بیعت چکے تھے ان کے لئے ۱۱۱ تھوہن فرمایا ہوا  
 مذکور ہوا۔

اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت طلحہ سے رات کاڑوں کو اس فوارے میں حق کیا تھا۔ پھر انہوں نے اپنے اپنے  
 آپ کو شہید کر دیا حضور اکرم ﷺ ان کی کشتی کرتے ہوئے جب ان کی کشتی کے پاس سے فرمایا سات خود اگرچہ شہید  
 ہوئے ہیں یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ پھر قرعہ کر کے ان کو قبر میں اتار دیا۔ ان  
 سے ﷺ کے دست مبارک کی ان کا بازو تھا۔ ان کو پانی دینے پر نہ تھی۔ یہ بھی نہ کر سکیں کہ انہیں غسل دیا گیا۔ ان  
 نے نہ بچتے تھا یہ عورت رضی اللہ عنہا منہ کے لئے جھولنے کے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی عزت کا کہہ رہے ہیں وہ جب  
 بچھا تھا کہ ان کا نہ تھا نہ کوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تھی کہ اب نہ اس پر جی۔ ان کی باتیں۔ ان کا اسے  
 نہ کی ہے۔ اسے حلف دیا۔ ان کا نہ کوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی تھی کہ اب نہ اس پر جی۔ ان کی باتیں۔ ان کا اسے  
 پیچھے سے اپنے والدین سے نہ تھا کہ حضور اکرم ﷺ کی بیعت دہرہ اس وقت یہ نیت ماکان لعمومہ کا استعمال ہوئی  
 تھی۔

حضرت ابن عباس سے حضرت سہل بن سعد سے کہہ دیا۔ ان میں پورے تھے جن کو آپ نے منع فرمایا۔ ان  
 آیت کی کلامت میں۔ میں یہ آیت انہوں نے ان کے انکار سے کہ میں نے ان سے بیعت نہیں کی تھی۔ ان سے کہہ دیا کہ میں نے ان سے بیعت نہیں کی تھی۔













فرض ہر حال میں ذکر الہی کرنا چاہیے۔ صبح شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر لی چاہیے۔ قرآن مجید پر نزل ہوئے تو اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے گا اور فرشتے تمہارے لئے برائت دعا گو ہوں گے۔ اس بارے میں امام ابو حمزہ رحمۃ اللہ سے حدیث وارد ہے۔ اس آیت میں بھی یہ کثرت ذکر اللہ کرنے کی ہدایت دہری ہے۔ رسول نے ذکر اللہ اور دینی ملک کی بہت سی مفصل کتابیں لکھی ہیں جیسے امام نسائی، امام عمری وغیرہ۔

ان سب میں بہترین کتاب اس موضوع پر حضرت امام نووی کی ہے۔ صبح شام اس کی تسبیح بیان کرتے رہنا جیسے فرمایا ﴿لَتَسْمَعُنَّ اللَّهَ جِئْنَا نَقُولُ وَجِئْنَا نَقُولُ﴾ کے الفاظ غنائی کے لئے پاکی ہے جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو اسی کے لئے ہے۔ ساتویں میں روز میں اور بعد از زوال اور عصر کے وقت۔ پھر اسی کی تعلیمات بیان کرتے ہیں اور اسی کی طرف رحمت والے کے لئے فرماتا ہے، خود تم پر، جسے بھی چاہے یعنی جب وہ تمہیں یاد رکھتا ہے تو یہی ہو کہ تمہاری دعا کے لئے نفلت نورا جیسے فرمایا ﴿كَمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ دُرُودَنَا﴾ کے الفاظ میں اس طرح کہنے میں خود تمہیں میں سے رسول بھیجا تم پر اور وہی کتاب پر صاف ہے اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب و سنت سکھاتا ہے اور وہ سکھاتا ہے جسے تمہاری ہمت ہے۔ پس تم میرا ذکر کرو اس تمہاری یاد کرو اور تم میری دشمنی نہ کرو۔ حدیث قرآنی میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور مجھے کسی جنت میں پاؤں کرنا میں اسے جنت میں پاؤں کرتا ہوں جو اس کی حفاظت سے بچ رہا ہو۔

صلوٰۃ کے معانی: جو صلوٰۃ ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف حضاف ہو تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بھلائی اپنے فرشتوں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اور قوس میں ہے اور اس سے رحمت ہے اور دونوں قوس کا انجام یہی ہے۔ فرشتوں کی یہ صلوٰۃ کہ ان کی دعا اور استغفار ہے جیسے اور آیت میں ہے ﴿وَلَقَدْ يَنْشَأُ لَكُمْ يَوْمَئِذٍ سُجُودٌ﴾ کے الفاظ سے اٹھانے والے اور اس کے اس پاس دے اپنے رب کی حمد و تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اس پر ایمان لانے ہیں کہ وہ سوس ہزاروں کے لئے مستحق کرتے ہیں کہ انہیں ہمارے رب سے برتر ہو۔ رحمت و عطیہ کچھ ایسا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں بخش جو تو چاہتے ہو۔ میں اور حج کی دعا پڑھتے ہیں انہیں مطلب جہنم سے بھی نجات دے۔ انہیں ان فرشتوں میں لے جائیں اور ان سے وعدہ کر چکا ہے اور انہیں بھی ان کے ساتھ بھیج دے جو ان کے باپ و داداؤں کی بیویوں و اولاد میں سے چک ہوں انہیں برائیوں سے بچائے۔ اے اللہ! وہی رحمت کو تم پر نازل فرما کر اپنے فرشتوں کی دعا کو تمہارے حق میں قبول فرما کر تمہیں جنت و عطا کی کہ میرے سے نکال کر اللہ رحمت و عطیہ کے نور کی طرف لے جاتا ہے اور وہی ادا کرتا ہے جس میں ہر طرح پر رحم۔ کہ میرے یا میں حق کی طرف من کی رہبری کرتا ہے اور روز باں دعا فرماتا ہے اور آخرت میں تمہارا بہت اور خوف سے بچائے گا۔ فرشتے اگر انہیں بھارت میں لے کر جہنم سے آراہنہ اور ہفتی ہو۔ کچھ فرشتوں کے دل مسنون کی محبت اللہ سے پر ہیں۔ حضور اکرم ﷺ ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ راستے سے گزرے تھے ایک چھوٹا بچہ راستے میں قحاش کی ماں نے جب ایک جماعت کو آتے ہوئے دیکھ تو میرا بچہ میرا بچہ لکھی ہوئی دواڑی اور بچہ کو گود میں لے کر ایک طرف بہت گئی۔ ماں کی اس بہت کو دیکھ کر سچا نے کہا ہر حال نہ ﷺ اقبال تو فرمایا کیا اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے۔ حضور اکرم ﷺ ان کے مطلب کو سمجھ کر فرماتے تھے اے اللہ تعالیٰ مجھے اپنے دوستوں کو آگ میں نہیں ڈالے گا (مسند احمد)۔

مجھ بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک قہنی عورت کو دیکھا کہ اس نے اپنے بچے کو دیکھنے ہی تو لیا۔ اور اپنے پیچھے سے لگا کر اسے اودھ پلانے لگی۔ آپ نے فرمایا بلو تو اگر اس کے اختیار میں ہو تو کہاں اپنی فرشتی سے پہنچے تو





















ابوہاشمی میں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی صاحبزادی حضرت حفصہؓ کے پاس ایک دن آئے اور بٹھا کر دو روزہ ہیں۔ پوچھا کہ شاید تمہیں حضور اکرم ﷺ نے طلاق دے دی۔ سنوا کر رجوع ہو گیا اور پھر یہی موقع ملا کہ یا تو قسم اللہ تعالیٰ کی میں مرتے دم تک تم سے کام نہ کروں گا۔ آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو لویات کرنے سے اور کسی کو نکال کر اس کے بدلے دوسری کو لانے سے منع کیا ہے عمر کو نہ پال حال۔ کبھی گئی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جاہلیت میں ایک بیٹھتہ رونا یہ بھی تھا کہ لوگ آپس میں بیویوں کا تبادلہ کر لیا کرتے تھے۔ یہ پٹیا اسے دے دیتا تھا اور وہ پٹیا اسے دے دیتا تھا۔ اسامہؓ نے اس گفتہ طریقے سے مسلمانوں کو روک دیا۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ عیینہ بن حصنؓ فرزادہ حضرت اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ اور اپنی جاہلیت کی عادت کے مطابق بغیر اجازت لئے چل آئے۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت عائشہؓ بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ نے فرمایا تم نے اجازت کیوں چلے آئے؟ اس نے کہا وہاں میں نے تو ان تک قلیلہ حضرت کے خادمہ ان کے کسی شخص سے اجازت مانگی ہی نہیں۔ پھر کہنے لگا یہ آپ کے پاس کوئی عورت بیٹھی ہوئی تھیں؟ آپ نے فرمایا یہ (ام المومنین حضرت عائشہؓ) تھیں۔ تو کہنے کا حضور انہیں مجھڑ دیں۔ میں ان کے بدلے اپنی بیوی آپ کو دیتا ہوں جو جو بھروسہ میں ہے مجھ سے ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسا حرام کر دیا ہے۔ جب وہ چلے گئے تو عائشہؓ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ایہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا ایک امقرئہؓ اور تھا۔ تم نے ان کی باتیں سنیں؟ اس پر بھی یہ اپنی قوم کا سر وار ہے۔ اس روایت کا ایک راوی ابی نعیم بن عبد اللہؓ داخل کرنے سے باز رہتے تھے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ  
غَيْرِ نَظِيرٍ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ  
بِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكَ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ  
وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَ  
لِقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا  
إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا ۖ إِنْ تُبَدُّوْا شَيْئًا أَوْ تُخَفَوْهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ  
شَيْءٍ عَلِيمًا ۞

مسلمانو! جب تک تمہیں آفات نہ دی جائے تم جی کے گروں میں نہ جایا کرو۔ کھانے کے لئے بھی آفات کے بعد ہاؤ یہ نہیں کہہ سکتے۔ چاہے آفات نہ آئیں اور کھانے کے بچے کا انکار کرتے رہے۔ جب یہ دیا جائے ہاؤ، جب کھا جائے لعل کھڑے۔ ہاؤ ہاؤ کرو اور چاہوں میں مشغول نہ ہو جایا کرو مگر کوئی گتہاری ہے۔ گتہاری ہے لیکن وہ لعل گتہاری ہے۔ جی اور اللہ تعالیٰ بیان حق میں کسی کا لفظ نہیں کرے۔ جب تم کسی کی بیوی سے کوئی چیز طلب کرو تو اس کے پیچھے سے طلب کیا کرو۔ جی اور اللہ تعالیٰ کے دلوں کی کامل پاکیزگی میں ہے۔ نہ تمہیں یہ جائز ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو حقیقت دہاؤ۔ نہ تمہیں یہ حلال ہے کہ آپ کے بعد کسی وقت بھی آپ کی بیوی سے نکاح کرو۔ یا، کھو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ غم کسی چیز کو خواہ کرو یا غمی۔ کھو اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کا مالک ہے۔ مگر کھو۔















































آج کل کے مطالعے میں جنہوں نے کہش کی ہے یہ دو لوگ ہیں جن کی رائے اہم ہے۔ ان کا نام ہے۔ جنسین طرے کہ وہ کچھ سال گئے کہ جو کہو تیری جانب تیرے رب کی طرف سے مائل ہوا ہے دوسرا اہل حق ہے اور اہل تعالیٰ غالب ٹوہین والے کی راہ کی پیروی کرتا ہے۔

قیامت برحق ہے۔ چارے قرآن میں نہیں آجیت ہیں جہاں قیامت کے آنے پر جسم حاکم رہا یا نہ رہا گیا ہے۔ یہ تو سورہ یونس میں ﴿وَيَسْأَلُونَكَ أَحَقُّ هُوَ فُلٌّ امَّا لِنَاسٍ اَمْ لِهٰذَا الْحَقِّ وَمَا لَكُم مِّنْ عِلْمٍ﴾ کو لے کر تھوڑے دریافت کرتے ہیں کہ کیا قیامت کا آنا حق ہی ہے؟ تو کہہ دے کہ ہاں ہاں میرے رب کی قسم وہ یقیناً حق ہی ہے اور تم اللہ تعالیٰ کو مغلوب نہیں کر سکتے۔ دوسری آیت یہی۔ تیسری آیت سورہ احقاف میں ﴿وَعَمَّ الْفُلَيْنِ كَلَمًا اَنْ لَّنْ يُّعْلِنَا اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ﴾ یعنی کلام کا خیال ہے کہ وہ قیامت کے دن اٹھائے نہ جائیں گے تو کہہ دے کہ ہاں میرے رب کی قسم تم تو اٹھائے جاؤ گے۔ پھر اپنے اعمال کی خبر دیے جاؤ گے اور یہ تو اللہ تعالیٰ پر بالکل ہی آسان ہے۔ پس یہاں بھی کافروں کا کلام قیامت ذکر کر کے اپنے نبی ﷺ کو ان کا جواب تمہی بتلا کر پھر اس کی مزید تاکید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ دو اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے اس سے کوئی فرد یا شیعہ نہیں سب اس کے علم میں ہے۔ گو ہڈیاں سڑ گئی جائیں ان کے ریزے متحرک ہو جائیں۔ لیکن وہ کہاں ہیں؟ کہتے ہیں! سب وہ جانا ہے۔ وہ ان سب کے بچ کر رہنے پر بھی قادر ہے جیسے کہ پہلے انھیں پیدا کیا۔ اور ہر چیز کا جاننے والا ہے اور تمام چیزیں اس کے پاس اس کی کتاب میں بھی لکھی ہوئی ہیں۔ پھر قیامت کے آنے کی حکمت بیان فرمائی کہ ایمان والوں کو ان کی نیکیوں کا بدلہ ملے۔ وہ مطہرت اور رزق کریم سے نوازے جائیں اور ایمانوں نے اللہ تعالیٰ کی باتوں سے خدا کی رسولوں کی نہ مانی انھیں بدترین اور سخت سزا دیں گے۔ ایک کار و موہن ہزاروں بار دہرا کر کلام ازراہ ایمان۔ جیسے فرمایا جنسی اور منہی پرانہ نہیں۔ جنتی کامیاب اور مفلک نہ ہیں۔

مرنے کے بعد وہ بارگاہِ نبویہ کا حق ہے اور آیت میں ہے ﴿لَقَدْ جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ لِلدِّينِ أَمْنًا﴾ (یعنی مومن اور مفسد متقی اور فاجر برائے نہیں۔ پھر قیامت کی ایک اور مکتبہ بیان فرمائی کہ ایمان اور بھی قیامت کے دن لکھوں کوجز اور بدوں کو سزا دے ہوئے دیکھیں گے تو وہ علم الیقین سے یقین حاصل کریں گے اور اس وقت کہ انھیں گے کہ ہمارے آپ کے رسول ہمارے پاس حق لائے تھے اور اس وقت کہا جائے گا کہ یہ ہے جس کا مدد و نمان نے دیا تھا اور رسولوں نے سچ سچ کہا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے تو لکھ دیا تھا کہ تم قیامت تک رہو گے تو اب قیامت کا دن آچکا، واللہ تعالیٰ عزیز ہے یعنی بلند جناب والا بڑی سرکار والا ہے بہت عزت والا ہے پورے غلبے والا ہے نہ اس پر کسی کا تسلط نہ کسی کا زور نہ ہر چیز اس کے سامنے پست اور عاجزہ قابلِ تخریف ہے اسے اقوال و افعال شر و فحل میں ان تمام میں اس کی ساری مخلوق اس کی ٹانگوں سے۔ ﴿وَحَقُّ وَعِلَالٌ﴾

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ نَدُكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ يَنْتَهِكُكُمْ إِذَا مُرِّقْتُمْ كُلَّ مُمَرِّقٍ  
إِنَّكُمْ لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝ أَفَتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَيْدًا بِأَمْرِهِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ لَا  
يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَالضَّلَالِ الْبَعِيدِ ۝ أَفَلَمْ يَرَوْا إِلَىٰ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ  
وَمَا خَلْفَهُمْ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ شَأْنَهُمْ خَفِيفٌ ۖ إِنَّهُمْ لَا يُعْقِلُونَ ۝









وہاں جو دو چاہتے اپنے سامنے ان سے کام لینے ان میں سے جو جن احکامِ اسلامی کی تعمیل سے نبی پر اتنا فورا تگ سے عطا ہوا چاہتا۔ ان اہلِ عالم میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ جہنات کی تین قسمیں ہیں ایک تو یہ وار ہے۔ دوسری قسم ساہل اور کہتے ہیں تیسری قسم وہ ہے جو سواروں پر سوار ہوتے ہیں۔ اترتے ہیں و فیہ وہ یہ حدیث بہت غریب ہے۔ ان ائمہ سے روایت ہے کہ جہنات کی تین قسمیں ہیں 'ایک کے لئے توہابِ ثواب ہے۔ ایک آسمان و زمین میں الٹے رہتے ہیں' ایک ساہل کہتے ہیں۔ انسانوں کی بھی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سایہ دے گا۔ جس دن بجز اس کے سامنے کے اور کوئی سایہ نہ ہو گا اور ایک قسم مثلِ ہمایوں کے ہے بلکہ ان سے بھی بہتر اور تیسری قسم انسانی سواروں میں ہے طائی الہ کہنے والے۔

[illegible]

﴿الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْكُمْ فَمَنْ لَمْ يُقِمْ وَصَايَا اللَّهِ وَلِقَاءِ رَسُولِهِ فَهُمْ مُنَافِقُونَ﴾

اس میں بھی شاعر غنیمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔ لعل سے زبان سے اور دل سے۔ حضرت محمد ارحمہم علیہ السلام سے مروی ہے کہ نماز بھی شکر ہے اور روزہ بھی شکر ہے اور بھلا محفل جسے تو اللہ تعالیٰ کے لئے کرے، شکر ہے اور سب سے افضل شکر محمد ہے۔ محمد بن کعب قرظیؒ فرماتے ہیں شکر اللہ تعالیٰ کا تعلق اور نیک محفل سے۔ آل وادودوں میں شکر ادا کرتی تھی۔ قنوجی اور قنوجیؒ فرماتے ہیں: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی لیل و نعل اولاد اور عمر و قنوجیؒ اس طرح اوقات کی پابندی کے ساتھ لعل نماز تقسیم کی تھی کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز میں مشغول نظر آئے۔ بخاری و مسلم میں ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے: اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ بندہ حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز تھی۔ آپ اسی رات سے تہائی رات قیام کرتے اور پھرنا حصہ سونہے۔ اسی طرح سب روزوں سے زیادہ محبوب روزہ ہے بھی اللہ تعالیٰ کو آپ ہی کے تھے۔ آپ ایک دن روزے سے رہے اور ایک دن بے روزہ۔ ایک کوئی آپ میں یہ تھی کہ وہ جس نے جہاد کے وقت منہ نہ پھیرتے۔ اتنی جہاد میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے آپ سے فرمایا کہ جہاد سے بچے رات کو بستر نہ سو کر دو۔ رات کی زیادہ تینہ انسان کو قیامت کے دن نصیب نہا جاتی ہے۔

ابن ابی عامر میں اس موقع پر حضرت واوود علیہ السلام کی ایسے مظلوم حدیث مروی ہے۔ اسی کتاب میں یہ بھی مروی ہے کہ حضرت واوود علیہ السلام نے کتاب پاری میں عرض کیا کہ اے اللہ کا رسول! جو انھیں کہے ۱۱۰ کا شعر گزاری تو میری ایک لوت ہے۔ جواب ملا واوود! تو نے میری شعر گزاری ۱۲ کروئی جب کہ تو نے اسے جان لیا کہ کئی نفیثین میری ہی طرف سے ہیں۔ چہ

ایسا دیکھنے کی ضرورت ہی ہوتی ہے کہ لوگوں میں سے تم کو کونسا دیکھتا ہے۔ بہت سی باتیں ہیں۔

فَلَمَّا أَفْضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَى مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنْسَأَكَه  
فَلَمَّا أَخَذَتْهُ بُنَيَّتُكَ يُحْيِي أَنْ لَوْكُلُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثْنَا فِي الْعَذَابِ  
الْمُهِينِ ۝

یہاں آپ کے انتقال پر موت کا حکم بھیج دیا اور لوگوں کی ضرورت کو یہ بتانے والی کھڑکی تھی کہ آپ نے جہنم کی عذابتوں کا عذاب دیکھا۔  
میں جب زندہ تھا کہ اس وقت انہوں نے جان لیا کہ وہ جہنم میں ہے تو اس عذاب کی مصیبت میں گزار رہے تھے۔

حضرت جبریل علیہ السلام کی موت کی نبیوت بیان دہری سے اور یہ بھی کہ جو جنات ان سے  
لوگوں کے اقبال کا کام لیاں میں مصروف تھے ان میں سے ان کی موت آگیا۔ یہاں بھی عذابتوں کا بیان ہے۔  
یہاں آپ کے انتقال پر موت کا حکم بھیج دیا اور لوگوں کی ضرورت کو یہ بتانے والی کھڑکی تھی کہ آپ نے جہنم کی عذابتوں کا عذاب دیکھا۔  
میں جب زندہ تھا کہ اس وقت انہوں نے جان لیا کہ وہ جہنم میں ہے تو اس عذاب کی مصیبت میں گزار رہے تھے۔

ایک طرف تو عمر و غریب حدیث میں ہے شیخ تقی الدین کہ ہے کہ اسی کا وقوع ہونا ممکن نہیں آتا۔ یہیں کہ  
حضرت میرا عبد السلام جب نماز پڑھتے تو ایک وقت اپنے سر پر رکھتے اور پڑھتے کہ تو ایسا دیکھتا ہے۔ یہ تو عام ہے  
یہاں آپ سے اسی استعمال میں لے کر لیتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
موت کی ضرورت پر ظاہر نہ ہوئے کہ ان لوگوں کو یقین ہو جائے کہ میں قریب نہیں جانتے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ ایک  
کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں

بعض صحابہ نے عرض کی کہ حضرت میرا عبد السلام کی حالت عمر آپ میں سال ۱۰۰۰ سال یا انہما پیش ہوتے  
تھے کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں  
یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں سے اسی سے کہا کہ آپ پڑھتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ کے ارکان میں یہ وقت دیکھا تو پھر یہاں

ایں مسجد کی کچ کی جگہ میں کھڑے ہو کر ایچہ کھڑی کے سہارے نماز شروع کر دی۔ وہیں انتقال ہو گیا۔ لیکن کسی کو اس کام نہ ہوا۔ شیاطین سب کے سب اچھا نہ کر لی جلاتے۔ یہ کہ یہاں ہوا نام کسی نہیں ہے۔ نہ خولی سے رسوا نہیں ہو سکتا۔ اور یہاں نہ خراب نہ آئے پیچھے آئے۔ اس میں جو ایک بہت زیادتی شیطانی تھا۔ اس نے کہا: یحییٰ اس میں آگے آؤ۔ جیسے سارا خلیج ان میں یہاں سے جا کر وہاں سے لکر آئے تو یہی حاکم ہائے انہیں اپنا چہ وہاں آئے اور انہیں پوچھا۔ لیکن اسے حضرت سیدنا علیہ السلام کی اولاد آئی۔ دیکھ کر کہتے تھے: یہ تو حضرت علیہ السلام کی طرف سے ہوا۔ مگر یہ بھی وہاں سے آئے۔ لیکن اس نے دیکھ میں کچھ خیال نہ کرنا۔ اس نے پھر اس کی طرف سے کہا: مسجد میں چلا گیا۔ دیکھا کہ وہاں جاتے کے بعد بھی وہ نہ جاتا۔ اس کی بہت اور دیر ہو گئی۔ اور اس نے کہا: مگر آپ کو بھی تو دیکھا کہ وہ نہ جاتے ہیں اور انتقال فرما چکے ہیں۔ اب کس کو خبر کی طرف آئے؟ عراب کو تو حوالہ واقعی اللہ تعالیٰ نے رسول کو زندہ پایا۔ آپ کو مسجد سے نکال دئے۔ وہ انتقال کا طم حاصل کرنے کے لئے انہوں نے وہی کھڑی کو دیکھ کے سامنے ڈال دیا۔ ایک دن رات تک جس قدر دیکھنے کے لئے کہا گیا اسے دیکھ کر ہماڑو کیا تو مصمم ادا کر کے آپ کے انتقال کو پورا حال گزار چکے۔ تو ہم لوگوں کو اس وقت کافی یقین ہو گیا کہ جنت جو جنت تھی کہ ہم طیب کی قبر میں جاتے ہیں یہ کھلی اس وقت تھا۔ اور نہ سال بھر تک یہاں مسجد پہنچے رہے۔ اس وقت سے جنت میں گئے کیڑے کو مٹی اور پانی مان کر گئے ہیں۔ گواہ کا شریہ ان کے لئے ہیں کہ یہاں بھی تھا کہ ان کو کچھ کہنا چاہتا ہوں تو ہم ہجر سے ہجر نہ لگتے ہو چکا۔ لیکن یہاں سے اب بھی یہاں سے اگلے ملے۔ ان میں سے بہت سی جنت ہیں تو ان کے لئے جنت حق میں ہوا۔ انوں سے الگ ہوں وہ خود جنت کے قابل نہ تھے بہت اہم۔

حضرت زید بن سمہ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا علیہ السلام نے جنت موت سے کہہ دیا کہ فلاں کی جنت موت کا بھی کچھ پہلے جانا۔ حضرت ملک الموت نے بھی کیا تو آپ نے جنت کو فتح دیا۔ اس کے بعد خشک کامکان ہائے کا کھودا۔ اور اس میں ایک کھڑی پر ایک کھڑی کرنا شروع کر دی۔ اور اسے نہ کہ حضرت ملک الموت اپنے وقت پر آئے اور وہاں قبضہ کر لگے۔ پھر کھڑی کے سہارے آپ سے ہر سال اسی طرح کھڑے رہے۔ جنت اور اور سے دیکھ کر آپ کو اچھا لگتا۔ اور آپ نے اپنے کاموں میں آپ کی جنت کی وجہ سے مشغول رہے۔ لیکن جو آپ کی کھڑی کو نہ دیکھا۔ وہاں بھی کھانا تو آپ کھڑی ہو جوت سہارے آپ نے جنت اور جنت کا میں ہا گیا۔ وہ جنت کے کھڑے ہوئے۔ اور بھی بہت سے جنت سے یہ مروی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لِسِرَافٍ مِّنْهُمْ آيَةٌ جَعَلْنَاهُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ دُكُلًا مِّنْ لِّذِي رَيْبِكُمْ وَاشْكُرُوا لَهُ الْبَلَدَ طَيِّبَةً وَارْتَبْ غَفُورٌ فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتِ الْأَكْمَامِ وَالْأَكْلِ تَحْمِيًا وَكَلَّمْنَاهُ مِن سِدْرٍ قَلِيلٍ ذَٰلِكَ جَزَاءُكُمْ بِمَا كَفَرُوا وَهَلْ نُجِزِي إِلَّا الْكَافِرِينَ

قوم یہاں سے آئے انہیں میں سے وہی کی مثال تھی۔ ان کے دائیں اور بائیں ہوتے۔ اپنے آپ کی دلی مولیٰ دہری کہہ دیا۔ نہ کاشمیر اور نہ۔ اور وہ۔ لیکن یہاں سے نہ کرنا۔ ان کی قوم نے ان پر زور کیا کہ بائیں اور دہریہ اور دہریہ سے



مجھ بھاری میں ہے قبیلہ اسلم بابت حیروں سے نشانہ بازی کر رہے تھے اور حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے اٹھ تو آپ نے فرمایا: اے اولاد اسمعیل حیر اندازی کے ہاتھ ہمارے والد بھی چرے حیر انداز تھے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ سہا کا سلسلہ نسبت طلیل الرحمن علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ اسلم انصار کا ایک قبیلہ تھا اور انصار سارے کے سارے فسان میں سے ہیں اور یہ سب یعنی تھے سہا کی اولاد ہیں۔ یہ لوگ یہاں میں اس وقت آئے تھے جب سیلاب سے ان کا وطن تباہ ہو گیا۔ ایک جماعت یہاں آ کر بسی تھی دوسری شام چلی گئی۔ انھیں فسان اس لئے کہتے ہیں کہ اسی نام کی پانی والی ایک جگہ پر یہ ٹھہرے تھے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مشکل کے قریب ہے۔ حضرت حسان بن ثابتؓ کے شعر سے بھی اس کا ثبوت ہوتا ہے کہ ایک پانی والی جگہ پاس کنوئیں کا نام فسان تھا۔ یہ جو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کی دس اولادیں تھیں۔ اس سے مراد بسلی اولادیں نہیں۔ کیونکہ بعض بعض ۱۰۰۰ تھیں جن نسلوں بعد کے بھی ہیں جیسے کہ کتب انساب میں موجود ہے۔ یہ جو شام اور یمن میں جا کر آباد ہوئے یہ بھی سیلاب سے آئے کے بعد کا ذکر ہے بعض وہیں رہے بعض ادھر ادھر چلے گئے۔ دیوار کا تہہ یہ ہے کہ ان کے دونوں جانب پناہ تھے جہاں سے نہریں اور خشے بہہ بہہ کر ان کے شہروں میں آتے تھے اسی طرف نالے بھی اور دریا بھی ادھر ادھر سے آتے تھے۔ ان کے قدرتی بادشاہوں میں سے کسی نے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان ایک مضبوط پل نہ بنوایا تھا۔ جس دیوار کی وجہ سے پانی ادھر ادھر ہو گیا تھا۔ تو بامسور و دریا جاری رہا کرنا تھا۔ جس کے دونوں جانب پناہات اور کھیتیاں لگا دی تھیں۔ پانی کی کثرت اور زمین کی مہرگی کی وجہ سے یہ خطہ بہت ہی زرخیز اور بھرپور رہا کرنا تھا۔ یہاں تک کہ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ کوئی عورت اپنے سر پر جھلی رکھ کر چلتی تھی۔ کچھ دور جاتے تک وہ جھلی چلوں سے پانچ بھر جاتی تھی۔ درختوں سے بڑھ چلی خود خود میٹھتے تھے وہ اس قدر کثرت سے ہوتے تھے کہ ہاتھ سے توڑنے کی حاجت نہیں پڑتی تھی۔ یہ دیوار اب میں تھی جو بعد ازاں سے یمن منزل پر تھی اور سد باب کے نام سے مشہور تھی۔ اب وہاں کی عمر کی محنت حراف اور امتداد حرافت اہلی سے اس طرف تھا کہ ان کے ہاں کھیتی باڑی اور زہریلے جانور بھی نہ ہوتے تھے۔ یہ اس لئے تھا کہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی توحید کو مانیں اور پانی و جان اس کی مخلوق کے ساتھ محلات کریں۔ یہ تھی وہ نشانی قدرت جس کا اگر اس آیت میں ہے کہ دونوں پہاڑوں کے درمیان آباد ہوتی اور ہستی سے دونوں طرف ہرے بھرے پھلدار پناہات اور سرسبز کھیتیاں۔ ان سے جناب پاری نے فرمادیا تھا کہ اپنے رب کی دینی بونی روزیاں لکھاؤ پیو اور اس کے شکر میں لگے رہو۔ لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی توحید کو اور اس کی نعمتوں کے شکر کو بھلا دیا اور سورتی کی پرستش کرنے لگے۔ جیسے کہ جب نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ ﴿جَنَّتُکَ مِنْ سَبَا بِنَا بَقِیْنِ﴾ اے یعنی میں تمہارے پاس سہا کی ایک پلٹ خیر لایا ہوں ایک عورت ان کی یاد شہادت کر رہی ہے جس کے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ عظیم الشان تخت سلطنت پر وہ بیٹھتی ہیں۔ رانی اور مایا سب سورت پرست ہیں۔ شیطان نے ان کی راہ راہ رکھی ہے۔ بے راہ اور بے جہاں۔ مردی ہے کہ بار وادیجہ وغیرہ ان کے پاس آئے تھے۔ باخراشت اہمال رنگ لائی۔ جو دیوار انہوں نے بنارکھی تھی اسے پتھروں نے اندر سے کھوکھلی کر دی اور بادشہ کے دربار میں وہ ٹوٹ گئی پانی کی ریش پیل ہو گئی۔ ان دریاؤں کے چشموں کے پارش کے نالوں کے سب پانی آگئے۔ ان کی بستیوں ان کے محلات ان کے باغات اور ان کی کھیتیاں سب تباہ ہو گئیں۔ ہاتھ ہٹے روکے کوئی تدبیر کارگزار نہ ہوئی۔ پھر وہ وہاں آئی کہ اس زمین پر کوئی پھلدار دولت نہ رہی۔ خدا ہیچ کے جہاد کے تلوار بولی کے اور ایسے ہی بے مہر و مہرے کا درخت آگئے تھے۔ ہاں بہت کچھ بیجوں کے درخت آگئے تھے جو نہرا اور درختوں سے کاڑھ تھے۔ لیکن وہ بھی بہت زیادہ غار اور بہت کم پھلدار تھے۔ یہ تھا ان کے کھروٹر کہ "مرحی اور عجم کا بدل کہ عجمیں کھوپڑے اور درختوں میں جٹکا ہو گئے۔ کافروں کو بھی اور اس بھی ہی سخت سزا میں دینی جاتی ہیں۔ حضرت ابن خیرہ فرماتے ہیں کہ انہوں کا

مولوی نے اپنے کہہ سوتے ہیں کہ ان کا ہر غلطی، غمناک ہے۔ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا ہے۔ میں نے کہا ہے۔

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا الشَّيْرَ سَيْرُوفَهَا لِيَأْتِيَ وَآيَاتُهَا أَمِينٌ ﴿١٠﴾ فَتَأْتُوا رَبَّنَا بِعُذْبَيْنِ اسْفَانٍ وَظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَيَعْلَمُهُمْ أَحَادِيثَ وَمَرْفَعُهُمْ كُلَّ مُرْزِقٍ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ

صہار شکور

[illegible][illegible][illegible]







ہے۔ اس نے اس میں ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔ اس نے اس میں ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔ اس نے اس میں ہر چیز کو اپنی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ رَعَيْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيهِمَا مِنْ شِرْكٍَ وَلَا لَهُمْ مِنْهُمُ قَرْنٌ ظَهِيرٌ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ مَقَالُ مَا قَالُوا رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ

اے نبی! کہہ دو کہ تم اپنے رب کے سوا کسی اور کو نہیں پوجتے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔

جہاں میں آپ نے ان کے لئے جسے چاہا ہے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ وہی وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے۔







طرف میرا کیا ہوں لیکن میں نے اس عیب، غم کی طرف، جو کافر اس بات پر اذیت لگائی کہ ان کا ایمان ہو رہا ہے کہ پانچ تین قرأت  
 'سب سے' کی جیسے اور کہہ رہے ہیں ان کو لی بھڑی چوبیس 'ا' ہاں اس سے اٹھتا ہے میں اس سے اتنی جانتے ہیں  
 ان کو جو بتا رہے کہ تمہارے لئے وہ کافر شر ہو چکے۔ اس میں تقدیر حاضر کی روٹی کا ٹکڑا ہے۔ جیسے ہاں اعلیٰ اللہ  
 ادا حاء لا یؤخر چہ۔ اور فرماؤ وما یؤخرہ الا اقلیٰ منکم فلو کان علی شفعہ لو کان۔ یعنی اور ضرورت پیش نہ کرنا۔ تمہیں اس وقت  
 ضرورت نہ ملے جب وہ ان آیہ پھر کوئی سب بھی نہ دلا سکے اور اس میں ایسی ایک جگہ ہے کہ نور پھر یہ جگہ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُؤْمِنُوا بِهَذَا الْقُرْآنِ وَلَا يَالِئِذْ يَبَيِّنُ يَدَيَّهِمْ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ  
 الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ الَّذِينَ  
 اسْتَضَعُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا أَلَمْ نَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۖ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا  
 لِلَّذِينَ اسْتَضَعُوا اتَّخَذُوا صَدَدًا بَيْنَ يَدَيْهِمْ إِذْ جَاءَهُمْ بَلٌّ كُنْتُمْ  
 تُخَبِّرُمِنَ ۖ وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرَ النَّبْلِ وَالنَّكَارِ إِذْ  
 كَانُوا رُؤًى أَنْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَيَجْعَلَ لَهُ أَندَادًا وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا آسَرُوا الْعَذَابَ  
 وَجَعَلْنَا الْأَغْلَىٰ فِي أَغْنَابِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يَعْبُرُونَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

کافروں نے کہا کہ ہم نے قرآن تو مانیا ہے اس سے میری کیا مان لیا ہے، اے کاش کہ ان ظالموں کو اس وقت دکھایا جاتا  
 کہ جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہوئے ان کے اپنے اور تمہارے اور تمہارے رب کے سامنے۔ وہی وہی ہے کہ جو اپنے رب کے سامنے  
 نہیں آئے اور تم نہ جانتے ہو کہ مسلمان ہوتے۔ یہ بات ان یوں دہی لے کر کہ تمہارے وہی جانتے تھے کہ ہم نے  
 نہیں اس سے روکا تھا کہ کس بلکہ تم خودی تھے۔ ان کے یہ وہی پہلی اور نہ ان کے ظہور اس سے نہیں آئے انہیں نہیں بلکہ قرآن، ان  
 رات کو عذیب سے بھیجی تھی کہ تمہارے ظہور کرے۔ اس کے شریک مقرر کرے اور عذیب، اللہ ہی ہے اسی کا۔ عذاب  
 کو لینے ہی سے سب کی دلی تمہیں ہو۔ یہ جس کے۔ فافس کی کراؤں میں ہم حق الہی سے نہیں صرف ان کے کہ  
 کر کے اعلان کا بدلہ امان کا۔

کافروں کی سرکشی اور جمل کی ضد کا یہی جو بات کہ انہوں نے غلط کر لیا ہے کہ کو تو حق کی تھانہ کی جڑ اور  
 دلیس کی جڑ میں ان کو نہیں دلیں گے۔ بلکہ اس سے اگلے کتاب پر بھی ایمان نہیں آئیں گے۔ انہیں اپنے قول کا جو اس  
 وقت آئے کا سب اللہ تعالیٰ کے سامنے جہنم کے اندر آکر۔ کہہ رہے ہیں کہ وہی کافر ہوں گے ہر ایک  
 دوسرے کو قصور اور ظہور کے ساتھ اپنے پروردگار۔ انہیں ہے کہ اگر تم میں نہ رہتے تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے  
 ہوتے۔ ان کے جڑ انہیں عذاب دلیں گے کہ کیا ہم نے نہیں وہ کافر ہم نے ایسا بات کی کہ وہ جتنے تھے کہ وہی وہیں



































ہات بھی چسپ نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تہا سے بچ کر اللہ علیہ السلام کو ملنے سے بچا دیا اور ان کی نسل کو ایک دلیل پائی سے جاری رکھا۔ انھیں جو زجر عطا ہوا، یعنی مرد و عورت یہ بھی اس کالاف و کرم و انعام و احسان ہے کہ مردوں کے لئے بیویاں بنا کر جو ان کے سنوں و راحت کا سبب ہیں۔ یہ مرد کے حمل کی ضرورت کے لئے ہونے کی اسے فرج ہے۔ بخدا ہے کہ ہر نے سے اللہ پر ہے جس پر ہے ہونے والے سے اور نہ تو رخصت چیز سے اور اس کے بک اس کی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ اسی آیت میں **وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ لِمَا يَصْلَحُ لَهُ خَلْقُ امْنٰی** چاہا اللہ تعالیٰ بت بھی ہے اور وہ اس کی پوری فی خیر بھی ہر جگہ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ عالم الغیب کو یہ بھی علم ہے کہ کس نطفہ کو نبی کرے گا، اسی ہے۔ یہ بھی ان کے پاس لکھا ہوا ہے۔ **وَمَا يَنْصُفُ مِنْ غَفْوٍ اَوْ مَعْصِيَةٍ** کی خبر کا راجع جس ہے۔ میں ہی نہیں اس لئے کہ عمل پر کتاب میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے علم میں اس کی حیرت کی نہیں ہوتی۔ جس کی طرف بھی خیر لگتی ہے۔ جیسے غیب میں لکھا جاتا ہے۔ **وَالَّذِي يَتُوبُ وَصَلَفُهُ** یعنی میرے پاس ایک پڑا ہے اور دوسرے نیزہ کا آواز ہے۔ نعمت اس کا کہ سے مروی ہے کہ جس شخص سے لئے میں نے طول امر خدا کی ہے اور اسے چوری کر کے تیرے کا۔ لیکن وہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہیں تک پہنچے تھے اور جس کے لئے میں نے کم عمر قرار دی ہے اس کی حیات اسی مرتبہ پہنچے گی۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت کتاب میں لکھی ہوئی موجود ہے اور سب پر یہ سب کچھ آسان ہے۔ مگر کہہ دے کہ ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو نقد تمام ہونے سے پہلے ہی مر جاتا ہے۔ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ بعض انسان سو سال کی عمر میں جاتے ہیں اور بعض پچھترے ہی مر جاتے ہیں۔ ساٹھ سال سے کم عمر میں مرنے والا بھی ناقص مرد ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان کے عین میں مگر کی لبتالی یا کی لکھی جاتی ہے۔ مادی حقوق کی یکساں عمر نہیں ہوتی۔ کوئی بھی مرد والا کوئی کم عمر والا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے اور اسی کے مطابق ظہور میں آتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ اس نے معنی یہ ہیں کہ جو اصل لکھی گئی ہے اور اسی میں سے جو ضروری ہے سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ بخاری و مسلم وغیرہ میں ہے۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ جو چاہے کہ اس کی روزی اور مرد سے دوسلہ مٹی تیار کرے۔

اللہ تعالیٰ عالم ہیں۔ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ کسی کی ذہل آ جانے کے بعد اسے مہلت نہیں ملتی۔ زیادتی عمر سے مراد ایک سو سال کا ہونا ہے۔ جس کی دعا میں اسے مرنے کے بعد اس کی قبر میں کھنکھراتی ہیں۔ یہی زیادتی عمر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔ اس کا علم اس کے پاس ہے۔ اس کا علم تمام مخلوق کو خیر سے ہوتے ہے۔ اور ہر چیز کو جانتا ہے۔ اس پر کچھ غلطی نہیں۔

**وَمَا يَسْتَوِي الْبَرْصَانِ هَذَا عَذَابٌ فَرَاتٌ سَابِغَةً شَرَابُهُ وَهَذَا مِلْءُ اُحَابٍ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ اَحْمَاطٍ وَّاسْتَشْرِجُوْنَ حَلِيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلَاكَ فِيْهِ مَوَاحِرُ**  
**لِيَتَّبِعُوْا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ**

اور یہ اور بھی ۱۱ اور یہاں صفحہ پچاس پر لکھا ہے کہ۔ چنانچہ اور یہ ۱۱ امر اللہ تعالیٰ ہے کہ ۱۱۔ تمہیں دو غولوں میں سے کھانا دو گشت کھاؤ اور ۱۱۔ زبورات کھاؤ جو جنس تم پیستے ہو۔ اور ذرا کھاؤ کہ جو بڑی ذی کتبہ والی کو چیرنے کے لئے ہڈیوں میں دو غولوں میں سے کھاؤ کہ تم اس کا فضل اور ضرورت نہ چاہو کہ تم اس کا فضل نہ کرو۔













جو لوگ کتاب اللہ کی حواشی کرتے رہتے ہیں اور غما کی پابندی رکھتے ہیں اور جو توجہ ہم نے ان کا حوالہ کیا اس میں سے پائیدار طریقہ فرج کرتے ہیں وہ اپنی تجارت کے امیدوار ہیں ہم کبھی ممانہ نہ دیں گے۔ تاکہ ان کو ان کی جو شہ پوری اپنے کاروان کو اپنے فضل سے اور زیادہ دلی ہے لکھ دیا جائے، آمین اللہ اعلم بالصواب۔

عالموں کی صفات۔ ۳۰۰ بندوں کی ایک صفیں ہیں ۳۰۰ ہی ہیں کہ وہ کتاب اللہ کی ۱۱۴ آیت میں مشغول رہ کر رہتے ہیں۔ ایمان کے ساتھ بلاعتہ رہتے ہیں۔ عقل بھی ہاتھ سے جانے نہیں اپنے نماز کے پابند اور خیرات کے عادی پائیدار طریقہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ساتھ سلوک کرنے والے ہوتے ہیں اور اپنے دلی کے ثواب کے امیدوار اللہ سے رہتے ہیں۔ جس کا خدا جتنی ہے جیسے کہ اس قصیر کے شروع میں فصاحت قرآن کے انگریزوں نے بیان کیا ہے کہ کلام اللہ شریف اپنے سامعین سے کیے گا کہ یہ جو بڑی توجہ کے پیچھے ہے اور کتاب کی سب تجارتوں کے پیچھے ہے۔ انہیں ان کے پورے ثواب میں گئے۔ بلکہ بہت زیادہ حاصل کر لیں گے جس کا ذیل بھی نہیں۔ لہذا تعالیٰ مٹاواں کا جتنے والا اور پھولنے اور ختم ہونے کا بھی قادر ہستی ہے۔ حضرت معرفتؒ تو اس اہمیت کو قاریوں کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ سنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ جب کسی بندے سے واسطی ہو تو اسے تو اس پر کمالیوں کی شکر کرتا ہے جو اس نے کی ہو۔ اور وہ کسی سے ناراض ہو تو اسے تو اس طرح ہر دینوں کی۔ لیکن یہ حدیث بہت ہی غریب ہے۔

وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور یہ کتاب جو ہم نے آپ کے ذہن کے طور پر بھیجی ہے یہ بالکل حقیقہ ہے جو کہ پہلے سے حکمتوں کی بھی تصدیق کرتی ہے۔ نہ تو اسے اپنے بندوں کی چوری چھری کیے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا حق کلام ہے۔ اور اس میں حق کلی کتابیں اس کی خبر دیتی ہیں یہ بھی ان اگلی کتابوں کی سہاکی ثابت کر رہا ہے۔ سب خیر و بھیر ہے۔ یہ مستحق تعظیم کو تعظیم دینا ہے و بھیر کہ وہ انسانوں پر اس نے اپنے واسطے حق سے تعظیم دی ہے پھر نبیاء میں بھی آپس میں مرتبے مقرر کر اپنے ہیں۔ اور علی الاطلاق حضرت محمد ﷺ کا درجہ سب سے بالا کر رہا ہے۔ نہ خدا اپنے تمام انبیاء پر اور تمام صلیبیہ۔

لَكُمْ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْغَيْرِ وَالَّذِينَ هُمْ يَأْتُونَ التَّوَّابِينَ إِنَّهُ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ

پھر یہ کتاب ہم نے ان لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچائی جن کو ہم نے اپنے خدا میں سے بندہ فرمایا پھر بعضے قرآن میں اپنی باتوں پر اصرار کرنے والے ہیں اور بعضے ان میں حوصلہ ہے کہ وہ اپنے دلی میں نہ توئی کی تو نہیں سے انہیں مقرر کرتی کچھ طے جاتے ہیں یہ بڑا فضل ہے۔

قرآن کو اٹھانے والے۔ اس کتاب کا پورا پورا حق ان پر ہے کہ وہ کتاب یعنی قرآن کریم کو ہمارے بنے ہوئے بندوں کے









[illegible]

وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخْلَفَ عَنْهُمْ فَمِنْ  
عَذَابِهَا كَذَلِكَ يُجْزَىٰ كُلُّ كَفَّارٍ ثُمَّ يُنْفَخُ الطُّغْيَانُ فِيهَا زُلْفَىٰ خُوفٌ فِيهَا أَرْبَابٌ مُّخْتَلِفُونَ  
غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ أَوْ كَلِمَتُكُمْ أَوْ لَعْنَتُهُمْ فَلَا يَذَّكَّرُ فِيهِ مِنْ تَذَكُّرٍ وَجَاءَكُمْ التَّنْذِيرُ  
فَذُوقُوا الْعَذَابَ مِنَ النَّارِ

[illegible][illegible]

















جیسے اوریت میں ہے کہ جن پر تیس سال کا کھنکھن ہو چکا ہے وہ تو ایمان لانے سے ہی نہیں۔ تو تو نہیں سب اہل حقیت تھے یہاں تک کہ ۱۱۱۱ھ کے بغیر ان ۱۴۰۱ھ کو تیس۔ دسے اٹھ۔ اٹھ سال سے وہ کہاں سے وہ کہہ سکتے۔ ایک مرتبہ ابو جہل ملعون نے کہا کہ اگر میں محمد ﷺ کو دیکھ لوں گا تو یوں کروں گا اور وہاں کروں گا۔ اسی پر یہ اہل حقیت اڑیں۔ وہ کہہ سکتے تھے یہ ہیں محمد ﷺ نہیں اسے آپ وہ کھانی نہیں دیتے تھے اور وہ جتنا تھا کہاں ہیں کہاں ہیں؟ ایک مرتبہ کی ملعون نے ایک شخص میں کہا تھا کہ دیکھو یہ کہتا ہے کہ اگر تم اس کی تابعداری کرو گے تو ہم ہمارے میں جاؤ گے۔ اور مرنے کے بعد عذاب نہیں ہو جاؤ گے۔ اور اگر تم اس کا خوف کرو گے تو یہاں دوزخ کی سزا ملے جاؤ گے اور وہاں مٹاؤں میں تم قہر ہوؤ گے۔ آج انے تو وہ۔ اہل حقیت۔ رسول اللہ ﷺ کو نہیں دے آپ ﷺ کی تسبیح میں مذکور تھی۔

[illegible]

ایک نئی حدیث میں اس کے ساتھ ہی قید معمر کے چارہاں کو لکھی گواہی دی گئی ہے۔ درمیان میں چارہاں نے کھٹکھا خا  
 اللہ تعالیٰ جانے کا کر بھی ہے۔ صحیح مسلم شریف کی ایک اور حدیث میں ہے: ”اب انسان مر جاتا ہے تو اس کے تمام عمل کٹ  
 جاتے ہیں“ مگر یہاں عمل، علم جس سے فارغ حاصل کیا جائے اور ایک اور جہ سے لے کر اس کے بارے میں اور وہ صدقہ چارہاں جو اس







حضرت حبیب کا ذکر ہے کہ اس ہستی کے لوگ وہاں تک سر نہیں دو گئے کہ انہوں نے پوشیدہ طور پر نبیوں کے نقل کا ورہ کر لیا۔ ایک سلطان غدر جو اس ہستی کے قریبی ہے میں جہنم کا کام حبیب قاصد کی کام کرتا تھا۔ غدار بھی ہمارا مذہم کی بنا پر بھی بہت ہی ذی فتنہ کی جہاں اس کا آقا حاضر رادہ غیرت کر رہا کرتا تھا کہ کارم اور غلٹ کا اچھا قیام کوں ہے اگر تھک ایک بار میں چند کرمات اچھی کیا کرتا تھا۔ اس نے جب اپنی قوم کے اس بد کردار سے کوئی طرح سلوک کر لیا تو اس سے میر نہ ہوا۔ کارور کا مکر ہوا۔ بعض کہتے ہیں یہ بڑا صل ہے ایک قول ہے کہ یہ دعویٰ ہے۔ عربی ہم فرماتے ہیں کہ یہ جرتی کھنٹنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ انہوں نے آ کر اپنی قوم کو صحابہ کرام کی کہ قربان رسولوں کی پیروی کرنا ان کا کہنا تھا ان کی اوپلا نہ دیکھو تو یہ اپنا کوئی فائدہ نہیں کر رہے۔ یہ قبر سے تنبیہ رسالت کا کوئی بدلہ نہیں مانگتے۔ اپنی غیر خواہی کی کوئی اجرت تم سے طلب نہیں کر رہے اور رسول سے نہیں اللہ تعالیٰ کی توحید کی رحمت دے رہے ہیں اور سیدھے اور سچے راستے کی رہنمائی کر رہے ہیں خود بھی اسی راہ پر چلے رہے ہیں۔ جس میں ضرور اللہ کی رحمت پر ٹیکہ کھانا چاہئے اور اس کی رحمت کرنی چاہئے۔ لیکن قوم نے اس کی ایک نہ سنی بلکہ انہیں شہید کر دیا۔ چوہی اللہ للعالمی عہد وادشاہ کہ

﴿وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَہٗمُ الْکِتٰبَ الَّذِیْ لَا یُغَیِّرُ اِلَیْہِمُ اَحَدٌ مِّنْہُمْ اَمْرًا﴾



وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّا أَخَذْنَا مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ يُرِيدُنَا الرِّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تَغْنَى عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُفْقَدُونَ ﴿١٧﴾ إِنِّي إِذَا لَفِئْتُ ضَلِيلٌ مُبِينٌ ﴿١٨﴾ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَأَنْتُمُ الْمَعْبُودُونَ ﴿١٩﴾

مجھے کیا ہو کیا ہے جو میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور تم سب اس کی طرف لوٹے ہو چاہے۔ کیا میں اسے مجھو کر انہوں کو مجھو رہا ہوں؟ اور یہاں تک کہ وہ زمانہ مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی نفع نہ پہنچائے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں۔ پھر تو میں جیسے کبھی گمراہی میں ہوں۔ میری سزا میں تو سب کے ال سے تم سب کے رب تعالیٰ پر ایمان لایا۔

عبادت صرف اللہ کا حق ہے! وہ ایک بہت شخص جو اللہ تعالیٰ کے رسولوں کی کھنڈ بپ وہ دیر اور تو جین ہوئی کچھ کر دوا دوا آیا تھا اور جس نے اپنی قوم کو نبیوں کی تابعداری کی رغبت دلائی تھی! وہ اب اپنے محل اور مقیم کے کون کے سامنے پیش کر رہا ہے اور انہیں حقیقت سے آگاہ کر کے ایمان کی دعوت دے رہا ہے تو کہتا ہے کہ میں تو صرف اپنے خالق و مالک اللہ ﴿وَأَخْلَدَ لَا شَرِيكَ لَهُ﴾ کی ہی عبادت کرتا ہوں۔ جب کہ صرف اسی نے مجھے پیدا کیا ہے تو میں اس کی عبادت کیوں نہ کروں؟ پھر یہ نہیں کہ اب ہم اس کی قدرت سے نکل گئے ہیں! اب اس سے ہمیں کوئی تعلق نہ رہا ہو! نہیں بلکہ سب کے سب لوگ پھر اس کے سامنے باقی ہونے والے ہیں۔ اس وقت وہ چڑھائی پر اُٹھ گیا۔ یہ کبھی شرم کی بات ہے کہ میں اس خالق و قادر و مجبور و کراروں کو پوچھوں! جو یہ طاقت رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی کسی نصیحت کو سمجھ کر نہ ہل دیں نہ یہ کہ ان کے کتبے شکن کی وجہ سے مجھے کوئی برائی ہی نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ اگر مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے تو اس کو نفع نہیں کر سکتا! وہ نہیں سکتا! نہ مجھے اس سے بچا سکتے ہیں۔ اگر میں ایسے کمزوروں کی عبادت کرنے لگوں تو مجھ سے بڑا کریم اور بڑا ہوا اور کون ہوگا! پھر تو نہ صرف مجھے بلکہ دنیا کے ہر بھٹے انسان پر میری گمراہی کھل جائیگی۔ میری قوم کے لوگو! اپنے جس جھٹلی مہمو اور پروردگار سے تم منحرف ہوئے ہو سنو! میں انکی ذات پر ایمان رکھتا ہوں۔

اور یہ سنی بھی اس آیت کے ہو سکتے ہیں کہ اس اللہ والے موصال نے اپنی قوم سے رہ کر اپنی کر کے اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں سے یہ کہا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر و ائمہ میرے ایمان کے گواہ رہا میں ذات باری تعالیٰ پر ایمان لایا جس نے تمہیں یہ حق رسول بنا کر بھیجا۔ پس گویا اپنے ایمان پر اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو گواہ بنا رہا ہے۔ یہ قول یہ نسبت اگلے قول سے بھی زیادہ واضح ہے۔ واللہ اعلم

حضرت ابن عباسؓ وغیرہ فرماتے ہیں کہ یہ بزرگ اتنا ہی کہنے پائے تھے جو تمام کلمات کے پاس اور زور کو پکارتے گئے۔ گویا تھا ہر انہیں پہنچا؟ پھر پھر مارتے مارتے انہیں اسی وقت فی الظلم شہید کر دیا ﴿وَأَوْصَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ عَهْدَ وَارِثَاتِهِ﴾۔ یہ اللہ کے بعد سے اور یہ کہنے والی اللہ پھر کہتا ہے تھے لیکن زبان سے یہی کہے جا رہے تھے کہ اسے اللہ میری قوم کو ہدایت کرے جائے نہیں۔

قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَلَيْتُ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ﴿٢٠﴾ بِمَا غَفَرْتُ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ﴿٢١﴾ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِنَّهُمْ خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾









راٹھ پھانسی کے منہ سے نکلتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام

انہوں نے کہا کہ یہ ایک عجیب سی چیز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام

یہ ایک عجیب سی چیز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام

وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِكَرَمِ رَحْمَتِكَ وَبِجَدِّ قُدْرَتِكَ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ وَبِوَدَادِ لَدُنِّكَ  
 ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَالْقَدْرُ الَّذِیْ لَا یُغْنٰی عَنْكَ شَیْءٌ مِّنْ دُنْیَاكَ وَآخِرَتِكَ  
 لَا الشَّمْسُ یَتَّبِعُهَا اَنْ تُدْرِیْتَ الْقَمَرَ وَلَا النِّیْلُ سَابِقُ النَّهْرِ وَكُلُّ فِیْ فَلَکِ

یَسْبِقُوْنَ

اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی رحمت، قدرت، جلال، ووداد سے اپنے لیے لے لو۔  
 اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی رحمت، قدرت، جلال، ووداد سے اپنے لیے لے لو۔  
 اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی رحمت، قدرت، جلال، ووداد سے اپنے لیے لے لو۔

ایک اور عجیب سی چیز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام  
 گھوڑوں کے منہ سے نکلتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے منہ سے ایک اور چیز نکلتی تھی جس کا نام







اُٹھ کر اُس سے یہ کہنے لگا، کہ تم نے اپنے آپ کو چاہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سے مجھے اور ایمان والوں کو خواب دیکھتے رہنا کہہ کر نہیں کیوں بچھا کر رکھا ہے؟ میں نے جواباً فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

[illegible][illegible]

وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٠﴾ مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ﴿١١﴾ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿١٢﴾

کہتے ہیں۔ یہ سدا بہار ہے۔ آج کے دور کا وہ انسان جس میں اپنے خلیق کو کچھ کا کھانا ہے، جو انکس آواز سے اس پر چڑھ جاتی ہے۔ کسی کی کسی کے دل وقت بوقت مر رہے ہیں انکس کے ارمانے اور ان کی حرکتیں اب نہیں ہیں۔

[illegible]

ان کے دل نہ مازوسی طرح اپنے اپنے کام کو جس میں مشغول ہوں گے تو نہ کبھی غفلت اور نکلے گھر پر پہنچے گا۔  
 اور ان لوگ جو دوسرے کے لئے غرض و غور میں نہ آتے۔ اس حوالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے سچ  
 کر دیکے جائیں گے۔ ان کے لئے جہاں کوئی بھی محبت ہوگی اس کی کوئی بے غمازی نہ ہوگی۔ ان کی جہت اور صحبت کو سچا کر دیکر انہیں  
 اپنے گھر واپس لے جائیں گے۔ آمین۔

نہ ہوتے۔ متعلق بہت ہے آج اور وہ شہنشاہِ زمانہ ہیں جن کو ہم اس کی فطرت اور اپنے ہیں۔ اس لیے نصیحت کے بعد اس واقعہ کو کا جس نے سب سے سچا بیان کیا ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ "اس کی فطرت یہ ہے کہ اس کے بعد پھر کبھی اچھے کام نہ آئے۔"







جہاد انکس عینہ ہرگز نہ آجاء۔ یہاں زمانہ کی ہے لہذا ان پہلی شہرہ بیات ہوئی تو سکا ہے اور نہ انکی سر کی ملکیت میں کوئی کمی بیشی آ سکتی۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔  
 اس روایت و احادیث کی سندوں سے اسے شیخ ابن کثیر نے تصدیق فرمایا ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا ہے۔

**وَأَمَّا زَاوِيَةُ فَامَّا الْمُجْرِمُونَ أَلَمْ نَعْهَدْ لَكُمْ يَبْنَى أَمْرًا لَا تَعْبُدُوا الشَّيْخَانَ**

**إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَإِنْ عَبْدٌ نَبِيٌّ هَذَا اَصْرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ**

**جِبَدًا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ**

یہ تو یہاں زانم کی بات ہے جہاد انکس عینہ ہرگز نہ آجاء۔ یہاں زمانہ کی ہے لہذا ان پہلی شہرہ بیات ہوئی تو سکا ہے اور نہ انکی سر کی ملکیت میں کوئی کمی بیشی آ سکتی۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔  
 اس روایت و احادیث کی سندوں سے اسے شیخ ابن کثیر نے تصدیق فرمایا ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا ہے۔

لہذا یہ ہے کہ ایک طرف سے جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔

اسی طرح جو وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ بھڑکے ہوئے ہے اور دوسری طرف سے وہ ان کو چاہتا ہے وہاں وہ نرم ہے۔  
 اللہ فرمے گا کہ میں نے اس کو اللہ پالنے پر آمادہ کیا ہے اور اس نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کچھ اور کچھ نہ ہو۔



پیشہ کیوں نہ کریں گے۔ یہ سب اس سے سوا کچھ ان کی جست باقی نہ رہتا اور ان کا ہر ذرہ تباہ ہے۔ (۱) اب تو اس پر ہرگز  
حق اس نے اس کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔

نہیں اور اس کی حد تک جس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
فرماتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے افعال ممکن ہیں تو اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
سب اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کہنا کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔

(۱) اب تو اس پر ہرگز حق اس نے اس کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اور اس کی حد تک جس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
فرماتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے افعال ممکن ہیں تو اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
سب اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کہنا کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔

نہیں اور اس کی حد تک جس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
فرماتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے افعال ممکن ہیں تو اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
سب اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کہنا کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔

وَمَنْ تَعْبُدُهُ نَكِيسُهُ فِي الْخَلْقِ أَفْكَلا يَعْقِلُونَ ۖ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي  
لَهُ إِن هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ۚ لِيُذَكِّرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى

الْكُفَرِ ۚ

نہیں اور اس کی حد تک جس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
فرماتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے افعال ممکن ہیں تو اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
سب اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کہنا کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔

نہیں اور اس کی حد تک جس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
فرماتے ہیں کہ اگر اس سے ان کے افعال ممکن ہیں تو اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
سب اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا کہنا کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔  
نہیں اس سے کہ وہ ہر گز کے بعد سب سے پہلے ان کی تہ و بزم اوقی (۱۱۱)۔















## تفسیر سورۃ الصافات مکیہ

انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔ انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔ انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالصَّافِي صَفًا ۖ وَالْجَبْرِيَّتِ زَجْرًا ۖ فَالْتَلَيْتِ ذِكْرًا ۖ إِنَّ إِلَهُكُمْ ۖ وَوَاحِدٌ ۖ رَبُّ  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَابٌ مُّشَارِقٌ ۖ

ترجمہ: اور پاک صاف اور جبریت اور تالین ذکر اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں۔

ترجمہ: اور پاک صاف اور جبریت اور تالین ذکر اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں۔

فرشتوں کی قسمیں اور قسمیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کو ان کی قسمیں سے روئے کرنا سکھایا۔ اور انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔)

(انہی میں سے جو اللہ تعالیٰ سے روئے کرے وہ اس کی عذاب سے محفوظ رہے گا۔)

ترجمہ: اور پاک صاف اور جبریت اور تالین ذکر اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں۔

ترجمہ: اور پاک صاف اور جبریت اور تالین ذکر اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں۔

ترجمہ: اور پاک صاف اور جبریت اور تالین ذکر اور آسمانوں اور زمین کے درمیان میں۔























ہو جائیں گے۔ یہ سب باتوں کو اس نے اپنے جواب میں بیان کر دیا۔ لیکن یہ بھی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔

وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ أَكْثَرُ الْأَوَّلِينَ ۖ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا فِيهِمْ مُنْذِرِينَ ۖ وَالنَّظْرُ كَيْفَ  
كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذِرِينَ ۖ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ

یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔ لیکن یہ بھی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔

یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔ لیکن یہ بھی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا فَلْيَنْصَحْ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَبَعَثْنَا فِيهِ الْقُرْبَانَ الْعَصِيْمَ ۖ  
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمْ الْبَاقِينَ ۖ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۖ سَلَامٌ عَلَى نُوْحٍ فِي  
الْعَالَمِينَ ۖ إِنَّكَ ذَاكَ مَجْرَى السُّعْيَيْنِ ۖ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۖ ثُمَّ لَمَّا رَوَّيْنَا  
الْآخِرِينَ

یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔ لیکن یہ بھی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔

یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔ لیکن یہ بھی اس بات کی نفی کرتا ہے کہ یہ سب باتیں اس نے اپنے جواب میں بیان کر دی ہیں۔

















تھے۔ یہ بھی اسی وقت میں تھا کہ انہیں "میرزا یحیٰی خان" کے نام سے "پہلے" لکھا گیا تھا۔ یہ نام اس وقت کے "پہلے" کے نام سے لیا گیا تھا۔

یہ بھی اسی وقت میں تھا کہ انہیں "میرزا یحیٰی خان" کے نام سے "پہلے" لکھا گیا تھا۔ یہ نام اس وقت کے "پہلے" کے نام سے لیا گیا تھا۔

یہ بھی اسی وقت میں تھا کہ انہیں "میرزا یحیٰی خان" کے نام سے "پہلے" لکھا گیا تھا۔ یہ نام اس وقت کے "پہلے" کے نام سے لیا گیا تھا۔

یہ بھی اسی وقت میں تھا کہ انہیں "میرزا یحیٰی خان" کے نام سے "پہلے" لکھا گیا تھا۔ یہ نام اس وقت کے "پہلے" کے نام سے لیا گیا تھا۔

وَلَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۖ وَجَعَلْنَاهُمَا قَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ۚ  
وَنَصَرْنَاهُمْ فَاكْتُلُوا هُمُ الْفَٰلِغِينَ ۚ وَآتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ۚ وَهَدَيْنَاهُمَا  
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۚ وَوَكَّلْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۖ سَلَّمَ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۚ  
كَذَٰلِكَ يُجْزَى الْمُحْسِنِينَ ۚ إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ















































ظہانی فرماتے ہیں آپ نے اپنی انجمنی مسندوں میں اپنی انجمنی اوریت و معتبرین کے ذمہ انہیں آپ کیوں چلے گئے۔ نام ان کی عام  
 نے صفت ملین ان میں تعب احباب سے ایک کتبہ پر روایت کی ہے۔ یہ وہی انجمنی ہے جس کو وہاں دم و دلت اللغات نے چھتے سے حضرت  
 کعب نے فراموش ہا میں ان کی تعلیمات صحابہ نے لکھا وہ سو فی آپ لفظ میں بیان کی ذی کا انکی نیچے تو فرمایا کہ وہ بھی ان کی  
 بھی دریاوات بہرہ اولو کتب سے موضوع میں اور وہاں صرف کہ اس کے لئے کہ گور کے لئے کہ ہے۔ جس کے لئے کہ  
 ساریں کے تھے ان میں جو پہلی جانب تھے ان کے لئے کہ وہاں میں طرف والوں پر لکھ دیتے اور انکی ہونے کے تھے۔  
 ان نری کے پیچھے کہ پرانی جانب اور وقت میں رہنے کے لئے تھے اور ان کی جانب اور سر ہونے کے لئے تھے۔ ان کے سر ان پر اور  
 ستون زہرہ کے تھے اور ان کی طرف ان کی سر کی پیش بھی ان کی کو احاطے ہونے میں ان کے لئے بھی سر کی ہونے کے لئے بھی  
 نے اعلیٰ و جے یہ اثر ہونے کے لئے کہ وہاں کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کی طرف ان کی طرف ان کی طرف ان کی طرف ان کی طرف  
 آئے تو یہ خبر فرماتے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ایک آپ نے فرمایا کہ ان وقت سے اب سے کہ وہاں کا کچھ لکھی کہ اس کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 جو وہ انکی کے خاص ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 میں ان کی ایک ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 چلائے اس پر اور ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 یہ خبر ہے کہ ایک ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 فرمایا وہ ایک ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 وہاں ان پر لکھا کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 اور وقت فرماتے تھے ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت ان کی روایت  
 نہ سے چلے ان کی ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ہوں ان کی جو بعض ہوں کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ملک اور ملک ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ورت ہوتا ہے۔ صحیح ان کی میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ان کی میں ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ ان کی میں ہے کہ  
 نے باقی ان کی ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ان وقت چھتے سے وہاں حضرت اسحاق کی مابہ ان کی

روای حدیث حضرت اسحاقؑ نے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اس اعلیٰ و غور کے پورے اور روایت میں کہ حضور ﷺ  
 نہ میں لڑے ہوں تو اس نے کہ اب ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 اللہ ﷻ نے ان میں ان کی ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ان ان کی ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 غور پائی کہ ان کی ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ان کی ہونے کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ  
 ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ ان کے لئے کہ



































وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فَبَشِّرْ عِبَادَ  
الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ

### اُولُو الْاَلْبَاب

اُن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔

ترجمہ: اُولُو الْاَلْبَاب: اُن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔

اَقْبَلْنَ حَقَّ عَذَابِكُمْ كَلِمَةً الْعَذَابُ ۖ فَاَنْتُمْ تُنْقِذُ مَنْ فِي سَنَاءٍ لِّكِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا  
رَبَّهُمْ غُرُوفًا مِنْ فَوْقِهِا غُرُوفٌ مَّهِينَةٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَعَدَ اللَّهُ لَا يَخْلِفُ  
اَللَّهُ الْمِيْعَادَ

اُن لوگوں کو اپنے عذاب کی طرف سے اپنا رخ کر لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔

ترجمہ: اَقْبَلْنَ حَقَّ عَذَابِكُمْ كَلِمَةً: اُن لوگوں کو اپنے عذاب کی طرف سے اپنا رخ کر لیں۔ اُن لوگوں کے لئے اللہ کی طرف سے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے جان و مال کی قربانی کر دیں اور اللہ سے اپنا دل جوڑ لیں۔



[illegible][illegible]

اللَّهُ نَزَلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا مَثَابًا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُنْ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ لِمَنْ يَخْلُقُ اللَّهُ فَاَلَمْ يَهْدِ

[illegible][illegible]





















دشمنوں نے ان کی آنکھیں نہ ان کے کان۔ وہ تو جبر اور غلامت ہیں جو یہ انہوں سے یہ اور جبرہ ترقیوں ان سے اپنے ہی کو قسم دیا کہ ان سے کہہ دو کوئی نہیں جو انہی اعلیٰ کے سامنے بلا شک و شبہ اذاعتھے وہ کھٹکے ان کی سرخی نہ پائے اور جہازت حاصل نہ کرے۔ مادی شدتوں کا ایک دوی ہے۔ انہیں وہ آذان کا اذاعتھا ایسی ہے۔ قیامت۔ ان قسم۔ ان کی کی طرف سے اس چاہے ان وقت وہ بدل سے کچھ غم میں سے فیصلے نہ۔ کلام۔ ایہ۔ ان کے اعلیٰ ۱۰۰۰ چاہے دے گا۔ ان کا فہم کی کیا حالت ہے کہ تو یہ کہ کلمہ سنا نہیں نہ نہ ہے۔ انہی اعلیٰ کی اور انہی کا کلمہ ان کی ان کے دل تک۔ وہ جانتے ہیں ان کا سنا بھی نہیں پسند نہیں۔ ان فانی ان میں نہیں لگتا۔ کلمہ رنجہ انہیں رات۔ بچے اور آیت میں ہے۔ **وَاللَّهُ يَكْفُلُ الْمُؤْمِنِينَ** اور سانسے ہی ہے اسے کھٹکے۔ جو کلمہ ان سے دل ہی کے کلمہ میں اس لیے اعلیٰ اور بہت جہ قبول کر لیتے ہیں۔ جہان میں کلام۔ اور سے جہاد ان کا کرتا کر ان کی جہاد میں مل جھین۔

قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَلِيمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِثْلَ مَا لَكَ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ۝ وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مَا كَانُوا يُكْتَبُونَ ۝ ح\_اقِي بِهِمْ كَانُوا بِهِ يَسْتَفْهِرُونَ ۝

[illegible]

قیامت کے دن اختلافات کا فیصلہ ہو گا: مشرکین کو تو میرے ہولناک ہے ۱۰۔ شرک سے جو محبت ہے اسے حال  
خیر کر کے اپنی صفیہ سے اسے قتل و دودا اثر تک و فرماتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ واحد کو ہی پکارنا وہاں وہاں دین کا خالق  
ہے اور اس وقت اس نے انہیں پیدا کیا ہے جب کہ یہ یہ کہتے تھے ان کا کوئی نمونہ تھا وہ ظاہر دیا میں جیسے کچھ کا عالم ہے۔ یہ  
لوگ جو جو اختلافات اچھے آپس میں کرتے تھے سب کا فیصلہ اس دن ہو گا جب سے قبروں سے عکس کے وار سیدان قیامت نکلیں گے  
گے۔ حضرت ابو سہیل بن عبدالرحمن ؓ سے اس کے بارے میں دریافت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز کو کس دعا سے  
شروع کرتے تھے آپ فرمائی ہیں کہ اے اللہ! اللہم رب جبرئیل میکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض العالم  
الغیب والشفاعۃ انت معکون بین یدایک جہنما کافرا فہم یخلفون ابغیہنما لئلا یغفلوا فہم من المعنی ویا ربک جنک فہذہ  
من نشأتہ الی صراط مستقیم کے معنی اس لئے اسے جبرئیل میکائیل اور اسرافیل کے رب آسمان و زمین کو کہے ہوئے کے پیدا





























ہوں۔ کچھ نکتے تھے ان کی بحث میں بندھے تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیتیں نہیں پڑھیں کہ آپ لا۔ ہا۔ ہے اور  
 الخلیل قمر اور یہ۔ تمہیں اس دن کی راجوں سے کاہ اور آپ نے خداوں سے اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 ہے شک اللہ کے چشمہ پر جس کے انہوں نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 تالی تبارک کا طرفہ کیا اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 کے طرفہ اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 یا تمہارے۔ ہا۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 نول نے کچھ بھی لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 و مت کرتے ہیں۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 جانتے کاشی۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 کی لیے کچھ دے گا۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 ہو جائے۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 تمہیں کہتے۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے  
 نے تمہیں لکھی۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے انہیں بھی قلم نہیں لکھی اور یہ۔ کاف قمر اور یہ۔ کہ آپ نے

وَسَيَقُالُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْبَيْتَةِ زُمْرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُمْ مَا وَفَّيْتُمْ آبَاءَهُمْ أَوْ  
 قَالَ لَهُمْ خُذْنَاهَا سَلَامًا عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَلَا تُفْلِحُوا وَلَا خُلِدْتُمْ ۖ وَقَالُوا الْعَمْدُ لِلَّهِ  
 الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ ۖ وَأَذَرْنَا الْأَرْضَ نُتَبِّئُكَ مِنَ الْبَيْتَةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ  
 أَجْرُ الْعَمِلِينَ ۝

اور جو لوگ ہے وہ اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ اور ان کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان  
 کے اور ان کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان  
 کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان  
 کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان کے گروہوں کو ایک طرف رہا کہ جس گروہ میں خدا کی رضا ہو۔ اور ان

جنتوں کا استقبال۔ اور انہوں کو کہا۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان  
 خواہشات اور انہوں کو کہا۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان  
 اور ان کی بھانجروں سے۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان  
 انہیں دے گا۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان  
 کہ انہوں نے کہا۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان  
 کہ انہوں نے کہا۔ اور ان کا حال بیان ہوا یہاں عبادت خدا کی اور انہوں کو کہا۔ اور ان







[illegible]

وَشَرَى الْمَلَائِكَةُ حَافِيزِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَأَقْبَضَى  
بَيْنَهُمْ يَأْسَقَى وَقِيلَ السُّمُّ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

عمر و طمٹوں کو نہ کہ عرش کے اور اُردا حق با حق ہے اپنا آپ کی حمد و تسبیح کرتے ہو۔ آپ کے کار و بار میں بھی شرافت و فیض کی جگہ کا وہ یہ دماغ کا کہ جانی کوئی قدر ہی کے لیے جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔

جب کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بیت اور اہل جنہود کا فیصلہ نہایا اور انہیں ان کے صحابہ پہنچانے جانے چھوڑ دیے۔ حال ہی میں ان کے بارے میں اپنے بھائی و اہل خانہ کا ٹھوس ثبوت بھی دے دیا تو اس بات میں خیر الیہ کہ قیامت کے روز اس وقت تو ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے چاہوں طرف کھڑے ہونے والے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و شجہ پر رکنی اور جہلی پیمانہ پر رہنے والی مخلوق میں حال و حق کے ساتھ فیصلے ہو چکے ہوں گے۔ اس امر پر حال اور باطل و مجبورے فیصلوں کا کائنات کا روزگار و اس کی غافلانی کرنے کے لئے اور جو نہاد اور بے جان چیز سے آواز اٹھے گی کہ: ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْمُسْلِمِينَ﴾ کہ چرکے اس وقت بربر تر و خشک و بچہ اندہ کی مہربانی کرے گی اس لئے یہاں مجاہد کا سینہ نہا کر لافوں کو مکرر کرنا ہوگا۔

معرفت لادو فرماتے ہیں کہ غلطی کی یہ دانش کی ابتداء بھی محمد سے ہے، ۲۷ ہے کہ الحفصلہ القدیں خلق الشعوب والناس، اور غزلوں کی ابتداء بھی محمد سے ہے، ۲۸ ہے کہ وَفَضَّلِي مِنْهُمْ الْحَاقِقَ وَقَبِلَ الْحَفْصَلَةَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱﴾

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ سورہ مزمل کی تفسیر قسم برفانی۔









































پانچوں اور مشرکوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہ تم میری داؤدیری اور پیروی نہیں کرو، راستہ چڑاؤں اور گمراہی سے  
 قول میں فرعون کی طرح کا یہ تھا۔ اور انہی قوم کو جو کذاب راہروں کی نقلی غیر خواہی کر رہا تھا۔ پھر انہیں ان سے  
 بے رغبت کرنے اور آخرت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے کہتا ہے کہ دنیا ایک احمق جیسے اور دنیا پر جانے والا قاعدہ  
 ہے۔ لہذا میں اور قرآن، عقلی و نقلی دونوں قرآن کے ہدایت والے آخرت سے ہیں کی رحمت اور رحمت حق کی راہ پر چلتے ہیں۔ یہاں سے ان کا  
 بدلہ فرعون کے زبردستی دیا جاتا ہے جس میں کذاب صاحب دیا جاتا ہے۔ نقلی کرنے والے اور وہ خود راہِ راستہ جو حق راہ ہے  
 کہ یہ ان کے لیے اس کی نقلی کذاب اس قدر دیا جاتا ہے کہ یہ وہاں سے گناہ کا بدلہ دیا جاتا ہے۔

وَيَقُولُ مَالِي أَدْعُوكُم إِلَى الْبَغْوَةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى الْكَافِرِ ۖ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ  
 بِاللَّهِ وَالْأَنْبِيَاءِ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُم إِلَى الْعَزِيزِ الْعَلِيِّ ۖ لَاجِرْمَرَأَتَا  
 تَدْعُونَنِي لِلنِّهَاسِ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ مَرَكْنَا إِلَى اللَّهِ وَالْأَنْبِيَاءِ  
 الْمُرْسَلِينَ ۖ هُمْ أَصْحَابُ الْكَافِرِ ۖ فَسَتَكُونُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ ۖ وَأَفِيضُ أَمْرِي إِلَى  
 اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ۖ فَوَقَّعَ اللَّهُ سَيِّئَاتٍ مَا مَكَرُوا وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ  
 سُوءُ الْعَذَابِ ۖ الْكَافِرُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۖ  
 أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۖ

اس میری قوم ایہ آیات ہے کہ میں تمہیں کفر کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے ایمان کی طرف بلاتے ہو۔ راستہ دے رہے ہو۔  
 میں جس اللہ کے ساتھ کھڑا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں کاؤنی احمق جیسے اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 رحمت دے رہا ہوں۔ یعنی اس ہے کہ تم مجھے جس کی طرف بل رہے ہو اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 ہے کہ میں کذاب اور اللہ کی طرف سے اللہ کے ساتھ کھڑا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں کاؤنی احمق جیسے اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 میں ایمان لائے ہو۔ میں اللہ کے ساتھ کھڑا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں کاؤنی احمق جیسے اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 نے ہوئی۔ میں جس اللہ کے ساتھ کھڑا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں کاؤنی احمق جیسے اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 رحمت قائم ہو گی فرماں ہو گا کہ فرعون کی کفرت میں سے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

مشرکوں کو رحمت تو حید: فرعون کا نام میں رواں دواں ہے۔ کتب کے کتاب کے یہ یہاں ہے کہ میں نہیں  
 توحید کی طرف بلتا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں اور ان کے ساتھ کھڑا ہوں۔ میں کاؤنی احمق جیسے اور میں نہیں کذاب بلکہ اللہ کے رب کی طرف  
 دے رہا ہوں اور تم مجھے کفر کے کی طرف بل رہے ہو کہ میں وہی بن جاؤں اور اب دیکھو اللہ تعالیٰ اور ان کے  
 رسول کے خلاف کروں۔ غور کرو کہ یہاں اللہ کی رحمت میں کفر توڑتی ہے۔ میں نہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا  
 چاہتے ہیں جو وہی رحمت اور کبریائی دلائے۔ یہ وہی رحمت میں کفر توڑتی ہے۔ میں نہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا  
 چاہتے ہیں جو وہی رحمت اور کبریائی دلائے۔ یہ وہی رحمت میں کفر توڑتی ہے۔ میں نہیں اس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہا

نرسے چلا خود پہ کے معنی حق و صداقت کے ہیں۔ یعنی یہ یقینی نیک و حق ہے کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو یعنی تم اس طرف سے کہ لوگوں کی عبادت کی طرف ہو جس میں کوئی اعتبار نہیں اور نہ کوئی اختیار نہیں جنہیں قطع نقصان پہ کوئی قابو نہیں جو اپنے کھانے والے کی پکار کو نہ سن سکیں نہ قبول کر سکیں نہ دیکھ نہ دیکھیں۔ جیسے فرمان ربانی ہے: ﴿مَنْ أَعْصَلَ مُنْفِثَتَهُ مِنْ فَتْنِ الْغُرُورِ﴾ یعنی اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں جو اللہ ہی کے سوا اوروں کو پکار رہا ہے جو اس کی پکار کو نہ سمجھ سکے جس میں صلیقی خبر نہیں کہ کون میں پکار رہا ہے جو قیامت کے دن اپنے پکارنے والوں کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی عبادت سے بالکل انکار کر جائیں گے۔ گو تم انہیں پکارا کرو انہیں وہ نہیں سمجھیں۔ اور باطنی امر میں بھی نہیں تو قبول نہیں کر سکتے۔ مومن آل فرعون جیسا ہے کہ ہر سب کو بت کر اللہ ہی کے ہاتھ جاتا ہے۔ ابان ہر ایک کو اپنے عقائد کا بدلہ بخشتا ہے۔ وہاں حد سے گزر جاتے والے اللہ کے ساتھ اور اوراں کو توڑ پکڑنے والے اللہ کے لیے جہنم واصل کر دیتے ہیں۔ غمناک وقت کو میری باتوں کی قدر نہ کرو لیکن ابھی وہی شخصیں مظلوم ہونے کا اور میری باتوں کی صداقت و کھائیت تم پر واضح ہو جانے کی اور بدلتی حالت صورت اور افہاموں کو نہ سمجھ سکتے اور محض یہ رویہ رکھیں تو انہیں کوئی نہ ہوگی کہ تم انہیں سحر و انوکھی باتوں کی بات پر ہے۔ مگر اپنے ہر کام میں ابھی سے درحسب کرنا ہیوں۔ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں جس سے تم سے ایک ہوں اور تمہارے کاموں سے نفرت کرنا ہوں میرا شمار کوئی تعلق نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام حالات کا اور دیکھتا ہے۔ عقلی ہدایت جیسا کہ ان کی دور و غالی کر رہے تھے اور مستحقین عطا کرتا اور ان کی سے خود مریدانہ اس کے کام نہ لیتا اور ان کی کی ہر دور بھائی دانی ہے۔ اس مومن کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے شر سے بچا دیا۔ وہاں میں بھی وہ مظلوم و بے بسی مری کی ذیہ اسما کے ساتھ اس نے نجات پائی اور آخرت کے خدا ہونے سے بھی بخند رہا پائی کہ فرعون کی بدترین حالتوں کا شکار نہ ہوئے۔ سب دیکھیں و دیکھ کر ہر دور ہوں سے جہنم واصل کر دیے گئے۔

بروز و قہر کا خطاب۔ : جس مقام کی کی راہیں جہنم کے سامنے لائی جاتی ہیں ان مقام تک یہ مذاب نہیں ہو سکتا ہے گا اور قیامت کے دن ان کی راہیں جہنم میں ڈال دی جائیں گی وہاں دن ان سے کجاوے گا کہ اسے آل فرعون تخت و روضہ اور بہت زیادہ تکلیف دہاں میں ملے پورے پورے اہل صف کے اہل مذہب کی کی عالمہ رخ میں ملتی قبروں میں بھی مذاب ہو رہے۔ بہت بڑی دلیل ہے۔ ابان یہاں پر یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عقلی عبادت میں جو کہ ایسے مضامین اور دوسروں سے ہیں جن سے مظلوم ہوتا ہے کہ مذاب بدشا کا علم ہوں اللہ تعالیٰ کو کہنے کی جرات کے بعد ہو اور یہ بات کہ میں ازل ہوئی ہے۔ قبر ہوا کر کاہ سے کہ قیامت سے صرف جو مظلوم ہوتا ہے کہ شہر کون کی راہیں میں شہر جہنم کے سامنے جہنم کی جاتی ہیں۔ پائی رہی پورے کہ یہ مذاب ہر وقت جاری اور باقی رہتا ہے۔ یا نہیں؟ اور یہ بھی کہ یہ مذاب نہ لے لے ان کو یہ بات و نام کو بھی؟ ان کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دینے میں کر دیا گیا۔ اور آپ نے اسے بیان فرمایا۔ جس حدیث و قرآن کا ترجمہ حاصل ہے ہر ایک مذاب و غائب قبر روح اور جسم دونوں کو ہوتا ہے اور یہی حق ہے۔ ہر ان حدیث کا ترجمہ فرمادیتے۔ منہ احمد میں ہے کہ ایک یہودیہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت گزار تھی۔ حضرت عائشہ جب بھی کسی کے ساتھ جگہ مظلوم کہ تمہارا دور و دورانی اور کئی اللہ تعالیٰ کے قبر کے مذاب سے چالے۔ ایک روز حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے سامان کیا کہ یا رسول اللہ! کیا قیامت سے پہلے قبر میں بھی مذاب ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تو انہی نے کہا ہے۔ حضرت عائشہ نے اس پر حضرت کا واقعہ بیان کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر آدمی میں اور وہ اس سے زیادہ ان کی جہت وادھا کرتے ہیں۔ قیامت سے پہلے کوئی مذاب نہیں۔ بلکہ وہ ان کی مزارتھے کی ایک عربیہ طہ کے وقت پڑے پڑے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے







رسولوں کا مددگار اللہ تعالیٰ ہے: آیت میں رسولوں کی مدد کرنے کا اللہ کا وعدہ ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ بعض رسولوں کو ان کی قوموں نے قتل کر دیا ہے جیسے حضرت عیسیٰ حضرت زکریا حضرت عیسا سلمہ اللہ علیہم وسلامہ اور بعض انبیاء کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف ہجرت کرائی۔ پھر کیا کوئی نہیں کہ یہ وعدہ چاروں کیوں نہیں ۱۲۱۱ء میں وہاں جب میں ایک قویہ کے یہاں گواہم شہر ہے لیکن سر اور بعض سے ہے اور یہ لغت میں مضموناً پایا جاتا ہے کہ مطلق ذکر ہو اور مداخلہ افراد ہوں۔ دوسرے یہ کہ مدد کرنے سے مراد بدل لینا ہو۔ پس کوئی نہی ایسا نہیں گزرا جسے ایسا لپکانے والوں سے قدرت نے زیروست القام نہ لیا ہو۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ حضرت زکریا حضرت عیسا علیہم السلام کے قاتلوں پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیا اور انہوں نے انہیں ذیہ و زہد کر دیا ان کے خون کی ندیاں بہا دیں اور انہیں نہایت ذلت کے ساتھ موت کے گھاٹ اتارا۔ فردا کو مضور و اللہ دینا جانتی ہے کہ قدرت نے اسے کیسی پکڑ میں پکڑا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جن یہودیوں نے سولی دینے کی کوشش کی تھی ان پر جناب باری عز و جہم نے رومیوں کو غالب کر دیا اور ان کے قاتلوں ان کی سخت ذلت و امانت ہوئی اور ابھی قیامت کے قریب جب آپ آئیں گے جب وہاں کے ساتھ ان یہودیوں کو جو اس کے لشکر کی ہوں گے قتل کریں گے اور انہما عادل اور حاکم بالانصاف بن کر تشریف لائیں گے اصلیب کو قوزیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ اور جزیہ باطل کر دیں گے بجز اسلام کے اور کچھ قول نہ فرمائیں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان مدد اور یہی دستور قدرت ہے جو پہلے سے ہے اور اب تک جاری ہے کہ وہ اپنے مومن بندوں کی دنیاوی امداد بھی فرماتا ہے۔ اور ان کے دشمنوں سے خود انتقام لے کر ان کی آنکھیں کھنڈی کرتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عز و جل نے فرمایا ہے۔ جو شخص میرے دوستوں سے دشمنی کرے اس نے مجھے لڑائی کے لیے طلب کیا۔ دوسری حدیث میں ہے میں اپنے دوستوں کی طرف سے بدلہ ضرور لے لیا کر جاؤں جیسے کہ شہر بدل لیتا ہے۔ اسی بنا پر اس مالک الملک نے قوم نوح سے عاد و یثرب اور قوم یثرب سے اصحاب الرس سے قوم لوط سے اہل مدین سے اور ان جیسے ان تمام قوموں سے جنہوں نے اللہ کے رسولوں کو بھلا دیا تھا اور حق کا خلاف کیا تھا نہ کیا۔ ایک ایک گوشتن جان کر چاہا و بدباد کیا اور جتنے مومن ان میں تھے ان سب کو بچالیا۔ امام سعدی فرماتے ہیں جس قوم میں اللہ تعالیٰ کے رسول آئے یا ایمان دار بندے انہیں پیغام الہی پہنچانے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس قوم نے ان نبیوں کی یا ان مومنوں کی بے حرمتی کی اور انہیں مارا پھینکا قتل کیا ضرور بالضرور اسی زمانے میں عذاب الہی ان پر برس پڑے۔ نبیوں کے قتل کے بدلے لینے والے اللہ کھڑے ہوئے اور پانی کی طرح ان کے خون کی پیاسی زمین کو سیراب کیا۔ پس گواہیاء اور مؤمنین بیان قتل کیے گئے لیکن ان کا خون، گھٹ لایا اور ان کے دشمنوں کا جسم کی طرح بھر کس کال دیا گیا۔ ناممکن ہے کہ ایسے بدہ گان خاص کی امداد و امانت نہ ہو اور ان کے دشمنوں سے انتقام نہ لیا گیا ہو۔

و عوت محمدی پوری دنیا میں پھیل گئی: اشرف الانبیاء حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی دنیا اور دنیا داروں کے سامنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کو غلبہ دیا اور دشمنوں کی تمام تر کوششوں کو بے نتیجہ کر دیا۔ ان تمام پر آپ کو کمال غلبہ عطا فرمایا آپ کے گلے کو بلندہ والا کیا۔ آپ کے دین نے دنیا کے تمام دینوں کو بچالیا۔ قوم کی ذہانت و عقلوں کے وقت اپنے نبی کو دینے کو پہنچا دیا اور دینے والوں کو سچا جان مارا کر پھر مشرکین کا سارا زور بدر کی لڑائی میں ڈھال دیا۔ ان کے کفر کے تمام وزنی ستون اس لڑائی میں اکھڑ دیے۔ سر و دار ان مشرک و کفر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے یا مسلمانوں کے قاتلوں میں قیدی بن کر نامہ الہی کے ساتھ گردن جھکائے نظر آنے لگے قید و بند میں پکڑے ہوئے ذلت و امانت کے ساتھ









اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْيَوْمَ الْفَيْلَ لِتَكُونُوا فِيهِ وَالتَّهَارُ مُبْصِرٌ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ  
عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ خَالِقُ كُلِّ  
شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالِي تُوَفَّقُونَ ۝ كَذَلِكَ يُؤْفِكُ الَّذِينَ كَانُوا يَابِيتُ اللَّهُ  
يَجْعُدُونَ ۝ اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَ  
حْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝ ذِيكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمُ فَتَبَرِكِ اللَّهُ رَبُّ  
الْعَالَمِينَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ





کی عقلیں ماری گئی ہیں اور بھلائی کو چھوڑ کر برائی کو جس سے طعن و انتہا ہے۔ پھر ان پر کفر اور کفار کو ذرا رہا ہے کہ ہدایت و بھلائی کو رجوع نہ جانے والے کلام اللہ اور کلام رسول کے منکرانہ انجام دیکھ لیں گے۔ جیسے فرمایا جنتائے والوں کے لیے وہیں ہے جب کہ گردنوں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہوئی ہوں گی اور دار و دھنم تھیلے تھیلے پھرتے رہیں گے۔ کبھی جہنم میں اور کبھی جہنم میں۔ گرم کھولتے ہوئے پانی میں سے تھیلے جائیں گے اور آگ جہنم میں بھلسائے جائیں گے۔ جیسے اور جگہ ہے یہ وہ جہنم جسے گن گارو گن بھرا جاتا کرتے تھے۔ اب یہ اس کے اور آگ جیسے گرم پانی کے درمیان دار و دھنم پریشان پھرا کریں۔ اور آجوں میں ان کا زقوم کھا لاور گرم پانی پی جائیگا فرما کر فرمایا ﴿لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ﴾ کہ پھر ان کی بازگشت تو جہنم ہی کی طرف ہے۔

سورہ الاحقاف میں اصحاب ثمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں ہاتھ والے کسی قدر بے ہیں وہ آگ میں ہیں اور گرم پانی میں اور سیاہ صحرائیں کے سایہ میں جو نہ ٹھنڈا ہے نہ سو مند آگے چل کر فرمایا ہے دیکھو بوسے جنتائے والوں الیبت جنت کا درخت کھانا کے اسی سے اپنے پیٹ پر جو کچھ پھر اس پر جتنا چاہیں پیو گے اور اس طرح جس طرح تو کس والا وہاں پیتا ہے۔ آج انصاف کے دن ان کی مہمانی بھی ہو گی اور جگہ فرمایا ہے ﴿إِنَّ شَجَرَةَ الزُّلْفُمِ﴾ الخ۔ یعنی یقیناً گن گاروں کا کھانا زقوم کا درخت ہے جو مثل گیلے ہوئے تانبے کے ہے جو جوش میں کھول رہا ہے جیسے تیز گرم پانی۔ اسے پکڑو اور دھکیلو بوسے پچھن پچھن پچھن پچھن اس سے سر پر تیز گرم پٹنے پٹنے پانی کا عذاب بہاؤ۔ لے کچھ تو اسی ذی عزت اور بڑی ہی تعظیم و تکریم والا شخص تھا جس سے جس سے تم شک و شبہ میں تھے متعجب نہ رہو کہ ایک طرف سے تو وہ یہ دیکھ رہے ہوں گے جن کا بیان ہوا اور دوسری جانب سے انہیں ذلیل و خوار روایا ہو ناچرا کرنے کے لئے بطور استہزا اور استعسا کے بطور ذلت اور ذلت کے بطور تحقار اور ذلت کے ان سے یہ کہا جائے گا جس کا ذکر ہوا۔ اب انی حاتم کی ایک غریب مرفوع حدیث میں ہے کہ ایک جانب سے سیاہ اور اچھے کاٹے مٹی کی دیکھیں گے اور ان سے پوچھا جائے کہ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ ان کو دیکھتے ہوئے دنیا کے انداز پر کہیں گے کہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ رہے اور اس میں سے طوق اور زنجیریں اور آگ کے انکار ہے۔ نہ لکھیں گے جس کے شعلے دیکھیں جائیں بھلسائیں گے اور وہ طوق و سلاسل ان کے طوق و سلاسل کے ساتھ اضافی کر دیے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا کہ کیوں ہی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا جن میں کو پانے سے یہ وہ سب آج کہاں ہیں؟ وہ تمہاری دعا کو نہیں آتے؟ کیوں تمہیں یوں ہے کبھی اور کس میری کی حالت میں چھوڑ دیا؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہاں وہ تو سب آج ناپید ہو گئے وہ تھے ہی بے سود پھر انہیں کچھ خیال آئے گا اور کہیں گے نہیں نہیں ہم نے تو ان کی عبادت کی کبھی نہیں کی جیسے اور آیت میں ہے کہ جب ان کے کانے بچو نہ بنے گی تو صاف انکار کریں گے اور رجوع بول دیں گے کہ ﴿وَاللّٰهُ وَبِئْسَ مَا تَكْفُرُ﴾ الخ۔ اب اللہ ہمیں تیری قسم ہم شکر نہ تھے۔ یہ کلام اسی طرح بیکاری میں کھولے رہتے ہیں۔ ان سے فرشتے کہیں گے یہ کہ ہے اس کا جو دنیا میں ہے وہ اپنے آپ کو اڑتے پھرتے تھے تکبر و تکبر پر پست کر رہے تھے ان کو اب آج جہنم کے ان دروازوں میں داخل ہو جاؤ اب بیٹھ بیٹھ جائیں گے۔ تم جیسے اشیائے والوں کی ہی یہ منزل اور برائی جائے قرا ہے جس قدر تکبر کرتے تھے اسی ذلیل و خوار ذلیل و خوار کے جتنے چڑھے تھے اسی کی گروے اللہ اعلم۔

فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۖ وَمَا نُرِيكَ بِغَضِّ الَّذِي نَعِدُهُمْ أَوْ تَوَفِّيكَ ۖ  
وَالَّذِينَ يُرْجَعُونَ ۖ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّن قَصَصْنَا





















السَّيِّئُ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ تَدْرُوا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ  
مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۖ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ  
نَحْسَابِ لِنُذِقَهُمُ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى  
وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۖ وَأَمَّا السُّودُّ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَى عَلَى الْهُدَى فَأَخَذَ  
تَهُمُ صُعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۖ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا  
يَكْفُرُونَ ۙ



























